رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا...

کے کرشمات

افادات

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم العالیہ

پی۔ایچ۔ڈی (امریکہ)

A-PDF Page Crop DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

اٰتِنَا فِي الدُّنيَا ---

کے کرشمات

ربنا اٰتنا
فی الدنیا
کے کرشمات

farukhan

دعا

”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنُیَا حَسَنَۃً
وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ“

ترجمہ

انتساب

میں اپنی اس ناچیز مساعی کا انتساب
کائنات کی سب سے افضل، اعلیٰ، ارفع،
اکمل اور بزرگ ترین ہستی کے نام نامی
کی طرف کرنے کی جسارت کرتا ہوں
جن کے ذریعے سے ہمیں اتنی جامع
اور مکمل دعا نصیب ہوئی۔

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	حال دل	1
2	اقتباس	-
3	ربنا آتنا فی الدنیا کے فضائل	3
4	مختصر مگر جامع دعا	4
5	ربنا آتنا... الخ احادیث کی روشنی میں	5
6	ربنا آتنا فی الدنیا کے بارے میں تفسیری اقوال	6
7	آداب دعا کی جامع دعا	7
8	حضور ﷺ کی پسندیدہ دعا	7
9	حضور ﷺ کی بیمار شخص کو دعا کی تلقین	8
10	دونوں جہان میں راحت وسکون کا ذریعہ	9
11	ربنا آتنا فی الدنیا... الخ کے کرشمات	-
12	بہتر سے بہترین کی تلاش...!!	10
13	انسان کسی بھی حال میں خوش نہیں	10
14	بہتر مستقبل کے منصوبے	11
15	موجودہ سہولتوں پر شکر	11
16	بڑھتی ہوئی سہولتوں کے نقصانات	12
17	نظام کہیں اور تلاش کہیں اور....!	13
18	جنتی مزاج	13
19	دیکھا اوران دیکھا نظام	14

farukhan

20	”فی الدنیا حسنة“ کا نظام	14
21	حق اور باطل کے جھگڑے	15
22	ایک بلالی کی کیفیات	15
23	طواف کی طاقت	16
24	اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی پسندیدہ زبان	16
25	رازورموز رکھنے والی دعا	17
26	قدردانی کیا ہے؟؟	17
27	مانگتے رہنے سے رب کی عطا	18
28	کیفیات کسی کو جلدی کسی کو دیر سے	18
29	کائنات کے خزانے لینے والی دعا	19
30	مستشرق کی سوچ بدلنے والی دعا	19
31	مستشرق کو دعا سے ملنے والا سکون	21
32	بھیڑیے سامنے مگر بکریاں پرسکون	21
33	حفاظت، عافیت اور سکون پانے والی دعا	23
34	سینئر کو جونیئر کے تابع کرنے والی دعا	23
35	ایک چرواہے کی کیفیات کا اثر	24
36	قدرتی آفات آنے سے پہلے...!	24
37	برکتوں کا نظام کھلوانے والی دعا	24
38	ایمان نہ ہونے کے باوجود بھی دعا کا اثر	25
39	قدرت کا غیبی نظام	25
40	حضرت یعقوبؑ کو اللہ کی رہبری	26
41	کیفیات کا منتقل ہونا	26

42	دعا کا ورد منتقل ہونا	27
43	کیا ایمان والے کو نہیں مل سکتا؟؟	27
44	کلمہ طیبہ کا نظام	28
45	غیر مسلم کا ایک اور مسلمان کے دو پیچ	28
46	مستشرق کا مرنے کے بعد والی زندگی پر یقین	28
47	آخرت کی لامتناہی خوشیاں لینے والی دعا	29
48	موت کے منہ سے بچانے والی دعا	29
49	دکھوں اور غموں کو ٹلوانے والی دعا	30
50	اللہ کا نظام صرف مسجد تک نہیں...!	30
51	نماز کے ارکان میں ہماری مرضی نہیں...!	31
52	دنیا کا نظام ہماری مرضی سے نہیں...!	31
53	ہماری سوچ ایک لمحہ فکریہ...!	32
54	خود دو نمبر اور چاہت ایک نمبر	32
55	بتدریج دنیا سے آخرت کا سفر	32
56	تسبیح خانے سے نسبت رکھنے والے شخص کا واقعہ	33
57	غیر مسلم بوڑھی خاتون کا مصلے سے احترام	34
58	دنیا کو جنت بنانے والی دعا	34
59	مستشرق کو ایمان اور کلمہ پر لانے والی دعا	35
60	ایک درویش اور ہندو کا واقعہ	35
61	ہندو کی جیب سے قرآنی دعا نکلی	36
62	ان پڑھ ہندو کا دعا یاد کرنے کا طریقہ	36
63	ہندو کا اپنے بیٹے کو دعا یاد کروانا	37

64	ہندو کے تین ہفتے اپنے گرو کے ساتھ	38
65	گرو کی دن رات سیوا	38
66	تین ہفتوں کی سیوا کا پھل	39
67	دولت کی تمنا میں ایسے الجھے ایسے الجھے...!	40
68	حلال اور حرام بھول گئے....!	40
69	دولت کی دیوی اور منگل کی دیوی فدا کرنے والا منتر (دعا)	41
70	ہندو وہابی ہو گیا	41
71	وہابی سے دین پر آ گیا	42
72	دعا (منتر) سے ہندو کہاں سے کہاں پہنچ گیا	42
73	دعا سے ہندو کی دل کی دنیا بدل گئی	43
74	پہلے دنیا بدلی پھر دنیا کی آگ سے نجات ملی	43
75	آخر ہندو وفات پا گیا...!!	44
76	ہندو کی چتا کو آگ نہیں لگی	44
77	اعمال اور لباس کا زندگیوں پر اثر	45
78	نحوست والے لباس کا اثر	46
79	اسلام میں برکت اور نحوست کا تصور	46
80	اللہ جل شانہٗ کی شان کریمی	47
81	فیصلہ ہوا کہ ہندو کو دفن کیا جائے	47
82	ٹرین میں ملے ایک بابا جی کا واقعہ	48
83	بابا جی کے پاس غیبی رزق	49
84	غیبی رزق ملنے کا ذریعہ	50
85	بابا جی کو رزق غیبی دلوانے والی دعا	51

86	بابا جی پر اللہ کی آزمائش	51
87	بابا جی کا اللہ پر توکل	52
88	اس دعا کی سب کو اجازت....!	52
89	رزق روحانی اور رزق جسمانی کے معنی	53
90	روزق روحانی اور رزق جسمانی پانے والی دعا	53
91	کعبے پر پڑنے والی پہلی نظر پر رب کے فیصلے	53
92	اپنے رب سے انوکھی باتیں	54
93	رحمت کے خزانے رکھنے والی دعا	55
94	یقین کی طاقت	56
95	بہترین ذہانت کیلئے دعا	57
96	تسبیح خانے کے تین پیغام	57
97	فرشی نظام اور میرے رب کی منشاء	58
98	اپنی اصلاح کی فکر	59
99	ایک انجینئر کی تنگدستی	60
100	اعتماد والی خدمت پر رب کی عطاء	61
101	اعتماد والی خدمت اور نسلوں کا مقام	61
102	حسبی نسبی صدیقی ہونے کا کمال	62
103	دعا کا تعاقب	64
104	تحقیق کا نقصان	64
105	غیبی نظام پر یقین	64
106	منزل تیری آگے ہے بہاروں سے گزر جا	65
107	"رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا...کا خاص عمل	65

108	برکت کے دروازے کھلوانے والی دعا	66
109	برکت اور نحوست کا فلسفہ	67
110	تصورات کا ٹوٹنا جڑنا	67
111	نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر	67
112	اللہ سے مانگتے رہیں	68
113	انسان کا مزاج	70
114	عہدوں کا مزاج پر اثر	70
115	جنت کا باسی	71
116	دنیا میں جنت کے مزے	71
117	کروڑوں کا مکان.....نہ سکون نہ چین	72
118	"ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ" میں زندگی کا چین	72
119	من کا چین اور تن کا بنگلہ	74
120	ہزار کنال کا گھر مگر چین نہیں...!	74
121	تنگی اور سختی کو چین میں بدلنے والی دعا	75
122	جانوروں کی تیمارداری	75
123	جانوروں کی خدمت پر ملنے والا چین	75
124	جانور کی پیشانی پر علامات جنت	76
125	جانور کی خدمت پر خاتمہ بالخیر	77
126	جھونپڑی جنت کا ذریعہ	77
127	حضرت شاہ ابو اسحاق رحمہ اللہ کی درس گاہ	78
128	ایک طوائف کا جنازہ	78
129	طوائف کو ایک فقیر کی نصیحت	79

130	سنت کی حفاظت پر طوائف کا خاتمہ بالخیر	79
131	"فی الدنیا حسنۃ" کے نقشے	79
132	ماں اپنے بچے سے پریشان	80
133	غیب کا نظام	81
134	حضرت حسینؓ کے سامنے رب کی چاہت	81
135	زندگی گزارنے کا فلسفہ	82
136	سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے	83
137	ایوب علیہ السلام کو صبر پر اجر	84
138	حادثات سے بچنے کی تدبیر	84
139	زندگی سکھی کرنے کی تدبیر	84
140	حسرتوں کو چھوڑنے پر برکتیں متوجہ	85
141	حسرتوں کو چھوڑنے پر جنت کا نظام متوجہ	85
142	ایک باباجی کا کند ذہن	86
143	ربنا آتنا.....سے یادداشت لاجواب	87
144	دعا کے ورد نے مصنف بنادیا	87
145	سفر کے لمحات کا فیض	88
146	لیبارٹری اسسٹنٹ کا واقعہ	89
147	لیبارٹری اسسٹنٹ کا کند ذہن	89
148	لیبارٹری اسسٹنٹ کو مالی سے ملی ایک دعا	90
149	مالی کو دعا سے ملنے والا فائدہ	90
150	دعا نے کام چوری کا لیبل ہٹوادیا	91
151	فقیر کے سوال نے دل کی دنیا بدل دی	92

152	بے دھیانی کی پکار اور رب کا جواب...!	92
153	نیندوں کو کلمہ سے مزین کرو	93
154	دل بڑی انوکھی چیز ہے	94
155	زمیندار کی بے سکون زندگی	95
156	بے سکون زندگی میں چین لانے والی جگہ	95
157	ذکرواذکار والی جگہ کی برکات	96
158	فیض کے خزانے رکھنے والی دعا	96
159	دعا کی برکت سے تہجد مل گئی	97
160	قطب الدین ایبک کا واقعہ	98
161	قطب الدین ایبک کی بادشاہت کا راز	98
162	مرشد کی خدمت اور آداب کا صلہ	99
163	اللہ کی چاہت کو اپنی چاہت بنانے کا اجر	100
164	ایک درویش اور کشتی والے کا واقعہ	100
165	درویش کی وصیت	100
166	ایک میراثی کو ملنے والا مقام	101
167	بخت، تخت اور عزت دلانے الی دعا	102
168	ایک کو دعا سے ملنے والی حفاظت	102
169	دعا اور خدمت کی برکت سے ملی بادشاہت	103
170	دنیا سے نہیں، اللہ سے لینے کا فن سیکھیں	103
171	سپریم کورٹ یعنی اللہ کا در کھٹکھٹاؤ...!	104
172	دنیا کی عدالت کو چیلنج ہے، کریم کی عدالت کو نہیں؟؟	105
173	سبب نہیں، مسبب الاسباب کی تلاش	105

174	عمر بن عبدالعزیز کی نصیحت	106
175	تاریخ گواہ ہے	106
176	ستر ماؤں سے زیادہ مہربان رب	107
177	خیانت بربادی کا سبب	108
178	ہماری ڈگریاں اور ان پڑھ کی کامیابی	108
179	اللہ کی راہ پہ چلنے والے کی راہ آسان	109
180	جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا	111
181	سخی دینے پہ تیار، ہے کوئی مانگنے والا...!	111
182	یقین کے ساتھ مانگنا سیکھیں	111
183	اللہ کی ندا	112
184	کیا ہے جو اس دعا کے اندر نہیں؟؟	113
185	کملی والے ﷺ کی ترتیب سے مانگنا	113
186	ناگواریوں پہ اللہ کا نوازنا	114
187	صرف اللہ سے مانگنا سیکھیں	114
188	جانور کو مالک کی پہچان...!	114
189	مانگنا نہیں چھوڑنا...!	116
190	منبر کی برکت	116
191	ہم سب محتاج ہیں	116
192	ربنا اتنا فی الدنیا کے مشاہدات	118
193	دعا کی برکت سے امتحان میں کامیابی	118
194	دعا کی برکت سے اللہ کا دھیان میسر	118
195	دعا کی برکت سے نیک اور صالح بیوی کا ملنا	118

196	دعا کی برکت سے دل اور سوچ کا بدلنا	118
197	دعا کی برکت سے رشتہ کی بندش ختم	119
198	دعا کی برکت سے رزق کے خزانے مل گئے	119
199	دعا کو پڑھنے سے ملنے والا سکون	119
200	دعا کی برکت سے انعامات کی بارش	120
201	دعا کی برکت سے حالت بدل گی	120
202	تمام وظائف سے بہتر دعا	120
203	کعبہ کی پہلی نظر پر منہ سے نکلنے والی دعا	121
204	ربنا اتنا فی الدنیا کا خاص عمل	122

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ: اے علیؓ رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو!
۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو!
۳۔ جنت کی قیمت دے کر سویا کرو!
۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو!
۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو!

حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: (۱) چار مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار کے برابر ہے۔ (۲) تین مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب ایک قرآن مجید کے برابر ہوگا۔ (۳) دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو دو لڑنے والوں میں صلح کروانے کے برابر ثواب ہوگا۔ (۴) دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہوگی۔ (۵) چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

حال دل

farukhan

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں کیا اس کائنات کی تمام خوبیاں، خوبصورتیاں اور رعنائیاں انسان ہی کے لیے ہیں چاہے وہ چاند کی چاندنی ہو یا سورج کی روشنی، ستاروں کی جھلملاہٹ ہو یا موسموں کا اُدلنا بدلنا، پہاڑوں کی بلندی ہو یا سمندروں کی وسعت، پھلوں کی چاشنی ہو یا خوبصورت لہلہاتے پھولوں کی مسکراہٹ باد سموم و نسیم ہو یا برستے بادل غرض جتنی بھی نعمتیں ہمیں نظر آتی ہیں یا نہیں آتیں ان کا سب کا محور انسان ہی ہے اگرچہ وہ کتنا گناہ گار سے گناہ گار ہی کیوں نہ ہو کریم اللہ اُس سے کتنا پیار کرتے ہیں اس پر میں ایک واقعہ نقل کرتا ہوں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک گویا تھا جو بربط بجایا کرتا تھا (یہ پرانے زمانے کا گانا بجانے کا آلہ تھا) وہ چھپ چھپ کر یہ کام کرتا جو اس کا روزگار بھی تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا اور آواز بیٹھ گئی تو لوگوں نے اسے سننا چھوڑ دیا کمائی کا ذریعہ ختم ہو گیا اور وہ شخص فاقوں میں پڑ گیا۔ ایک روز جنت البقیع میں گیا اور بیٹھ کر رونے لگا اور فریاد کرنے لگا: اے اللہ! جب تک میری آواز تھی لوگ مجھے سنتے تھے اب آواز ختم ہو گئی ہے تو کوئی سنتا نہیں۔ لیکن میں نے سنا ہے تو سب کی، ہر جگہ ہر حال میں سنتا ہے۔ اے اللہ! میری دعا قبول فرما کر میری مصیبت دور فرما.....!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے تھے کہ ایک دم ان کو القا ہوا میرا ایک بندہ مجھے پکار رہا ہے وہ مصیبت زدہ ہے اس کی مدد کو فوراً پہنچو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور دوڑتے ہوئے جنت البقیع پہنچے وہ بوڑھا آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا۔ آپؓ نے فرمایا: ٹھہرو! میں آیا نہیں ہوں بلکہ بھیجا گیا ہوں۔ بتاؤ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہے تاکہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔ وہ کہنے لگا: آپ کو کس نے بھیجا ہے؟ آپؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ وہ رونے لگا اور ایک بار پھر ہاتھ دعا کیلئے بلند کر لیے کہنے لگا:

ربنا اٰتنا فی الدنیا
کے فضائل
احادیث کی روشنی میں

ربنا اتنا فی الدنیا کے فضائل

سرورِ کونین ﷺ نے اپنے مبارک ارشادات میں دعا کے فضائل اور اہمیت بکثرت ارشاد فرمائے ہیں دعا کی قبولیت اوقات گھڑیاں دن جگہیں اور دیگر آداب ذکر فرمائے ہیں اور دعا کے مانگنے کی خوب ترغیب دی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے: "دعا عبادت کا مغز ہے" (الترغیب)

حدیث میں آتا ہے کہ: "دعا مومن کا ہتھیار ہے" (الترغیب)

ایک حدیث میں آتا ہے "دعا سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی چیز مکرم نہیں" (الترغیب)

آپ ﷺ ایسی دعاؤں کو پسند فرماتے تھے جن کے الفاظ ہر خیر اور بھلائی کو جامع ہوں۔ ایسی دعاؤں میں ایک دعا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ہے۔ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے "سورۃ بقرہ" میں ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کم ہمت اور دنیاوی طلب رکھنے والوں کی دعا کو ذکر فرمایا کہ بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں عطا فرما اور آخرت میں ایسے لوگوں کا کوئی حصہ نہیں۔ (البقرہ)

پھر اللہ تعالیٰ نے بلند ہمت لوگوں کی تعریف فرمائی جو اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو تعریف اور توقیر کے انداز میں ذکر فرمایا تا کہ ہم جیسے لوگ بھی ان بلند ہمت لوگوں کی اس دعا کے مانگنے میں پیروی کریں اور ان تمام معنی اور مضامین کو سمجھیں جو اس میں موجود ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ سب سے پہلے اللہ کے بہترین نام ربنا سے دعا کو شروع کرتے ہیں جس میں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ اور ربوبیت خاصہ اور توحید جمع ہے اور دوسری طرف اپنی احتیاج، مجبوری اور لاچاری جمع ہے۔ آگے اللہ نے ان کی دعا کے باقی

الفاظ ذکر فرمائے کہ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

مختصر مگر جامع دعا

"اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" میں مختصر ترین الفاظ میں دنیا کی تمام بھلائیوں کو جمع کر دیا گیا ہے گویا یہ دعا ہر اس خیر اور بھلائی کو شامل ہے جس کی بندہ تمنا کر سکتا ہے کیونکہ "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" ہر دنیاوی مقصد کو شامل ہے خواہ وہ عافیت ہو، وسیع گھر ہو، اچھی اور خوبصورت بیوی ہو، آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی اولاد ہو، عمدہ اور وسیع رزق ہو، نفع مند علم ہو، نیک عمل ہو یا کچھ بھی ہو۔

اور "فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً" اس سے مراد بلاشبہ جنت ہے کیونکہ (جس کو جنت مل گئی اس کو تمام بھلائیاں مل گئیں اور) جس کو جنت نہ ملی وہ ہر بھلائی سے محروم ہو گیا اور جنت سب سے بہترین بھلائی ہے اور اس میں تمام بھلائیاں داخل ہیں۔ یعنی قبر کی تکلیفوں، تنگیوں اور برے حالات سے نجات، اللہ کی رضا کا حصول، اللہ کا قرب قیامت کی ہولناکی سے امن اور آسان حساب (اور پل صراط اور وزن اعمال میں عافیت) شامل ہیں۔

"وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یہ جملہ اگرچہ بظاہر تقاضہ کرتا ہے کہ ہم کو جہنم سے بچا لیکن اس دعا کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کے مانگنے والے کو جہنم سے بچانے کیلئے دنیا میں گناہوں سے اور حرام چیزوں سے اور مشتبہ چیزوں سے بچنا آسان فرما دیتا ہے۔

☆☆.....☆☆......☆☆

ربنا آتنا فی الدنیا کے فضائل

سرورِ کونین ﷺ نے اپنے مبارک ارشادات میں دعا کے فضائل اور اہمیت بکثرت ارشاد فرمائے ہیں دعا کی قبولیت اوقات گھڑیاں دن جگہیں اور دیگر آداب ذکر فرمائے ہیں اور دعا کے مانگنے کی خوب ترغیب دی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے: ''دعا عبادت کا مغز ہے'' (الترغیب)

حدیث میں آتا ہے کہ: ''دعا مومن کا ہتھیار ہے'' (الترغیب)

ایک حدیث میں آتا ہے ''دعا سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی چیز مکرم نہیں'' (الترغیب)

آپ ﷺ ایسی دعاؤں کو پسند فرماتے تھے جن کے الفاظ ہر خیر اور بھلائی کو جامع ہوں۔ ایسی دعاؤں میں ایک دعا ''رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' ہے۔ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے ''سورۃ بقرہ'' میں ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کم ہمت اور دنیاوی طلب رکھنے والوں کی دعا کو ذکر فرمایا کہ بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں عطا فرما اور آخرت میں ایسے لوگوں کا کوئی حصہ نہیں۔ (البقرہ)

پھر اللہ تعالیٰ نے بلند ہمت لوگوں کی تعریف فرمائی جو اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو تعریف اور توقیر کے انداز میں ذکر فرمایا تا کہ ہم جیسے لوگ بھی ان بلند ہمت لوگوں کی اس دعا کے مانگنے میں پیروی کریں اور ان تمام معنی اور مضامین کو سمجھیں جو اس میں موجود ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ سب سے پہلے اللہ کے بہترین نام ربنا سے دعا کو شروع کرتے ہیں جس میں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ اور ربوبیت خاصہ اور توحید جمع ہے اور دوسری طرف اپنی احتیاج، مجبوری اور لاچاری جمع ہے۔ آگے اللہ نے ان کی دعا کے باقی الفاظ ذکر فرمائے کہ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمایا اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

مختصر مگر جامع دعا

''اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً'' میں مختصر ترین الفاظ میں دنیا کی تمام بھلائیوں کو جمع کر دیا گیا ہے گویا یہ دعا ہر اس خیر اور بھلائی کو شامل ہے جس کی بندہ تمنا کر سکتا ہے کیونکہ ''فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً'' ہر دنیاوی مقصد کو شامل ہے خواہ وہ عافیت ہو، وسیع گھر ہو، اچھی اور خوبصورت بیوی ہو، آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی اولاد ہو، عمدہ اور وسیع رزق ہو، نفع مند علم ہو، نیک عمل ہو یا کچھ بھی ہو۔

اور ''فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً'' اس سے مراد بلاشبہ جنت ہے کیونکہ (جس کو جنت مل گئی اس کو تمام بھلائیاں مل گئیں اور) جس کو جنت نہ ملی وہ ہر بھلائی سے محروم ہو گیا اور جنت سب سے بہترین بھلائی ہے اور اس میں تمام بھلائیاں داخل ہیں۔ یعنی قبر کی تکلیفوں، تنگیوں اور برے حالات سے نجات، اللہ کی رضا کا حصول، اللہ کا قرب قیامت کی ہولناکی سے امن اور آسان حساب (اور پل صراط اور وزن اعمال میں عافیت) شامل ہیں۔

''وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' یہ جملہ اگرچہ بظاہر تقاضہ کرتا ہے کہ ہم کو جہنم سے بچا لیکن اس دعا کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کے مانگنے والے کو جہنم سے بچانے کیلئے دنیا میں گناہوں سے اور حرام چیزوں سے اور مشتبہ چیزوں سے بچنا آسان فرما دیتا ہے۔

☆☆.....☆☆.....☆☆

farukhan

ربنا اتنا... الخ احادیث کی روشنی میں

چونکہ یہ مبارک دعا دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کی جامع ہے اسی لیے:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ان دعاؤں کو پسند فرماتے جو جامع ہیں اور ان دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے جو جامع نہیں ہیں۔ (ابوداؤد)

تشریح: جامع دعا اس کو کہتے ہیں جس میں الفاظ تو کم ہوں مگر وہ دنیاوی امور کے بہت زیادہ معنی و مقصد پر حاوی ہو جیسے یہ دعائیں ہیں "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(مشکوۃ شریف: جلد دوم: حدیث نمبر 767)

حضرت عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول کریم ﷺ دونوں رکن یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" (ابوداؤد) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

(مشکوۃ شریف: جلد دوم: حدیث نمبر 1120)

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہاں یعنی رکن یمانی پر ستر فرشتے متعین ہیں، چنانچہ جو شخص وہاں یہ دعا پڑھتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

دعا یہ ہے: "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" (ابن ماجہ) اے اللہ! میں تجھ سے گناہوں کی معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

تشریح: رکن یمانی کی جب یہ فضیلت ہے تو حجر اسود کے لیے اس سے زائد دوسری فضیلتیں ہوں۔ اس حدیث میں اور حدیث نمبر اکیس میں کہ جس میں یہ ذکر ہوا تھا آنحضرت ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پڑھتے تھے کوئی منافات و تضاد نہیں ہے بایں طور کہ جب آپ ﷺ طواف کے دوران رکن یمانی کی طرف پہنچتے اور چلتے ہوئے یہ دعا شروع کرتے تو ظاہر ہے کہ اس دعا کا پڑھنا رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ہی ہوتا ہوگا کیونکہ طواف کرتے ہوئے دعا کیلئے ٹھہرنا تو درست نہیں ہے۔ جنانچہ جو لوگ طواف کے دوران ٹھہر کر دعا پڑھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔

(مشکوۃ شریف: جلد دوم: حدیث نمبر 1128)

☆ حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ دنیا کی بھلائی سے مراد عافیت اور بقدر کفایت روزی ہے۔

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اس سے صالح بیوی مراد ہے۔

☆ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اس مراد علم اور عبادت ہے۔

☆ سُدّی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ پاک مال مراد ہے۔

☆ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نیک اولاد اور خلقت کی تعریف مراد ہے۔

☆ حضرت جعفرؓ سے منقول ہے کہ صحت اور روزی کا کافی ہونا اور اللہ پاک کے کلام کا سمجھنا، دشمنوں پر فتح اور صالحین کی محبت مراد ہے۔ (☆ فضائل اعمال، ص، 613)

ربنا اتنا فی الدنیا کے بارے میں تفسیری اقوال

کتب تفاسیر میں "حسنة فی الدنیا" اور "حسنة فی الاخرة" کی مختلف تفاسیر اور معانی ذکر کیئے گئے ہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ فی الدنیا حسنۃ سے خوبصورت اور نیک بیوی مراد ہے۔ (قرطبی)

سفیان سوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "حسنة فی الدنیا" سے مراد علم اور پاکیزہ رزق ہے اور "حسنة فی الاخرة" سے جنت مراد ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ سے اس دعا کے بارے میں مروی ہے کہ " حسنة فی الدنیا " سے دنیا میں عبادت کی توفیق "علم اور کتاب اللہ کی سمجھ مراد ہے اور " حسنة فی الاخرة " سے جنت مراد ہے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں " حسنة فی الدنیا " سے مال اور " حسنة فی الاخرة " سے جنت مراد ہے۔

آداب دعا کی جامع دعا

یہ دعا خود آداب دعا کی بہت بڑی حقیقتوں کو کھولتی اور سمجھاتی ہے مثلاً:

۱۔ دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنی دعا میں دنیا اور آخرت دونوں کو بھلائی مانگے۔

۲۔ اپنی دعا میں دنیا بے شک مانگیں لیکن آخرت زیادہ مانگیں چنانچہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بھلائی ایک مرتبہ اور آخرت کی بھلائی دو عنوان سے ذکر کی ہیں یعنی (۱) فی الآخرة حسنة (۲) وقنا عذاب النار

۳۔ دعا میں اللہ کی بلند صفات والے جامع ناموں کو لینا چاہیے جیسے اس دعا کو "ربنا" سے شروع کیا گیا ہے۔

۴۔ اس دعا سے معلوم ہوا کہ دنیا کو تنہا مانگنے کی بجائے آخرت کے ساتھ ملا کر مانگیں اسطرح سے دنیا مانگنا قابل تعریف ہے۔

۵۔ اس دعا سے پتہ چلا کہ آدمی آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کی بھلائیوں کا بھی محتاج ہے جب ہی تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا مانگنا سکھا رہے ہیں۔

حضور ﷺ کی پسندیدہ دعا

آنحضرت ﷺ اس دعا کو بکثرت پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث میں (ربنا) سے پہلے (اللھم) بھی ہے۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ زیادہ تر کس دعا کو پڑھتے تھے، تو آپ نے جواب میں یہی دعا بتائی (احمد)۔

حضرت انسؓ خود بھی جب کبھی دعا مانگتے تو اس دعا کو نہ چھوڑتے، چنانچہ حضرت ثابتؒ نے ایک مرتبہ کہا کہ حضرت آپ کے یہ بھائی چاہتے ہیں کہ آپ ان کے لیے دعا کریں۔ آپ نے یہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھی پھر کچھ دیر بیٹھے اور بات چیت کرنے کے بعد جب وہ جانے لگے تو پھر دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا کیا تم ٹکڑے کرانا چاہتے ہو اس دعا میں تو تمام بھلائیاں آ گئیں (ابن ابی حاتم)

حضور ﷺ کی بیمار شخص کو دعا کی تلقین

آنحضرت ﷺ ایک مسلمان بیمار کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے، دیکھا کہ وہ بالکل دبلا پتلا ہو رہا ہے، صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم کوئی دعا بھی اللہ تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے؟ اس نے کہا: ہاں میری یہ دعا تھی کہ اے اللہ! جو عذاب تو مجھے آخرت میں دینا چاہتا ہے وہ دنیا میں ہی کر ڈال۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! کسی میں ان کے برداشت کی طاقت بھی ہے تو نے یہ دعا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کیوں نہ پڑھی؟ چنانچہ بیمار نے اسی دعا کو پڑھنا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دیدی (احمد)۔

رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان حضور علیہ السلام اس دعا کو پڑھا کرتے تھے (ابن ماجہ وغیرہ)۔ لیکن اس کی سند میں ضعف ہے، واللہ علم۔

آپ فرماتے ہیں جب کبھی رکن کے پاس سے گذرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہاں فرشتہ ہے اور وہ آمین کہہ رہا ہے، تم جب کبھی یہاں سے گذرو تو ربنا آتنا الخ پڑھا کرو (ابن مردویہ)۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر، ج، ۱)

اس دعا میں لفظ "حسنہ" تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں اور بھلائیوں کو شامل ہے، مثلاً دنیا کی "حسنہ" میں بدن کی صحت، اہل وعیال کی صحت، رزق حلال میں وسعت وبرکت دنیوی سب ضروریات کا پورا ہونا اعمال صالحہ، اخلاق محمودہ علم نافع، عزت ووجاہت، عقائد کی درستی صراط مستقیم کی ہدایت، عبادات میں اخلاص کامل سے

داخل ہیں، اور آخرت کی حسنہ میں جنت اور اس کی بے شمار اور لازوال نعمتیں اور حق تعالیٰ کی رضا اور اس کا ہدیہ سب چیزیں شامل ہیں۔

دونوں جہان میں راحت وسکون کا ذریعہ

الغرض "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ایک ایسی جامع دعا ہے کہ اس میں انسان کے تمام دنیوی اور دینوی مقاصد آجاتے ہیں، دنیا و آخرت دونوں جہان میں راحت وسکون میسر آتا ہے، آخر میں خاص طور پر جہنم کی آگ سے پناہ کا بھی ذکر ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے اور حلات طواف میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعا مسنون ہے، اس آیت میں ان جاہل درویشوں کی بھی اصلاح کی گئی ہے جو صرف آخرت ہی کی دعا مانگنے کو عبادت جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں دنیا کی کوئی پرواہ نہیں ہے، کیونکہ درحقیقت یہ ان کا دعوی غلط اور خیال خام ہو، انسان اپنے وجود اور بقا اور عبادت وطاعت سے میں ضروریات دنیوی کا محتاج ہے، وہ نہی ہوں تو دین کا بھی کوئی کام کرنا مشکل یہ، اسی لیے انبیا علیہم السلام کی سنت یہ ہے کہ جس طرح وہ آخرت کی بھلائی اور بہتری اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اسی طرح دنیا کی بھلائی اور آسائش بھی طلب کرتے ہیں، جو شخص دنیوی حاجات کیلئے دعا مانگنے کو زہد و بزرگی کے خلاف سمجھے وہ مقام انبیاء سے بے خبر اور جاہل ہے، ہاں صرف دنیوی حاجات ہی مقصد زندگی نہ بنائے، اس سے زیادہ آخرت کی فکر کرے اور اس کیلئے دعا مانگے۔ آیت کے آخر میں اسی دوسرے طبقہ کا جو کہ اپنی دعاؤں میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مانگتا ہو انجام ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے اس صحیح اور نیک عمل اور دعاؤں کا نتیجہ ان کو دنیا و آخرت میں ملے گا۔ (معارف القرآن، ج ۱،)

☆☆....☆☆....☆☆

ربنا اُتنا فی الدنیا۔۔۔الخ
کے کرشمات

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
مدظلہم العالی

تاریخ درس ۔۔۔۔۔۔ 31،24 اکتوبر 2013ء

وقت خطاب ۔۔۔۔ بعد نماز مغرب تا عشاء

مقام خطاب ۔۔۔۔ تسبیح خانہ عبقری سٹریٹ مزنگ چونگی لاہور

شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی

مدظلہم العالی

ناشر ۔۔۔ دفتر ماہنامہ عبقری، مرکز روحانیت و امن
(قرطبہ چوک، لاہور)
پریشانیوں کے حل اور آن لائین درس سننے کیلئے
www.ubqari.org

اقتباس

جس دعا کی برکت سے رزق روحانی ملے، جس دعا کی برکت سے رزق جسمانی ملے تو اس دعا کی برکت سے ہماری آخرت بھی بنے گی "فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً" اللہ پاک جل شانہٗ رزق روحانی دیں گے تو آخرت کا نظام بہتر بنے گا۔ اس لیے جب بندہ یہ دعا پڑھنا شروع کرتا ہے اس کے وجدان کو حاصل کرتا ہے اور اس دعا کی تاثیر اور طاقت کو حاصل کرتا ہے تو اللہ اس کیلئے رزق روحانی کے دروازے کھولتے ہیں اور رزق جسمانی کے دروازے کھولتے ہیں، رزق روحانی کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور رزق جسمانی کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَ اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

بہتر سے بہترین کی تلاش...!!

انسان کو جب سے اللہ جل شانہٗ نے وجود بخشا ہے اُس دن سے لے کر آج تک انسان اپنی سلامتی اور بقا کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور بہتر سے بہتر کی تلاش میں ہے۔ جب تاریخ کے کچھ پہلو ہمارے سامنے کھلتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ انسان پہلے غاروں میں رہتا تھا۔ اُس وقت اُسکی زندگی کیسی تھی...؟ موجودہ زندگی گزارنے کا جو سلیقہ تہذیب کے نام پر ہمیں ملا ہے یہ اُس وقت نہیں تھا لیکن اُس وقت بھی انسان کے ذہن میں ایک خیال تھا کہ میں اس سے بہتر کیسے ہو جاؤں؟؟ اُس وقت بھی انسان کے ذہن میں ایک تصور تھا کہ میں اور بہتر کیسے ہو جاؤں؟؟ بلکہ بہتر نہیں بہترین کیسے ہو جاؤں؟؟

انسان کسی بھی حال میں خوش نہیں

یہ انسان کسی حال میں بھی مطمئن نہیں رہا، اس کو قرار نصیب نہیں ہوا۔ ویسے بھی ایک عام محاورہ ہے کہ ”انسان کسی بھی حال میں خوش نہیں رہتا۔“ اپنی تکلیف چاہے چھوٹی ہی کیوں نہ ہو بڑی لگتی ہے اور دوسرے کی تکلیف چاہے جتنی بھی بڑی ہو چھوٹی نظر آتی ہے اسی طرح اپنی خوشی چاہے جتنی بڑی ہو چھوٹی نظر آتی ہے۔ انسان کی طبیعت کا مزاج کچھ اور ہے اور جو اللہ پاک نے اس کا مزاج بنایا ہے وہ کچھ اور ہی ہے۔ ہم دن رات یہ سوچتے ہیں کہ میری تنخواہ زیادہ ہو جائے گی تو میرے حالات بہتر ہو جائیں گے، میرا عہدہ بڑھ جائے گا تو میرے حالات اور بہتر ہو جائیں گے، میرا گھر چھوٹا ہے تھوڑا بڑا ہوگا تو مجھے زیادہ خوشیاں نصیب ہونگی اور اگر میں اس سے بہتر زندگی گزاروں گا اور خوشیاں نصیب ہونگی۔

farukhan

بہتر مستقبل کے منصوبے

ماں اپنے بچے کو پنگھوڑے میں، گہوارے میں لے کر اس کے بہتر مستقبل کے منصوبے بناتی ہے کہ میں اس کے ساتھ ایسے کروں گی.... پھر اس طرح یہ بڑا ہوگا.... پھر بڑا ہونے کے بعد مجھے یہ یہ خوشی ملے گی میری زندگی میں اگرچہ ابھی غم ہیں، سرالی جھگڑے ہیں، گھریلو الجھنیں ہیں اور فلاں فلاں مسائل ہیں تو کوئی بات نہیں اولاد جوان ہوگی تو میرے مسائل حل ہو جائیں گے۔ مجھے اپنی اماں رحمۃ اللہ علیہا کی بات یاد آئی۔ فرمایا کرتی تھیں کہ: ”اولاد جوان ہوتی ہے تو مسائل بھی جوان ہو جاتے ہیں۔“ بہر حال اللہ والو! انسان اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی تلاش میں لگا ہوا ہے اور ایسا لگا ہوا ہے کہ بعض اوقات اپنی حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ اس دنیا میں آنے کا میرا مقصد کیا تھا؟ آج انسان اتنا زیادہ اپنی زندگی کی بہتری میں لگا ہوا ہے کہ اس حقیقت کو ہی بھول گیا ہے۔

موجودہ سہولتوں پر شکر

زندگی کی بہتری میں لگنا کوئی بڑی چیز نہیں ہے۔ ایک اللہ والے نے فرمایا: مکان بنانا بڑی چیز نہیں ہے اگر سہولت ہے تو اس کو بہتر کر لینا، پکا کر لینا کوئی بڑی چیز نہیں ہے۔ ہاں! اس کو نمائش بنانا بڑی چیز ہے۔ اگر اس میں کچھ آرائش کا سامان ہو جائے، کوئی سہولت کا سامان ہو جائے تو بھی بڑی چیز نہیں ہے مگر اس کو ایسا بنا لینا کہ ضرورت ہے ہی نہیں یہ بڑا ہے۔ میرا گھر تعمیر ہو رہا تھا

فرنٹ پر کیا چیز لگائی جائے اس کیلئے ساتھی کہنے لگے: جی! یہ ایک پتھر ہے، یہ ایک ٹائل ہے اور یہ ایک بلوچستانی پتھر ہے کونسا لگائیں؟ میں نے اسی بلوچستانی پتھر کی قیمت پوچھی تو کہنے لگے: جی پانچ روپے فٹ ہے۔ میں نے کہا: اسی کو لگالیں۔ وہ پتھر پانچ روپے فٹ تھا ایک دو روپے فٹ شائد اس نے لگانے کے لیے تھے بہر حال وہ ہم نے لگوالیا۔ ایک صاحب جنہوں نے اپنے گھر میں غالباً دو سو روپے فٹ کی کوئی ٹائل وغیرہ لگوائی تھی میرے گھر کے فرنٹ کی سادی ٹائل کی خوبصورتی دیکھ کر کہنے لگے: یہ تو بہت خوبصورت ہے یہ آپ نے کہاں سے لی؟ میں نے کہا: بازار سے لی۔ تو اللہ والو! ضرورت بھی پوری ہو جائے اور سستا بھی ہو... اور اگر اس میں کچھ تھوڑی سی خوشنمائی بھی ہو جائے تو ایسا کرنا شریعت میں کوئی منع نہیں ہے۔ ہاں! ایسی چیز جس میں نمائش ہی نمائش ہو وہ منع ہے۔ اس پر پھر پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

بڑھتی ہوئی سہولتوں کے نقصانات

میرے دوستو! زندگی گزرتی اور گزرتی چلی جائے گی۔ مجھے ایک چیز بتائیں کیا سہولتوں کی کوئی حد ہے؟ ظاہر ہے کہ سہولتوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک بات ذہن میں رکھیے گا کہ انسان جتنی سہولتیں لیتا جائے گا اس کی طبیعت اتنی زیادہ سہولتوں کی طرف بڑھتی چلی جائے گی بڑھتی چلی جائے گی جس کی کوئی حد نہیں ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ انسان پھر اڑتے ہوئے تنکے کو بھی اپنے لیے بوجھ سمجھتا ہے، غبار بھی اس کے لیے ایک بوجھ بن جاتا ہے اور طبیعت کے اوپر گراں گزرتا ہے۔ اس چیز کو محسوس کرتے ہوئے فطرت نے ہمارے لیے سکون اور تسکین کا سامان فراہم کرنے کی اجازت دی ہے، اس کے اسباب عطا فرمائے ہیں اور اللہ جل شانہٗ نے ہمارے لیے راحت کا سامان تلاش کیا...!

نظام کہیں اور تلاش کہیں اور....!

اللہ جانتا ہے کہ اصل میں یہ آیا جنت سے ہے، جنت کا باشندہ تھا اور اپنے اسی جنتی مزاج کی وجہ سے دنیا میں جنت کا نظام تلاش کرنے لگ گیا ہے لیکن اللہ والو! اس نظام کی تلاش میں ہم سے غلطی ہوگئی ہے۔ وہ نظام ہے کہیں اور ہم تلاش کر رہے کہیں اور....! جس دور میں بجلی وغیرہ کم ہوا کرتی تھی اس دور میں ایک آدمی باہر کھمبے کے پاس کوئی چیز تلاش کر رہا تھا۔ کسی نے پوچھا: کیا تلاش کر رہا؟ کہنے لگا: میری سوئی گم ہوگئی ہے وہ تلاش کر رہا ہوں۔ پوچھا: گم کہاں ہوئی؟ کہنے لگا: گھر میں گم ہوئی ہے۔ کہا: پھر یہاں کیوں تلاش کر رہے ہو؟ کہنے لگا: روشنی یہاں ہے اس لیے یہاں سوئی تلاش کر رہا ہوں۔ اسی طرح ہماری زندگی کا چین کہیں اور ہے ہم نے تلاش کہیں اور کرنا شروع کر دیا....!!

جنتی مزاج

بعض اوقات گاؤں کے لوگ جب شہر میں آتے ہیں تو بھینس بھی ساتھ لے آتے ہیں اور گھر کے سامنے لاکر باندھتے ہیں۔ اس کے گوبر کی وجہ سے ساری گلی گندی ہو جاتی ہے اب محلے میں بحث شروع ہو جاتی ہے پھر اس بھینس پر جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے کئی واقعات میرے سامنے آئے ہیں۔ ایک نے کہا: ہماری بھینس ہے ہم نے دودھ پینا ہے دوسرے نے کہا: بھینس تو تمہاری ہے لیکن سارا محلہ خراب ہو رہا ہے، ساری گلی خراب ہو رہی ہے۔ ہمارا مزاج اس لیے ایسا ہے کیونکہ ہم آئے جنت سے ہیں مزاج بھی وہی لائے ہیں اور طبیعت بھی وہی لائے ہیں۔ ہر چیز جنتی ہو اور ہر نقشہ جنتی ہو اسی طبیعت کو لے کر ہم چل رہے۔ ایمان کی زندگی نے، اسلام کی زندگی نے اور کملی والے ﷺ کی صحبت نے ہمارے طبیعت والے مزاج کو بدلا کہ دیکھو! اس دنیا کو بہتر بنانا کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا اس دنیا کو جنت بنانا بہت بڑا حرج ہے۔

دیکھا اوران دیکھا نظام

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" چونکہ دنیا دیکھی ہے اور جنت اَن دیکھی ہے اور دنیا کا نظام دیکھا ہے اور آخرت کا نظام ان دیکھا ہے تو اللہ پاک جل شانہٗ نے قرآن پاک کی اس دعا میں پہلے دیکھے نظام کو بیان کیا ہے کہ "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ...." یہ دیکھا نظام ہے کہ اللہ پاک جل شانہٗ نے پہلے دیکھے نظام کو بیان فرمایا۔ چونکہ دیکھے نظام پر یقین جلدی آتا ہے اوراَن دیکھے نظام پر یقین آ بھی جائے تو دیر سے آتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے میرے بندے تواپنی زندگی بہتر کرنا چاہتا ہے، "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ...." بہتر کرنا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے ہم تیرا ساتھ دیں گے، فطرت تیرا ساتھ دے گی اور قدرت تیرا ساتھ دے گی یعنی اللہ جل شانہٗ تیرا ساتھ دیں گے۔

"فی الدنیا حسنۃ" کا نظام

اے بندے! تواپنی زندگی بہتر کرنا چاہتا ہے؟ کس لحاظ سے بہتر کرنا چاہتا ہے؟ یااللہ! مال کے لحاظ سے، یااللہ! اولاد کے لحاظ سے، یااللہ! صحت کے لحاظ سے، یااللہ! توانائی کے لحاظ سے، یااللہ! آنکھوں کی روشنی کے لحاظ سے، یااللہ! دل کی دنیا کے لحاظ سے، یااللہ! طبیعت کے مزاج میں فرحت کے لحاظ سے، یااللہ! اچھا گھر، اچھی زندگی اورزندگی کے سکون کے لحاظ سے...! گویا اللہ جل شانہٗ پوچھتے ہیں میرے بندے زندگی کا چین چاہتا ہے؟ بندہ کہتا ہے یااللہ! چاہتا ہوں۔ اللہ پوچھتے ہیں سکون چاہتا ہے؟ بندہ کہتا ہے یااللہ! چاہتا ہوں۔ اللہ پوچھتے ہیں کس لحاظ سے چاہتا ہے؟ بندہ کہتا ہے یااللہ! "فی الدنیا حسنۃ" اس لحاظ سے چاہتا ہوں۔

یہ جو "فی دنیا حسنۃ" والی آیت ہے۔ اس آیت میں اللہ کے علاوہ سب کچھ مخلوق ہے۔ جتنا بھی نظام میرا آپ کا موت تک ہے یہ ساری دنیا ہے .... جب سانسیں ٹوٹ جائیں گی اور مرنے کے بعد آخرت کا اَن دیکھا نظام شروع ہوگا اس سے پہلے ساری دنیا ہے اور یہ ساری دنیا بہتر ہوجائے ہر شخص چاہتا ہے اور یہی نہیں انسان پھراپنی نسلوں کی بھی بہتری چاہتا ہے۔ کچھ دل والے ایسے بھی ہیں جو دوسروں کی بھی بہتری چاہتے ہیں حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے لیے بھی بہتری چاہتے ہیں۔

farukhan

حق اور باطل کے جھگڑے

ہمارا نظام کیسے بہتر ہو...؟ ہماری دنیا کا نظام کیسے بہتر ہو...؟ اس وقت دنیا میں جو سب سے بڑے جھگڑے اور جنگیں ہورہی ہیں وہ دنیا کا نظام بہتر کرنے کے لیے ہورہے ہیں یہ سارے جھگڑے صرف اور صرف دنیا کے لیے ہیں۔ ایک اللہ والے کے بقول: یہ سب جھگڑے جوحق اور باطل کے ہیں اس کی بنیاد دنیا ہے۔ باطل کہتا ہے میری دنیا کے لیے رکاوٹ نہ بن بس ختم، میری دنیا کے لیے رکاوٹ نہ بن۔ چاہے دنیا کا تعلق نیچے کی معدنیات سے ہے کہ زمین کے نیچے کیا پڑا ہوا ہے کس ملک میں کس خطے میں ہے یا زمین کے اوپر کا نظام ہے کہ وہاں کیا اگتا ہے کیا ہوتا ہے کیا نظام ہے، باطل کہتا ہے دنیا کے لیے رکاوٹ نہ بن۔ جو دنیا کے لیے رکاوٹ بنا تو یہیں جنگ شروع ہوجاتی ہے یہیں جھگڑا شروع ہوتا ہے۔ تو اللہ پاک جل شانہٗ نے اس دعا میں پہلے ہی دنیا کو بیان فرمایا اور یہ دعا سرورکونین ﷺ کی سب سے پسندیدہ دعا ہے۔

ایک بلالی کی کیفیات

اس دفعہ میں حج میں طواف کررہا تھا تو غالباً ایک بلالی کو دیکھا (جسے کالا کہتے ہیں) بڑی لَے کے ساتھ بڑی کیفیت کے ساتھ "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" والی دعا پڑھ رہا تھا۔ دو چکر کے بعد غالباً پھر میرا اس کے ساتھ آمنا سامنا ہوا اکثر طواف کے دوران دعائیں سنتے ہی رہتے ہیں اور بہت سی دعائیں پڑھتے بھی ہیں لیکن یہ دعا زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس بلالی کی اس دعا کا اثر ایسا تھا کہ جب بھی میں اس کے قریب سے گزرتا تو دل رقت سے بھر جاتا تھا اور میں اپنی دعائیں بھول جاتا تھا۔ جیسے زیادہ روشنی ہوتو چھوٹی روشنی پھر

عجیب سی نظر آتی ہے، بڑا دھماکہ ہو تو چھوٹے دھماکے اس میں دب جاتے ہیں۔ اُس بلالی کا دھماکہ کچھ زیادہ تھا۔ الفاظ تو اُسکے پاس بھی تھے الفاظ تو میرے پاس بھی تھے لیکن اس کے پاس کیفیات کچھ زیادہ تھیں۔

طواف کی طاقت

طواف میں ایک طاقت ہوتی ہے جو آدمی کو چلاتی ہے۔ انسان آہستہ بھی ہونا چاہے تو ایک طاقت ہے جو اسے دھکیلتی ہے جیسے جنازے کے ساتھ ایک طاقت ہوتی ہے جو اسے دوڑاتی ہے حلانکہ جنازے والے کہتے ہیں آہستہ چلو... آہستہ چلو مگر پھر بھی وہ آہستہ نہیں ہوتا۔ جب کندھے پر جنازہ اٹھا کے چلتے ہیں تو ایک طاقت ہوتی ہے جو اس کو قبر کی طرف دھکیلتی ہے کہ لے چلو اب اس کو.....!!!

اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی پسندیدہ زبان

اللہ والو! اس دعا کے اندر بڑی طاقت ہے، اس دعا کے اندر بہت عجیب کیفیات ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ قرآنی دعا ہے اور قرآن بس قرآن ہے.....!! قرآن کے اندر نچوڑ ہے کائنات کا، قرآن روح ہے کائنات کی۔ کیوں؟ میرے اللہ کی دعا ہے۔ کیوں؟ یہ قرآن عربی ہے، اللہ کی زبان عربی ہے، اللہ کے حبیب ﷺ کی زبان بھی عربی ہے، جنت والوں کی زبان بھی عربی ہے اور قبر والوں کی زبان بھی عربی ہی ہوگی۔ دنیا کی ہر زبان بولنے والا جب قبر میں جائے گا تو خود بخود عربی بولنا شروع ہو جائے گا چاہے دنیا میں اسکی کوئی بھی زبان ہوگی قبر میں جو نکیرین کا سوال و جواب ہوگا اس کا تعلق بھی عربی زبان کے ساتھ ہوگا، فرشتوں کی زبان عربی ہے۔ جتنے بھی انبیاء کرام علیہ السلام تشریف لائے ان سب کی زبان عربی نہیں تھی کچھ انبیاء کرام علیہ السلام ایسے بھی تھے جن کی زبان سریانی تھی، عبرانی تھی مگر اللہ کے حبیب ﷺ کی یہ شان ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے لیے وہ زبان پسند فرمائی ہے کہ جو اللہ کی اپنی زبان ہے اور اسی زبان

میں یہ دعا ہے: "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یہ اس قرآن میں دعا ہے۔

رازورموز رکھنے والی دعا

آپ سوچ نہیں سکتے اِس دعا کے رازورموز جس پر کھل جائیں اُس پر کائنات کھل جاتی ہے اور جس پر اس کے رازورموز کھلتے ہیں اسرار اور بھید کھلتے ہیں پھر وہ اس دعا کو پڑھتا نہیں بلکہ مانگتا ہے۔ جب انسان اللہ پاک جل شانہٗ سے مانگتا ہے تو اس کی زبان اور دل کی کیفیتیں اس دعا کے ساتھ ایسی عجیب ہو جاتی ہیں کہ اس کو محسوس ہوتا ہے کہ میں جھولی پھیلا کے بیٹھا ہوں اور میرا اللہ مجھے دے رہا اور میں دل کی گہرائیوں میں اللہ کے خزانے سمو رہا ہوں.....!!

قدردانی کیا ہے؟؟

میں ایک دفعہ سوچنے لگا! میں نے کہا: یا اللہ! تُو نے اپنے حبیب سرور کونین ﷺ کی برکت سے ہمیں یہ دعا عطا فرمائی ہے: "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" حج کے دنوں میں میں رات کو ایسے لیٹا تھا اللہ سے باتیں ہوئیں تو میں یہ سوچنے لگا کہ دعا ہے کیسی ہے؟ مدینہ منورہ میں ایسے سوچتے سوچتے مجھے ایسے محسوس ہوا کہ جیسے ایسے جھٹکا سا لگا یعنی نیند کا ہلکا سا ایسا جھونکا آیا میں نے دیکھا کچھ نہیں لیکن کانوں میں ایک آواز آئی کہ ہے "یہ دعا اس پر کھلتی ہے جو قدردان ہوتا ہے" بس اتنے الفاظ آئے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو مجھے احساس ہوا کہ قدردانی کیا چیز ہے؟ پھر میں کئی دن تک اللہ سے مانگتا رہا۔ میں نے کہا: یا اللہ! بات پوری نہ ہوئی ادھوری ہوئی مزہ تو نہ آیا پھر ایک دفعہ میں اٹھا میرے ساتھی سو رہے تھے میں چپکے سے اٹھا مسجد نبوی میں روضہ اطہر کے قریب جگہ مل گئی اگلی صف میں عصر کے بعد کا وقت تھا وہاں عصر سے مغرب میں وقفہ تقریباً دو گھنٹے سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ عصر سے مغرب میں بیٹھا رہا بیٹھا رہا اللہ سے مانگتا رہا مانگتا رہا اس وقت کچھ نہیں کھلی اللہ

سے عرض کرتا رہا مکہ مکرمہ میں آ کے میرے دل میں اللہ کی طرف سے یہ بات آئی کہ قدر تین چیزوں میں ہے پہلی چیز یہ ہے کہ اس کو پڑھتے ہوئے خالص دھیان اللہ کی ذات عالی کی طرف ہو اور دوسرا اس کو ایسے یقین کے ساتھ پڑھے کہ میرے اللہ نے فرما دیا تم مجھ سے دنیا اچھی مانگو میں دوں گا بس اللہ نے کہہ دیا ختم اس یقین کے ساتھ مجھ سے دنیا و آخرت اچھی مانگو میں دوں گا میرے اللہ نے فرما دیا اور ہو گیا اور قدر کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کو پڑھتے ہوئے کائنات کے سارے دنیا کے جو خزانے ہیں وہ ایسے محسوس ہوں کہ وہ ایسے لے کے فرشتے کھڑے ہوئے ہیں غور سے سنیے گا بڑا اہم موضوع ہے یہ ایسے لے کے فرشتے کھڑے ہوئے ہیں بس میں یہ پڑھ رہا ہوں اور یہ خزانے میرا مقدر بن رہے ہیں۔

مانگتے رہنے سے رب کی عطا

کئی دن کا مانگنا اس پہ اللہ پاک جل شانہ نے یہ کیفیت کھولی "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" میں خزانے ہیں۔ خزانہ نہیں خزانے ہیں" وللہ خزائن السموٰت والارض "اللہ کے پاس زمین و آسمان کے خزانے ہیں وہ اللہ کے علم میں ہیں لامحدود خزانے ہیں۔

کیفیات کسی کو جلدی کسی کو دیر سے

علامہ لاہوتی صاحب کے کالم میں چند ماہ پہلے "یالطیف یاعلیم یا خبیر" کا وظیفہ چھپا تھا۔ مجھے ایک صاحب نے اپنی کیفیت بتائی کہ میں یہ وظیفہ پڑھ رہا تھا۔ اصل میں بعض بندے ایسے وجدان میں پڑھتے ہیں جو ہمیں نصیب نہیں ہوتا اور جب اُس وجدان پر اس کو کوئی چیز ملتی ہے تو ہمیں اس پر شک ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آپ سمجھ رہے ہیں میری بات؟ ہمیں وہ وجدان نصیب نہیں ہوتا۔ دیکھیں! الفاظ میرے پاس بھی ہیں "یالطیف یاعلیم یا خبیر" آپ کے پاس بھی ہیں یہی لفظ وہ پڑھتا ہے تو اس کی آنکھوں کے دروازے، دل کے دروازے، کائنات کے پردے اللہ ہٹا

دیتا ہے یہی میں پڑھتا ہوں تو پردے نہیں ہٹے معلوم ہوا میرے مانگنے اور لینے میں کمی ہے کریم کا نام طاقت، قوت، عظمت اور عطا میں وہی ہے۔

تو مجھے ایک صاحب بتانے لگے: میں نے جب سے اس یہ پڑھنا شروع کیا ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ زمین شیشے کی ہے اور اس کے نیچے خزانے ہیں۔ کہنے لگے: میں ایک بندے کے گھر مہمان گیا پرانی طرز کا بنا ہوا اس کا مکان تھا پھر پڑوس کے ایک گھر میں جانا ہوا جو نئے طرز کا بنا ہوا مکان تھا تو ان کا جہاں کچن تھا اس کے کونے کے نیچے تقریباً پندرہ سولہ فٹ نیچے مجھے نظر آیا کہ بہت بڑا خزانہ دفن ہے اور ان کو علم ہی نہیں ہے۔ کہنے لگے: میں اٹھنے لگا تو میرے اندر آواز آئی" کسی کی امانت کی طرف قدم نہیں اٹھایا کرتے" بس! میں سمجھ گیا کہ یہ کسی کی امانت ہے اس کی طرف قدم نہیں اٹھایا کرتے۔

کائنات کے خزانے لینے والی دعا

یہ "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" خزانہ نہیں ہے خزانے ہیں اس میں خزائن ہیں اور جس دعا سے پہلے "رَبَّنَا" ہو اور "اَللّٰهُمَّ" ہو اس دعا کی طاقت اور تاثیر اپنی قوت کے اعتبار سے لاکھوں کروڑوں گنا بڑھ جاتی ہے" رَبَّنَا" سے شروع ہونیوالی دعائیں قرآنی دعائیں جتنی بھی ہیں ان کی طاقت ہی کچھ اور ہے اسی طرح جن دعاؤں سے پہلے ربنا آتا ہے۔ جس کی کیفیات جتنی ہوں گی اس کو اتنی مراد ملے گی جتنی طلب ہوگی اور جتنی تڑپ ہوگی اور جتنا وجدان اور دھیان ہوگا اس کے مطابق اس کو ملے گا جس نے کائنات کے خزانے اپنے اور نسلوں کے لیے پانے ہیں تا وہ اس دعا کا وجدان حاصل کرلے دعا آتی ہے سب کو لیکن میں جس چیز پہ زور دے رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کا وجدان حاصل کر لیں۔

مستشرق کی سوچ بدلنے والی دعا

ایک مستشرق تھا۔ مستشرق اُسے کہتے ہیں جو ہو تو غیر مسلم لیکن مسلمانوں کے

دین کی خوبیوں پر کام کرے یا دین پر کام کرے۔ شریعت پہ دین پہ حدیث پہ قرآن پہ ان سب پر ریسرچ کرے۔ تو ایک مستشرق نے لکھا کہ میں جب "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" والی دعا پہ پہنچا تو کہنے لگا میں رک گیا اور میں سوچنے لگا کہ سائنس اب جن خزانوں کی ریسرچ کر رہی ہے، تحقیق کر رہی ہے قرآن تو ان خزانوں کو ایک لفظ میں سمو چکا ہے۔ ویسے بھی عربی زبان ایسی فصیح و بلیغ زبان ہے کہ جو فقرہ ہمارا لمبے چوڑے لفظوں میں مکمل ہوتا ہے عربی زبان وہ چند لفظوں میں اور ایک لفظ کے اندر اس کو سمو کے ایک پل میں مٹھی میں بند کر دیتی ہے۔

عربی زبان کو اللہ نے وہ طاقت دی ہے جو کائنات کی اور زبان میں نہیں ہے۔ کیوں؟ اس زبان کو میرے اللہ کے ساتھ نسبت اور کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبت ہے اور قرآن کے ساتھ نسبت ہے تو وہ کہنے لگا کہ ساری کائنات کے خزانے وائٹ گولڈ، یورینیم کی کس کو خبر تھی زمین کے نیچے پٹرولیم گیس اور زمین کے نیچے کے خزانے سونے اور چاندی اور قیمتی دھاتیں اور ہیرے زمین کے نیچے بھرے ہوئے ہیں آج سے صدی یا دو صدی پہلے تو کسی کو خبر ہی نہیں تھی۔ جو کچھ اب نکل رہا تھا زمین سے کسی کو پتہ نہیں تھا کہ گیس بھی زمین میں ہوتی ہے جس کو ہم سوئی گیس اور فلاں فلاں گیس کہتے ہیں اور کسی کو کیا خبر تھی اس کے نیچے اور کائنات کا نظام فیول Fuel کے نام پہ ہے اور کسی کو کیا خبر تھی کہ زمین کے نیچے سونا ہی سونا ہے ہیرے ہی ہیرے ہیں۔ کائنات ہی کائنات ہے اس مستشرق نے لکھا کہ جب میں نے پڑھا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کہنے لگے: بس میں وہیں ٹھہر گیا کیوں؟ آخرت اس کا مطلوب نہیں تھا دنیا اس کا مطلوب تھا اس کے دل کو یہ چیز جا کے لگی اور دل میں جا کے یہ چیز چبھ گئی اور وہ سوچنے لگ گیا۔

مستشرق کو دعا سے ملنے والا سکون

کہنے لگا کہ میں پہاڑوں میں جا کے ریسرچ کرتا تھا۔ وہ انجینئر تھا۔ اس کا شعبہ Geological معدنیات وغیرہ کا تھا لیکن اس نے اسلام پر ریسرچ بھی بہت کی تھی کہنے لگا: میں اپنے کام کے سلسلے میں جاتا تھا ایک دفعہ ہمارا قافلہ اردن کی پہاڑیوں کے پاس سے جا رہا تھا میں نے ایک عرب بدو چرواہے کو دیکھا کہ وہ یہ دعا پڑھ رہا ہے۔ ایک درخت کے نیچے اپنے عصا (ڈنڈا) کے ساتھ ماتھے کی ٹیک اس نے لگائی ہوئی ہے اور ایک پتھر پہ بیٹھا ہوا ہے اور بکریاں اس کی دور پرے ادھر ادھر بکھری ہوئی چر رہی ہیں اور وہ یہ دعا پڑھ رہا ہے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اور کہنے لگے ایسے وجدان و کیفیات سے پڑھ رہا کہ میں قافلے کے درمیان میں تھا ایک دم میں رک گیا اور قافلوں کو کیا خبر یہ کیا دعا ہے۔ کہنے لگے: وہ میری وجہ سے رکے میں چونکہ سینئر Senior تھا میں نے ان کو کہا تم لوگ چلو میں قافلے کے پیچھے رہ گیا۔

میں کتنی دیر اس کی دعا کو سنتا رہا اور مجھے بڑا مزہ آیا۔ کہنے لگے: اسے احساس ہوا کہ میرے قریب کوئی بندہ کھڑا ہے اس نے آنکھ اٹھا کے دیکھا اور کہا تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟ اس نے کہا تُو اپنا پڑھنا جاری رکھ کہا اب نہیں پڑھا جا سکتا اس وقت میں تھا اور میرا اللہ تھا اب درمیان میں تُو حائل ہو گیا ہے۔ تو کہنے لگے: میں نے اس سے پوچھا اس دعا سے تجھے کیا فائدہ ہوا؟ کہنے لگا: فائدہ وہ ہوتا ہے جو بتایا نہیں جاتا بلکہ محسوس ہوتا ہے۔ مشک اسے کہتے ہیں جس کی خوشبو مشکی یعنی مشک بیچنے والا نہ بتائے مشک خود اپنی خوشبو بتاتا ہے۔ کہنے لگے: وہ بات کر کے پھر اپنی لاٹھی پر ٹیک لگا کر خاموش بیٹھ گیا میں کتنی دیر کھڑا رہا لیکن وہ خاموش رہا پھر وہ نہ بولا۔

بھیڑیے سامنے مگر بکریاں پر سکون

کہنے لگے: میں قافلے سے پیچھے رہ گیا تھا میں آگے گیا تو میں نے اوپر پہاڑ سے

دیکھا تو مجھے قافلہ نظر آ گیا میں نے سوچا یہ شارٹ راستہ ہے میں اس سے نکل جاؤں گا جب شارٹ راستے پر چل پڑا تو دیکھا اس کی بکریاں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں اور میں نے دیکھا کہ موٹے تازے طاقتور بھیڑیے دور بیٹھے ہیں اور بکریوں کو دیکھ رہے ہیں اور بکریاں مطمئن ہیں جبکہ بکریوں کی نظر بھیڑیوں پہ ہے۔ کہنے لگے: میں پہلے سمجھا کہ شائد بھیڑیے نہیں ہیں پھر میں نے باقاعدہ اندازہ لگایا کہ بکری اٹھ اٹھ کے بھیڑیے کو دیکھتی تھی اور پھر گھاس کھانے لگ جاتی تھی اور پھر میں نے اندازہ لگایا کہ بکری سکون سے گھاس کھا رہی تھی۔ بے چینی سے گھاس کھا ہی کیسے سکتی تھی؟ جب اس کے اندر اینگزائٹی ہوتی، اضطراب ہوتا، بے چینی ہوتی تو گھاس تو کھا ہی نہیں سکتی تھی اور یہاں رہ ہی نہیں سکتی تھی بکری تو بھاگ جاتی بکری کے دل میں اللہ نے بھیڑیے کی خونخواری ڈالی ہوئی ہے۔ جیسے مرغی کا چوزہ پہلے دن نکلتے ہی اس کے دل میں بلی کا خوف ہوتا ہے۔ اسے کوئی نہیں بتاتا یہ غیبی علم اللہ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے یوں بلی آئی اور یوں مرغی کا چوزہ ماں کے پروں میں گھس گیا۔ غیبی نظام اللہ نے اس کے دل میں ڈالا ہوا ہے۔ پہلے دن سے جب اس نے چونچ مار کے انڈے کو توڑا تھا اور نکلا تھا اس کے دل میں تھا یہ بلی ہے اور میری دشمن ہے۔

اور میں نے آنکھوں سے دیکھا کہ وہ بکریاں سکون سے گھاس کھا رہیں تھیں اور بھیڑیا خاموش بیٹھا ہوا ہے اور کہا کہ میں نے بھیڑیے کی آنکھوں میں دیکھا تو بھیڑیے کی آنکھوں میں سکون نہیں تھا خونخواری تھی۔ کہا کہ میرے قریب جانے سے دو بھیڑیے تو بھاگ گئے لیکن بڑا بھیڑیا بیٹھا رہا اسے میری پروا بھی نہ ہوئی گویا کہ تُو کون ہے آ مجھ سے مقابلہ کر لے یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں اس نے نہیں لکھا۔ کہنے لگے: قریب گیا تو اس کے چہرے کا انداز اور اس کی آنکھوں میں خونخواری دیکھی لیکن ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی طاقت ہے جس نے اس کو روکا ہوا ہے اور وہ آگے نہیں جا سکتا اور کوئی قوت ہے جس نے بکریوں کے دل میں اطمینان اور سکون ڈالا ہوا ہے وہ دوڑ نہیں سکتیں اور اپنے رزق کی تلاش میں ادھر اُدھر دوڑتی ہوئی ہرے گھاس کی طرف پھر رہی ہیں اور ادھر بھیڑیا پریشان ہے کہ کوئی قوت ہے جس نے دیوار دیدی ہے۔

حفاظت، عافیت اور سکون پانے والی دعا

باوجود ایک دوسرے کو دیکھنے کے کوئی قوت ہے جو اس کو جانے نہیں دیتی۔ وہ مستشرق کہتا ہے: میں اس چرواہے کی بات سمجھ گیا کہ اس کا فائدہ وہ ہوتا ہے جو خود بتایا نہیں جاتا ہاں میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ یہ ہے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یعنی اللہ نے دنیا دی پھر اس کی حفاظت بھی دی پھر اس کی کفایت بھی کی پھر اس کی کفالت بھی کی پھر اس کو راحت، رحمت، برکت، عطا، عافیت کا اور سکون کا نظام بنایا یہ دنیا ہے۔

سینئر کو جونیئر کے تابع کرنے والی دعا

وہ مستشرق انگریز کہنے لگا: میں نے اس دعا کو یاد کیا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ میں مسلسل اس کو پڑھتا رہا پڑھتا رہا....! کہنے لگے: میرا نظام بہتر ہوگیا کہا کہ مجھے بعض اوقات خود احساس ہو جاتا تھا کہ یہاں ڈرل کرنی ہے یہاں ہماری مطلوبہ چیز نکلے گی یعنی تیل ہے، گیس ہے، معدنیات ہیں جو بھی وہ مطلوبہ چیز نکالنا چاہتے تھے۔ کہنے لگے: میری یہ کیفیت خود بخود ہو جاتی تھی اور میں کہہ دیتا تھا کہ یہاں ڈرل کرو جبکہ میرا اسینئر جو کہ بہت تجربہ کار تھا اور اس کا تجربہ Atehntic Guarantee تھا وہ بھی کہتا تھا یہاں کرو۔ کہنے لگے: جو میرے سینئر کے کہنے پر نہیں ہوتا تھا وہ میرے کہنے پر ہو جاتا تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ میرا اسینئر کہنے لگا: نہیں! جو یہ کہہ رہا ہے کرو۔ جب وہ ڈرل کرتے تو وہاں سے مطلوبہ چیز ایسی نکلتی کہ وہ حیران ہو جاتے وہ کہتے تُو نے کونسا نالج Gain کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے ایک چرواہے سے کچھ سیکھا ہے۔

ایک چرواہے کی کیفیات کا اثر

میں نے سائنس کی بہت سی کتابیں پڑھی تھیں وہ ساری کتابیں ایک طرف اور چرواہے کی جو لئے بے لئے تھی، جو دعا پڑھنے کا انداز تھا اور چرواہے کی جو کیفیات تھیں اس نے میرے دل میں اس دعا کی عظمت کو اتارا ہے وہی تین چیزیں جو میں نے ابھی عرض کی ہیں کہ اس کی عظمت دل میں ہو، اس کی عظمت کو اتارا ہے اور میں نے آنکھوں سے اس کی عظمت کو دیکھا ہے کہ اس دعا کی عظمت بھیڑیے کے دل میں انوکھی تھی اس کا انداز اور تھا اور بکری کے دل میں انوکھی تھی اس کا انداز اور تھا بھیڑیے کی آنکھوں میں خونخواری تھی اور بکری کی آنکھوں میں اطمینان تھا۔ معلوم ہوا کہ بکری آنکھوں سے دیکھ رہی تھی بھیڑیے کی خونخواری تو محسوس چیز تھی جانور تو ان دیکھی ان دیکھی چیزوں کو بھی محسوس کر لیتے ہیں چنانچہ احادیث کی کتابوں میں آتا ہے کہ عذاب قبر اور کائنات کا عذاب، عرش سے اور آسمانوں سے اترنے والا عذاب سوائے انسانوں اور جنوں کے ساری مخلوق آنکھوں سے دیکھتی ہے۔

قدرتی آفات آنے سے پہلے...!

میں کشمیر میں تھا جہاں زلزلہ آیا تھا وہاں کے لوگوں سے میں نے پوچھا کہ آپ نے زلزلہ سے پہلے زلزلہ کی Symptoms، کوئی علامات دیکھیں؟ تو لوگوں نے کتوں کی کیفیات بتائیں کہ کتے اوپر کو منہ کر کے بھونکتے تھے آخری وقت میں خاموش ہو کے سر نیچے ڈال دیا انہوں نے اور بہت سی علامات ہیں جو جانوروں کو محسوس ہوتی ہیں جانور دیکھتے ہیں۔ پانی کے چشمے خشک ہو گئے، پانی کی رنگت بدل گئی۔

برکتوں کا نظام کھلوانے والی دعا

پھر وہ کہنے لگا کہ میرے اوپر اس کی وہ کائنات کھلی کہ میں مالا مال ہو گیا۔ میں تنگدست تھا مجھے اللہ پاک نے اپنے غیب کے خزانے سے برکتوں کا نظام دے دیا۔

برکت کا لفظ میں کہہ رہا ہوں اس نے مال کا لفظ استعمال کیا۔ کہنے لگا: برکتوں کا نظام اللہ نے میرے اوپر کھول دیا اور اگلی بات جو اس سے زیادہ انوکھی تھی وہ یہ کہ کہنے لگا: میں نے صرف "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا" تک دعا پڑھی تھی پوری نہیں پڑھی تھی کیونکہ آخرت کو میں مانتا ہی نہیں تھا۔ آخرت کا Concept، آخرت کا خیال، آخرت کا تصور اور عقیدہ تو مومن کا ہے۔ کافر کا تو ہے نہیں....!

ایمان نہ ہونے کے باوجود بھی دعا کا اثر

کافر کے معنی ہی انکار کرنے والے کے ہیں کفر کے معنی انکار کے ہیں وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے۔ کہنے لگے: میں نے دعا کا صرف پہلا حصہ پڑھا تھا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا" اور اس کو پڑھتا رہا۔ آپ سوچیں دل میں ایمان نہیں ہے لیکن ایمان نہ ہونے کے باوجود بھی یہ دعا اس کو نفع دے رہی ہے، یہ دعا اس کو فائدہ دے رہی ہے، یہ دعا اس کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بن رہی ہے۔ ایمان نہ ہونے کے باوجود بھی یہ دعا اسے نفع دے رہی ہے اور یہ دعا اسے فائدہ دے رہی ہے۔ کیوں؟ اس نے چرواہے سے یقین حاصل کر لیا تھا، اس دعا کا یقین اس نے چرواہے سے لیا تھا۔ دعا کو پڑھا تو تھا لیکن اس نے تھوڑا سا سمجھنے کی کوشش بھی کی تھی۔

قدرت کا غیبی نظام

بعض اوقات قدرت کسی کا ساتھ دیتی ہے اللہ پاک ساتھ دیتا ہے اور اللہ پاک غیب سے کسی ایسے کام کے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں کہ جس کام کا پہلے آدمی کو خیال بھی نہیں ہوتا اور جب وہ کام اور فائدہ سامنے آتا ہے تو خود بخود انسان کہتا ہے او ہو....! میں نے آج کے وقت کے لیے اور اس مقصد کیلئے فلاں فلاں اسباب بنائے تھے؟ مثلاً بعض اوقات انسان ضرورت سے زائد چیزیں لے لیتا ہے اُسے پتہ نہیں ہوتا کہ میں نے کیوں لی۔ مجھے ایک دوست کہنے لگے: فلاں بندے کی مشروبات کی فیکٹری تھی اس نے فیکٹری بند کر دی ہے وہ کچھ چیزیں بیچنا چاہتا ہے۔ مجھے بظاہر کسی چیز کی

ضرورت نہیں تھی لیکن مجھے ایک طاقت اس فیکٹری میں لے گئی۔ وہاں ایک عرق کشید کرنے کی نئی اور بڑی اچھی مشین پڑی تھی۔ فیکٹری کے مالک نے کہا: میں نے اتنے لاکھ کی لی ہے اور میں اتنے لاکھ کی دوں گا۔ پتہ ہی نہیں کیوں اُس وقت میں نے یہ مشین لے کر رکھ لی، مجھے علم نہیں تھا کہ میں نے یہ مشروب والی مشین عبقری والی دینی ہے۔ اس کے لیے عرق نکالنا ہوگا اور اس وقت عرق کشیدہ مشین کی ضرورت ہوئی کوئی خبر نہیں تھی اب جب مشروب عبقری بنانے کا خیال آیا تو میں نے کہا لو جی وہ عرق کشیدہ مشین تو ہمارے پاس پہلے سے پڑی ہوئی ہے۔

حضرت یعقوبؑ کو اللہ کی رہبری

تو قدرت بعض اوقات دنیا اور آخرت کے نظام میں خود رہبری کرتی ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا گم ہوگیا پھر سالہا سال کے مانگنے کے بعد قدرت نے خود رہبری کی۔ اللہ پاک جل شانہٗ نے پھر لفظ بھی عطا فرمائے، پھر کیفیات بھی عطا فرمائیں اور پھر قبولیت بھی عطا فرمائی پھر اللہ خود رہبری کرتا ہے اس بندے کی، اللہ نے رہبری کی اور چرواہا مل گیا اور چرواہے نے اس کو اپنی کیفیات منتقل کیں۔

کیفیات کا منتقل ہونا

جو لفظ منتقل میں عرض کر رہا ہوں اس منتقل ہونے کی حقیقت بھی سنتے جائیں: بعض اوقات ہمیں الفاظ ملتے ہیں کیفیات نہیں ملتیں لیکن کسی صاحب درد اور صاحب دل کے پاس بیٹھنے سے یہ بھی مل جاتا ہے۔ درد سے درد ملتا ہے۔ ایک درد والا بندہ جب ہائے ہائے کہہ رہا ہوتا ہے تو ہنستے کھیلتے مسکراتے لوگ ایک دم سب خاموش ہو جاتے ہیں کہتے ہیں اوہو... خاموش ہو جاؤ۔ خوشی کبھی منتقل نہیں ہوتی یہ ضروری نہیں کہ آپ ہنس رہے ہوں دوسرا بھی ہنسنا شروع ہو جائے درد منتقل ہوتا ہے یاد رکھیے گا!

ہے دعا کہ آتش عشق میں تُو بھی میری طرح جلا کرے
نہ نصیب ہو تجھے ہنسنا تیرے دل میں درد اٹھا کرے

یہ درد منتقل ہوتا ہے اور درد لینا ہے اللہ والا، کملی والے ﷺ کا درد والا، مدینے والے ﷺ والا درد لینا ہے۔ تو پھر یہ کسی فقیر کے پاس ملے گا صاحب درد کے پاس ملے گا درد، درد والوں کے پاس ملتا ہے اور درد منتقل ہوتا ہے پکی بات ہے منتقل ہوتا ہے۔

دعا کا درد منتقل ہونا

اُس گورے انگریز کو دعا کے الفاظ کی تو پہلے خبر تھی لیکن چرواہے کے ذریعے اس دعا کا درد منتقل ہوگیا۔ کتنی دیر سے وہ چرواہا لاٹھی ٹیکے ایسے سر نیچے جھکائے ساکت بیٹھا تھا اس وقت صرف اللہ تھا اور وہ تھا اور اللہ کے ساتھ بیٹھا اس دعا کے ذریعے راز و نیاز اور باتیں کر رہا تھا اور اس دعا کی کائنات کا نظام اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ اس کی بکریوں کی حفاظت کر رہا تھا، خونخوار بھیڑیے سامنے بیٹھے ہیں ان کی آنکھوں میں خونخواری ہے لیکن ان کی آنکھوں کی خونخواری حیرت انگیز بات طور پر ان بکریوں کو متاثر نہیں کر رہی۔ ورنہ بھیڑیے کی ایک آواز، ایک چکرا اور ایک پھیرے پر بکریوں میں بھگدڑ مچ جاتی ہے مگر ان میں اطمینان تھا۔

کیا ایمان والے کو نہیں مل سکتا؟؟

اگلی بات یہ ہے کہ اس مستشرق نے دعا کا ایک حصہ پڑھا تھا پوری دعا نہیں پڑھی تھی اس کو پھر بھی فائدہ نصیب ہوگیا اس سے انوکھی بات یہ ہے کہ وہ ایمان والا نہیں تھا پھر بھی اس کو دعا فائدہ دے گئی۔ سوچو! ایمان والا پڑھے، ایمان کے ساتھ پڑھے اور اگلی بات یہ کہ پوری دعا پڑھے جو کہ پوری مسنون و قرآنی دعا ہے اور پورے یقین سے پڑھے اس غیر مسلم کافر کو تو یہ سب کچھ مل سکتا ہے کیا ایمان والے کو نہیں مل سکتا؟ کیا خیال ہے؟ یقیناً مل سکتا ہے۔

farukhan

کلمہ طیبہ کا نظام

اللہ والو! میرے لفظ یاد رکھیے گا کہ صرف "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھنا ایک ایسی تاثیر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت دکھاتا ہے کہ آخرکار "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پر لاتا ہے۔ بقول ایک اللہ والے کے کہ: "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو کوئی دکھا نہیں سکتا اور "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کو کوئی چھپا نہیں سکتا۔ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اندر کی کیفیت کا نام ہے اور "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" باہر کی کیفیت کا نام ہے۔ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" دل کے اندر کا یقین اور "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" دل کے باہر کا لباس ہے، باہر کی زندگی ہے اور باہر کا نظام ہے۔ تو "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کوئی دکھا نہیں سکتا اور "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کو کوئی چھپا نہیں سکتا۔

غیر مسلم کا ایک اور مسلمان کے دو پیکج

تو اس مستشرق نے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا" صرف اتنا پڑھا کیونکہ اس کا مطلوب صرف دنیا تھا۔ میں اکثر عرض کرتا ہوں کہ غیر مسلم کے پاس مرنے سے پہلے کا ایک پیکج ہے اور ہمارے پاس دو پیکج ہیں۔ اس لیے اللہ نے دونوں پیکج اکٹھے بیان کیے ہیں۔ اس دعا کے اندر دنیا بھی ہے اور آخرت بھی ہے۔

اس نے ایک پیکج لیا اور اس ایک پیکج کے لینے میں اس کی دنیا بہتر ہونا شروع ہوگئی، عزتیں ملنا شروع ہوگئیں، معاشرے میں اس کی عزت ہونا شروع ہوگئی، کہنے لگا: میری کمپنی میں عزت تھی، میں جہاں ہاتھ رکھتا تھا وہ ہو جاتا تھا، مجھے اس دعا سے تاثیر ملی، طاقت ملی، عزت ملی، وقار ملا، دولت ملی، رزق ملا اور بہت کچھ ملا۔

مستشرق کا مرنے کے بعد والی زندگی پر یقین

کہنے لگے: میرے اندر خود خیال پیدا ہوا میں نے اس دعا کی دنیا کی طاقت کو تو دیکھ لیا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا" کو دیکھ لیا اب آخرت کو تو دیکھوں یہ کیا ہے؟ ایسے ہی میں نے آزمانے کے طور پہ اس اگلے لفظ کو ٹچ Touch کیا۔ اب میں نے پڑھنا شروع

کر دیا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً..." لیکن "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اب بھی نہیں پڑھا۔ کہنے لگا: میرا "النار..." پہ یقین ہی نہیں تھا اس لیے میں نے "النار..." نہیں پڑھا، جہنم پر یقین ہی نہیں ہے۔ اس کی سوچ میں تو یہ تھا کہ مٹ جائیں گے تو یہ سب ختم ہو جائے گا لیکن نہیں ہم تو کہتے ہیں مرنے کے بعد ایک زندگی ہے، مرنے کے بعد ہم زندہ کیے جائیں گے یہ موت پردہ ہے اس کے بعد ایک زندگی ہے، ایک نظام ہے۔ وہ تو ہم کہتے ہیں، اس نے کہا میں نے نہیں پڑھا پھر اب اتنا پڑھا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً"۔ اب میں نے یہ پڑھنا شروع کر دیا پھر جب میں نے دونوں لفظ پڑھنے شروع کر دیے تو اس کی طاقت بڑھ گئی میرے کام اور زیادہ بہتر ہونا شروع ہو گئے میری مشکلیں میری پریشانیاں دور ہونا شروع ہوئیں۔

آخرت کی لامتناہی خوشیاں لینے والی دعا

کہنے لگے: یہ بات پھر مجھ پر بہت عرصے کے بعد کھلی کہ جس دعا سے مرنے کے بعد کی کھربوں سال کی مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ آخرت کی مشکلات ہزاروں سالوں کی نہیں ہیں لاکھوں سالوں کی نہیں ہیں آخرت کی خوشیاں لامنتہا ہیں اور آخرت کے غم بھی لامنتہا جن کی کوئی انتہا نہیں، آخرت کے غم بھی ہمیشہ ہمیشہ کے اور آخرت کی خوشیاں بھی ہمیشہ ہمیشہ کی۔ جس دعا سے آخرت کے ہمیشہ ہمیشہ کے غم مجھ سے ٹل سکتے ہیں تو اس دعا سے مجھے دنیا کے پچاس، ساٹھ، ستر یا اسی سال کے غم کیسے نہیں ٹل سکتے؟ تو کہا کہ میرے مسئلے اور حل ہونا شروع ہوگئے مشکلیں اور زیادہ دور ہونا شروع ہوگئیں۔ پریشانیوں میں میرے ساتھ ایک ایسا طاقتور ساتھ تھا جو میرا ساتھ دیتا تھا۔

موت کے منہ سے بچانے والی دعا

کہنے لگا میں پہاڑوں پر اپنی گاڑی پر جا رہا تھا۔ میرے ساتھ اور بھی کولیگ تھے،

ایک بڑی گاڑی تھی جس میں بیس تیس بندے میرے ساتھ تھے یقیناً ٹرک نما گاڑی ہوگی۔ ہم جا رہے تھے اور میں مسلسل یہ دعا پڑھ رہا تھا۔ میں نے کسی کو نہیں بتایا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ...." بس اتنا پڑھ رہا تھا۔ میں پڑھتا رہا۔ کہنے لگے کہ ایک جگہ ایک پتھر اوپر سے ٹائر کے نیچے آیا اس جگہ پھسلن تھی اور گاڑی چڑھائی چڑھ رہی تھی بہت مشکل چڑھائیاں تھیں اور اس کی وجہ سے ٹائر پھسلا تو گاڑی جھک گئی اور سارے آدمی اس طرف جھک گئے، قریب تھا کہ ہمارا ٹرک ٹیڑھا ہو کے ہزاروں فٹ کی کھائیوں میں نیچے چلا جائے بے ساختہ میرے منہ سے اس دعا کا اگلا حصہ نکلا "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یہ پڑھتے ہی پھر ایک دم پتہ نہیں کیا ہوا اور میں نے اسٹیئرنگ بدلا اور میرا ٹرک بیلنس ہوا اور ہم موت کے منہ سے واپس آگئے میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ اچھا یہ "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" آخرت کی آگ کے ساتھ ساتھ دنیا کی آگ سے بھی بچاتا ہے۔

دکھوں اور غموں کو ٹلوانے والی دعا

دکھ آگ ہوتا ہے، غم آگ ہوتا ہے اور حادثہ آگ ہوتا ہے۔ دکھ اور غم کا نام سنتے ہی اندر آگ لگ جاتی ہے خوشی کا نام سنتے ہی اندر فرحت ہو جاتی ہے۔ تو غم آگ نہ ہوا تو کیا ہوا؟ تو یہ دعا دنیا کی آگ کے ساتھ ساتھ آخرت کی آگ سے بھی بچاتی ہے۔

اللہ کا نظام صرف مسجد تک نہیں...!

اصل میں ہم سے غلطی ہوئی ہے وہ یہ ہوئی ہے کہ ہم یہ سمجھ بیٹھے کہ مسجد کی حد تک تو نظام اللہ کا چلے گا، روزے کی حد تک نظام اللہ کا چلے گا اور اس کے بعد نظام میرے مزاج کا چلے گا۔ مکہ مکرمہ میں اسی سفر میں ایک اللہ والے کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمانے لگے: فیصل آباد کے ایک جوان کے والد نے اس کو اپنے ایک جاننے والے کی دکان پر لگوا دیا کہ اس کو کپڑے کا کام سکھائیں پھر اپنی دکان کرے گا آپس میں تعلق تھا لیکن انہوں نے اس کو دو مہینے کے بعد نکال دیا اور اس نے کہا جی آپ کا بیٹا کام کا نہیں ہے

اس کو لے جائیں۔ پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: جھوٹ ہی نہیں بولتا سارا کام سچ پر کر رہا ہے۔ اسے کب کام کرنا آئے گا منڈی ہے فیصل آباد کی یہاں لاکھوں کروڑوں کا کام ہو رہا ہے، اربوں روپے کا کام ہو رہا ہے اور یہ سچ ہی بول رہا ہے۔ یہ کام نہیں چل سکتا یہ کاروبار نہیں کر سکتا، اسے لے جاؤ اور اسے واپس بھیج دیا۔

نماز کے ارکان میں ہماری مرضی نہیں...!

ہم سے غلطی یہ ہوئی کہ ہم یہ سمجھ بیٹھے کہ ہمارا ماننے کا نظام صرف مسجد تک ہے۔ اللہ نے کہا: امام صاحب کے ذریعے اللہ اکبر بس ہم نے ہاں کر دی اب قیام اور اس کے بعد رکوع، وہاں اپنی مرضی نہیں کرنی، مانے نہ مانے، دل کرے نہ کرے، دل میں آ رہا کہ میں سجدے کیے جاؤں بیس سجدے کر لوں لیکن نہیں... ایک رکعت میں دو سے زیادہ نہیں کرنے۔ میرے جی میں آ رہا ہے میں قیام ہی کیے جاؤں بس... قیام کرنا ہے لیکن اگلا رکوع بھی تو ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ آج میرا صرف قیام کرنے کا ارادہ ہے قیام کرنے کے بعد بس سلام کر دیا، دوسرے نے کہا نہ بابا نہ تیری مرضی کی نماز ہے؟ اللہ والی نماز پڑھ اپنی مرضی والی نہ پڑھ اپنی طبیعت والی نہ پڑھ اور اسی طرح کوئی کہے کہ رکوع میں آج دو کروں گا اللہ کو راضی کروں گا، اللہ کو جھکنا بہت پسند ہے، اللہ کہتا ہے ہماری مرضی کا جھکنا پسند ہے تیری مرضی کا جھکنا ہمیں پسند نہیں ہے۔

دنیا کا نظام ہماری مرضی سے نہیں...!

ہم سے غلطی یہ ہوئی ہے کہ اپنے سارے نظام میں ہم نے سمجھا کہ ہماری مرضی ہے، ہم نظام ایسے چلائیں گے اور اللہ والا جب نظام آتا ہے اس میں کہا کہ اللہ کا نظام کہتا ہے کہ اللہ کا نظام ایسے چلے گا تو وہاں ہماری عقل نہیں مانتی۔ کوئی کہے کہ قربانی کرنی ہے اور ایک موٹا کتا جا رہا تھا اس کو پکڑے اور کہے کہ "بسم اللہ اللہ اکبر" تو اسکو ہماری عقل نہیں مانتی۔ ہمارے ایک دوست ڈی ایس پی ہیں وہ کہنے لگے: جب موٹر وے بن رہی تھی تو وہاں بنانے والے عملہ میں میں کوریا کے بندے تھے۔ کہنے

لگے: سارے علاقے کے کتے ختم ہوگئے، اس ایریے کے سارے کتے ختم ہوگئے، وہ سارے کتے کھاگئے۔ کہنے لگے پھر کام بھی ویسے ہی کرتے تھے۔

ہماری سوچ ایک لمحہ فکریہ...!

بہرحال موٹے کتے کو پکڑیں اور موٹے کتے کو پکڑ کے کہیں بسم اللہ اللہ اکبر یہاں تو ہماری عقل نہیں مانتی لیکن جب جھوٹ کے نظام، سود کے نظام، ناپ تول میں کمی کے نظام، ملاوٹ کے نظام دھوکے کے نظام کو ہم مختلف حیلوں بہانوں سے اختیار کر رہے ہیں تو اصل میں پتہ ہے ہم کیا کر رہے؟ کتے کو ذبح کر رہے ہوتے ہیں اور چھری پھیر رہے ہوتے ہیں تیز، تیز چھری ہے اور اوپر سے کہہ رہے ہیں بسم اللہ اللہ اکبر وہاں ہماری آنکھیں نیچے والے کتے کو نہیں دیکھتیں وہاں ہماری آنکھیں نیچے دنبے، بکرے اور بچھڑے کو دیکھتی ہیں۔ ہمارا نظام اصل میں یہ بنا ہوا ہے ہم سے غلطی یہ ہوئی ہے۔

خود دو نمبر اور چاہت ایک نمبر

پھر اگلی غلطی ہم سے کیا ہوئی: خود دو نمبری کرتے ہیں اور چاہت ایک نمبر کی ہے۔ Stamp تلاش کر رہے ہوتے ہیں میڈ اِن جاپان کی میڈان فلاں کی، ایک نمبر چیز تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو ایک نمبر چیز بناتے ہیں پھر ان کو گالیاں بھی دیتے ہیں، پھر کہتے ہیں ہم ان کو گولیاں مار مار کے مار ڈالیں گے۔ جن سے اتنی خوبیاں لی ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کے لیے دعا کی جائے؟ ان کے لیے ہدایت مانگی جائے؟ تاکہ وہ جہنم میں نہ جائیں وہ کملی والے ﷺ کی غلامی اختیار کرلیں وہ مدینے والے ﷺ کا غم اپنے دل میں سمولیں۔ کیا ان کا اتنا حق نہیں بنتا جو ہمیں ایک نمبر چیز دیتے ہیں نہیں بنتا؟ سچ بتائیں؟ بنتا ہے.....!!

بتدریج دنیا سے آخرت کا سفر

میرے دوستو! ہم سے یہ غلطی ہوئی ہے ہم نے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا" لے لی ہے اور "وَفِی الْاٰخِرَۃِ" کو چھوڑ دیا ہے مانتے ہوئے اور پڑھتے ہوئے بھی چھوڑ دیا۔ گورے نے صرف دنیا مانگی تھی اور اس پر دنیا کے راز و رموز کھلے تھے اس نے کہا چلو میں "فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً" بھی مانگتا ہوں اور حادثے نے "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" بھی دیدیا۔ کیوں دیا؟ یہ پہلے لفظ کی برکت ہے اور دوسرے لفظ کی برکت ہے کہ اسے تیسرا لفظ خود بخود مل گیا۔

تسبیح خانے سے نسبت رکھنے والے شخص کا واقعہ

میرے دوستو! اللہ والو! یہ کائنات کا نظام سمجھیں۔ اللہ نے برکت کا نظام کہیں اور رکھا ہے کائنات کے نظام کو سمجھیں۔ گوروں کے ملک سے کوئی بندہ آتا ہے تو میں اس سے پوچھتا ہوں کہ تُو مجھے ان کی خوبیاں بتا کیا خوبیاں ہیں؟ ہمارا ایک جوان ہے وہ ٹیلی نار Telenor میں ہے اور وہاں ڈنمارک کے ہیڈ آفس میں چلا گیا تو وہ اسلام آباد سے میرے پاس مری کی روحانی منزل میں آیا۔ میں مری کی روحانی منزل میں دیکھ بھال کیلئے گیا ہوا تھا۔ میں اپنی گاڑی سے اس کی گاڑی میں چلا گیا۔ میں نے اس سے حال احوال لیے۔

میں نے اس سے کہا: مجھے وہاں کی خوبیاں بتاؤ کیا خوبیاں ہیں ان میں؟ اُس نے بتائیں۔ اُس نے کہا: ایک ڈنر تھا میں وہاں گیا تو میں نے کہا کہ میں حلال کھانے والا ہوں ان لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ بندہ حلال کھانے والا ہے، نماز پڑھنے والا ہے، اس کا کسی فقیر سے تعلق ہے اور چہرے پر ہلکی سی داڑھی بھی ہے۔ تو وہ کہنے لگا کہ میرے حلال پر جمنے پر آئندہ کھانے میں انہوں نے سب کے لیے حلال پکایا اور کہنے لگا: وہاں بنگلہ دیشی بھی ہیں اور انڈین بھی ہیں لیکن کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔ بہرحال ایک کمرے میں میں نے نماز کا نظام بنادیا اب عالم یہ ہے کہ باقاعدہ اذان ہوتی ہے اور جماعت ہوتی ہے۔ اصل میں اس کے ساتھ تسبیح خانے کی نسبت تھی، ایک روح اس کے اندر بھڑک رہی تھی کہ نہیں اپنی ذات کو اکیلا لے کر نہیں چلنا سب کو لے کے چلنا ہے۔

غیر مسلم بوڑھی خاتون کا مصلے سے احترام

پھر کہنے لگا: میں جس بوڑھی خاتون کا کرایہ دار ہوں اس بوڑھی خاتون کے سامنے دری تھی کہنے لگی میں نے اس پر پاؤں نہیں رکھتی کیونکہ مسلمان اس دری پر نماز پڑھتے ہیں۔ اس نے اس دری کی قدر دانی کی اور وہ نماز سے خوش ہوتی ہے۔ کہنے لگا: میری والدہ نماز پڑھتی ہیں، میں نماز پڑھتا ہوں تو وہ میری نماز سے خوش ہوتی ہیں۔ جو ایک نمبر چیز ہمیں بنا کے دیں ان کے لیے ہم دو نمبر چاہت کا انتخاب کریں؟ ان کے لیے بھی ایک نمبر کا انتخاب کریں۔ آخرت سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ایک نمبر ہو سکتی ہے؟ آخرت سے بڑھ کر ایک نمبر کوئی چیز نہیں ہے تو ہم ان کے لیے ایک نمبر چیز کیوں نہ مانگیں؟ کافر کے لیے غیر مسلم کے لیے ہم ایک نمبر چیز مانگیں۔

دنیا کو جنت بنانے والی دعا

تو بہر حال وہ غیر مسلم مستشرق اپنا واقعہ سنا رہا تھا کہنے لگا کہ پھر اوپر سے پتھر گرا ٹائر کے نیچے آیا میرا سارا توازن ٹوٹا Unbalance ہوا حادثے کے قریب پہنچ کے اس دعا کے آخری لفظ "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" بے ساختہ میرے منہ سے نکلے جو میں نہیں پڑھنا چاہتا تھا پہلے تو میں "فی الاخرۃ" بھی نہیں پڑھنا چاہتا تھا، پہلے دنیا پہ کھڑا تھا اور پھر آخرت پر آیا اور حادثے نے مجھے "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" سکھا دیا اور مجھے پتہ چلا کہ "النار" سے مراد بے شک اخروی نار ہے لیکن مرنے سے پہلے جو آگ کے نظام ہیں، مشکلات کے نظام ہیں، مسائل ہیں یہ بھی ایک آگ ہے یہ بھی ایک نظام ہے۔ اور پھر کہا کہ میں نے پوری دعا پڑھنی شروع کر دی۔ پڑھتا رہا پڑھتا رہا پھر تو میری زندگی کا نظام ایسے ہوا کہ میرے گمان میں نہیں تھا۔ مسلمانوں کی جنت کے بارے میں جو کتابوں میں پڑھا تھا وہ جنت مجھے دنیا میں مل گئی جنت میں یہ ہوگا جنت میں یہ ہوگا...! کہا کہ میں اسے خوابوں کی دنیا سمجھتا تھا۔

مستشرق کو ایمان اور کلمہ پر لانے والی دعا

اس مستشرق کے الفاظ تھے میرا خیال تھا کہ مسلمانوں کا دل بہلانے کے لیے ان کو نیک رکھنے کے لیے اللہ پاک نے جنت کا خواب دیا ہے اور بقول اس کے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بہت بڑے نفسیات دان تھے، Sychologist تھے، انہوں نے انہیں نیک رکھنے کے لیے کہ یہ بدک نہ جائیں جنت کا Concept، خیال اور خواب دیا ہے دیکھو! ٹھیک ہو جاؤ نیک رہو گے تو ٹھیک رہو گے، ان کو نیک رکھنے کے لیے ایک خواب اور تصور دیا ہے ورنہ جنت حقیقت میں کچھ نہیں ہے۔ کہنے لگا: میرا خیال غلط ثابت ہوا کہ نہیں یہ دعا نیک رکھنے کے لیے نہیں ہے بلکہ جنت واقعتاً ہے، جنت حقیقت ہے یہ صرف خواب وخیال نہیں ہے کہ صرف ان کو سمجھانے سلجھانے اور بہلانے کے لیے بنائی گئی ہے۔ جیسے بچے کو بہلایا جاتا ہے نہیں...! یہ حقیقت ہے۔ اُس نے کہا اس دعا کی حقیقت جب مجھ پر کھلی تو میں پڑھتا رہا پڑھتا رہا پھر میرے اوپر ایک اور نظام کھلا اور وہ نظام یہ کھلا کہ دنیا کی انتہاء آخر کیا ہے؟ پتہ چلا کہ موت ہے اور موت کے بعد ایک نظام ہے۔ کہا پھر مجھے احساس ہوا اس نظام کے لیے کلمہ پڑھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ دعا کی برکت دیکھیں یہ دعا اس کی دنیا بنا گئی، دنیا سنوار گئی، آخرت بنا گئی اور آخرت سنوار گئی اور آخر کار اسے دل کی گہرائیوں سے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" پڑھنا پڑا۔

ایک درویش اور ہندو کا واقعہ

لاہور میں شاہ عالمی کے ساتھ ایک سوہا بازار ہے، سونے کا بازار ہے۔ تقسیم ہند سے پہلے کی بات ہے اس سونے کی بازار میں ایک ہندو رہتا تھا۔ بہت مالدار تھا اور بہت سونا جمع کر رکھا تھا۔ یہ پرانی مسجد وزیر خان جو دہلی دروازے کے اندر نواب وزیر خاں کی بنی ہوئی ہے اور اسی نواب کے نام پر وزیر آباد ہے اور اسی کے نام پہ مسجد وزیر خاں ہے اس کی اپنی ایک ہسٹری ہے۔ تو اس مسجد وزیر خاں کے دائیں

بائیں سارے چھوٹے کمرے بنے ہوئے ہیں، حجرے بنے ہوئے ہیں۔ ایک فقیر درویش تھے جو علم کی پیاس میں یہاں رہتے تھے اور انہیں مختلف لوگوں نے کہتے تھے کہ ہماری دکان پہ آ کر ہمیں قرآن پڑھا جایا کریں تو وہ دکان پر جا کے قرآن پڑھاتے تھے، کسی کو دعائیں سکھاتے تھے، کسی کو نماز سکھاتے تھے اور لوگوں نے ان کیلئے تھوڑے سے وظیفے لگائے ہوئے تھے۔

ہندو کی جیب سے قرآنی دعا نکلی

یہ غالباً کم وبیش 1930_35 کی بات ہے۔ تو وہ درویش وہاں مسجد میں رہتے تھے ایک ہندو بہت مالدار تھا ایک دفعہ کہنے لگا: ملا جی! میری بات سنو۔ کہنے لگے: جی لالہ جی! کیا کہتے ہیں؟ اس نے سلوکا کے اندر کی جیب سے کاغذ نکالا اور کاغذ نکال کے دیا کہ یہ آپ مسلمانوں کا ایک منتر ہے آپ کا جو قرآن ہے اس کا یہ ایک منتر ہے یہ مجھے یاد کرادو۔ کہنے لگے: میں نے دیکھا تو یہی دعا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" لکھی ہوئی تھی۔ تو میں نے کہا: لالہ جی یہ آپ کو کہاں سے ملی ہے؟ اُس نے کہا: یہ چھوڑ بس مجھے یاد کروادو۔

ان پڑھ ہندو کا دعا یاد کرنے کا طریقہ

کہنے لگے: ٹھیک ہے میں یاد کرادوں گا میں روز یہاں سے گزرتا ہوں آپ کو روز اس کا سبق دوں گا۔ اُس ہندو نے کہا: تھوڑا تھوڑا یاد کروانا کیونکہ میں ان پڑھ آدمی ہوں اور مجھے ویسے بھی آپ کے قرآن سے کچھ شناسائی نہیں ہے۔ میں تو روز گرنت پڑھتا ہوں اور اپنی کتابیں پڑھتا ہوں مگر قرآن سے شناسائی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ انہوں نے اس کو ایک ایک لفظ سکھانا شروع کردیا۔ کہنے لگے: اس کی زبان پر لفظ نہ آئیں روز وہ درویش سبق اس کو سکھا کے جاتے تھے۔ بہت زیادہ مغز ماری کرتے دماغ سوزی کرتے مگر اس کو سمجھ نہ آتی۔ اس ہندو نے کہا: اچھا! میں اس کا طریقہ خود نکالتا ہوں۔ میں سونے

کا کام کرتا ہوں تو میں ان لفظوں کو جو آپ مجھے روز دے کے جاتے ہیں ان کو سونے کی تار سے ڈھالوں گا پھر توڑوں گا پھر ڈھالوں گا مجھے ان لفظوں کی شناسائی ہوگی۔ توڑتا رہوں گا، ڈھالتا رہوں گا کیونکہ میرا شعبہ یہی ہے تو اس شعبے سے مجھے سمجھ آتی ہے۔

انسان کا جو شعبہ ہو اس سے وہ زیادہ بہتر سمجھتا ہے۔ ایک اللہ فرمانے لگے کہ اگر فیصل آباد والوں سے پوچھیں کیا حال ہے تو کہتے ہیں چار آنے طبیعت ٹھیک ہے، بارہ آنے ٹھیک ہے، آٹھ آنے ٹھیک ہے وہ اپنی طبیعت بھی پیسے کے اعتبار سے بتاتے ہیں۔ زمیندار سے پوچھیں وہ طبیعت بھی اسی انداز سے بتاتا ہے۔ وہ ہندو چونکہ زرگر تھا اس نے اس دعا کو اس انداز سے یاد کیا۔ اُس نے کہا: میں اس کو ڈھالتا رہوں گا۔ اُس نے اِس دعا کو ڈھالنا شروع کردیا۔ کہنے لگے: دو تین دنوں میں اس کا رزلٹ مجھے ملا اور رزلٹ یہ ملا کہ وہ دعا اس کو یاد ہونا شروع ہوگئی۔ کہنے لگے: کچھ دنوں بعد اس نے یاد کرلی اور بڑی تجوید کے ساتھ یاد کرلی، پوری عربی کی زیر زبر کے ساتھ میں نے اس کو یاد کرادی اور اس کا سبق پورا ہوگیا۔ اس نے مجھے کچھ انعام دیا آخر میرا آنا جانا ختم ہوگیا۔

ہندو کا اپنے بیٹے کو دعا یاد کروانا

کہنے لگے: کئی سال کے بعد میں وہاں سے گزرا تو اُس نے مجھے بلایا۔ کہا: ملا جی! بات سنو اِدھر آؤ۔ ایک سولہ سترہ سال کا جوان اس کے ساتھ بیٹھا تھا کہنے لگا: یہ میرا بیٹا ہے اس کو بھی یہ منتر سکھا دو.....! میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ میری ڈیوٹی لگ گئی۔ اب میں نے اس کو بھی سکھانا شروع کردیا۔ وہ جوان تھا اس نے جلدی سیکھ لیا کیونکہ وہ سکول کا طالبعلم بھی تھا۔ کہنے لگے: اس کو میں نے جلدی سکھا دیا۔ وہ درویش کہنے لگے: کہ ایک دفعہ میں اس ہندو کے پاس بیٹھا تھا تو میں نے پوچھا: لالہ جی! بتاؤ تو سہی تم یہ کیوں پڑھتے ہو....؟

ہندو کے تین ہفتے اپنے گرو کے ساتھ

اُس ہندو نے کہا: اصل بات یہ ہے کہ میں اپنے سومنات میں تین ہفتے لگا کے آیا تھا۔ انڈیا میں سومنات کا بڑا مندر ہے میں وہاں تین ہفتے لگا کے آیا تھا اور ہمارے ہاں یہ ہے کہ جو تین ہفتے وہاں لگائے دولت کی دیوی اور منگل کی دیوی اس پر فدا ہو جاتی ہے۔ دونوں دیویاں اس پر فدا ہوتی ہیں۔

یہ جو لفظ آپ نے سنا ہوا ہے کہ ”جنگل میں منگل ہو گیا“۔ دراصل یہ ”منگل“ ایک دیوتا تھا، ”اتوار“ دیوتا تھا، ”ہفتہ“ دیوتا تھا، ”سوموار“ سوم دیوتا، سومنات دیوتا، ”بدھ“ جو بدھ مت ہوتے ہیں ان سے نکلا ہے یہ ناموں کا پورا ایک نظام رکھتے ہیں۔ صرف لفظ ”جمعرات“ اور ”جمعہ“ کے سوا باقی سارے لفظوں کے پیچھے کچھ اور ہی کائنات ہے۔ وہ کہنے لگے: منگل دیوتا مجھ پر فدا ہو گا کہ میرے دل کی کھیتی بھی سرسبز شاداب ہو جائے گی اور جس کاروبار میں ہاتھ میں ڈالوں گا اور پھلے پھولے گا ایسے جیسے ساون کی بارش برستی ہے۔ تو جنگل میں منگل ہو جاتا ہے۔ میرا منگل دیوتا مجھ پر فدا دولت کی دیوی بھی فدا اور منگل دیوتا بھی فدا...! کہنے لگے: میں وہاں گیا تین ہفتے گزارنے کے لیے اور میں نے تین ہفتے وہاں اپنے بڑے گرو کے چرنوں میں گزارے، اس کے قدموں میں گزارے۔

گرو کی دن رات سیوا

میں نے دن رات اس کی سیوا کی، دن رات اس کا پانی بھرا، اس کی سیوا کی اور اس کی خدمت کی، اس کو میوہ لا کے کھلاتا تھا، رات کو اس کی مالش کرتا تھا، اس کے پاؤں دھوتا تھا، اس کے پاؤں پر میل جمی ہوئی تھی کئی دنوں سے وہ نہایا نہیں تھا، اس کو نہلاتا، مالش کرتا اور اس کے بالوں کو کنگھی کرتا۔ یہ جتنے بھی بڑے بڑے ہندوؤ ہیں ان کی بڑی بڑی داڑھیاں ہوتی ہیں۔ میں سکھر میں سادھو بیلا گیا۔ سکھر کے پاس دریائے سندھ کا پانی پار کر کے ایک جزیرہ ہے اس کا نام سادھو بیلا ہے۔ سکھر میں ہمارے ایک دوست ہیں وہ مجھے کشتی میں وہاں لے گئے۔ میں اس مندر کے اندر گیا، صدیوں پرانا مندر تھا۔ میں نے ایک ہندوؤ کو بلایا میں نے پوچھا اس بت کی شکل میرے ساتھ ملتی ہے یا تیرے ساتھ ملتی ہے؟ دیکھ کے بتا؟ تیرے گرو کا جو بت بنا ہوا ہے اس کی شکل میرے ساتھ ملتی ہے یا تیرے ساتھ ملتی ہے؟ کہنے لگا: آپ کے ساتھ ملتی ہے۔ میں نے کہا میرے جیسا ہو جا پھر.....!!

داڑھی ہر مذہب کے اندر ہے۔ کبھی آپ نے KFC والوں کی بنائی ہوئی تصویر میں داڑھی دیکھی ہے؟ اس میں بابا مسکرا رہا ہوتا ہے۔ کے۔ ایف۔ سی تو بہت کھائی کبھی اس کی داڑھی بھی دیکھ لیا کریں.....! میں جب بھی کے۔ ایف۔ سی سے گزرتا ہوں اس بابے کی داڑھی دیکھتا ہوں۔ تو وہ ہندوؤ کہنے لگا: میں نے اپنے اس گرو کی بڑی خدمت کی، اس کے بالوں کو کنگھی دیتا، اس کی داڑھی کو کنگھی دیتا، اس کو صاف ستھرا کرتا اور اس کے کپڑے دھوتا.....! تین ہفتوں تک میں نے بس یہی خدمت کی۔ کہنے لگا: بابا بڑا خوش ہوا اس نے کہا یہاں بڑے لوگ آتے ہیں پوجا پاٹ کے لیے یاترا کیلئے آتے ہیں، خدمت کرنیوالے بس اپنی کر کے چلے جاتے ہیں میری خدمت کوئی نہیں کرتا۔ کہنے لگا: مجھے پیسے دے جاتے ہیں میں کہتا ہوں پیسوں کو میں کیا کروں گا؟ پیسوں کے تو میرے پاس ڈھیر لگے ہوئے ہیں تُو نے میری خدمت کی ہے۔

تین ہفتوں کی سیوا کا پھل

تو اُس گرو نے کہا: ایسا کر تجھے ایک منتر بتاتا ہوں۔ ہے تو مسلمانوں کا مگر تم کسی کو نہ کہنا ورنہ تجھے ہندوؤ پکڑ لیں گے، تیری گردن دبوچ لیں گے تُو مسلمان مانا جائے گا۔ یہ منتر بتاتا ہوں یہ پڑھتا رہ دولت کی دیوی تجھ پر فدا ہو گی، منگل کی دیوی تجھ پر فدا ہو گی۔ اس نے کہا: مہاراج اور کیا چاہیے میں لاہور سے چل کے یہی تو لینے آیا تھا اور مجھے کیا چاہیے۔ آخری دن میں نے کہا: مہاراج اجازت دیں آج اکیسواں دن ہے اکیس دن پورے ہو گئے ہیں کل صبح میں چلا جاؤں گا۔ مہاراج نے کہا ٹھیک ہے تُو چلا جا تیری خدمت پر میں تجھے یہ منتر دیتا ہوں۔

دولت کی تمنا میں ایسے الجھے ایسے الجھے...!

ہندو کہنے لگا: انہوں نے کاغذ اٹھایا اور خود لکھ کے دیا اور انہیں وہ لکھنا بھی آتا تھا اور ساتھ پڑھ بھی رہے تھے۔ یہ ہندو کہنے لگا: اب جب میں نے بھی سیکھا ہے تو مجھے یاد آ رہا ہے کہ گرو جی وہ صحیح پڑھ رہے تھے۔ پھر خود میرا گرو کہنے لگا: دولت کی دیوی کے پاس بھی یہی منتر ہے اور منگل کی دیوی کے پاس بھی یہی منتر ہے۔ جس دن دولت کی دیوی یہ منتر نہ پڑھے اس کے پاس آنیوالا خالی جاتا ہے، جس دن دولت کی دیوی یہ منتر پڑھے اس کے چرنوں میں بیٹھنے والا رنگا جاتا ہے۔ پتھر بھی اسی کا محتاج ہے کیوں؟ پتھر پتھر ہے۔ وہ دولت کی دیوی جس چیز کی بھی بنی ہوئی ہو بے بس ہے، فرق اتنا ہے کہ ہندو جس بت سے امید لگائے بیٹھا ہے، جس بت سے سب کچھ مانگتا ہے وہ بت بظاہر بھی بت نظر آتا ہے چاہے سونے کا ہو یا پتھر کا ہو اور میں اور آپ وہی سب تمنائیں، امیدیں اور ہونے کا یقین سونے کے ڈھیر سے رکھتے ہیں، گو وہ بظاہر بت نہیں ہے بلکہ سونے کا ڈھیر ہے، ہندہ کے بت پر تو فتویٰ لگ جاتا ہے۔ میری آپ کی دولت کے ڈھیر پر فتویٰ نہیں لگتا فرق اتنا ہے۔

حلال اور حرام بھول گئے....!

ایک طرف مسلمان کہتا ہے کہ تیرے بت سے نہیں ہوتا اللہ سے ہوتا ہے ہندو کہتا ہے تیرا بھی تو بت ہی ہے اس نے کہا: اس کو کوئی مسئلہ نہیں ہے میرا اللہ ہے لیکن بس نماز تک میرا اللہ ہے، مسجد کے باہر میری مرضی چلے گی، تجارت میری مرضی کی، زراعت میری مرضی کی، میں زراعت پر سود لے لوں کوئی حرج نہیں میری مرضی...!

میرے پاس ایک بندہ آیا۔ حضور میں آپ کا مرید ہوں۔ میں نے کہا: بسم اللہ بیٹھیں۔ کہنے لگے: بس قرضے بہت ہیں، میں نے پوچھا: کہاں سے آئے ہیں؟ کہا: میں فلاں جگہ سے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا کرتے ہیں؟ کہا: میرے پاس زراعت کا شعبہ ہے۔ میں نے پوچھا: سود کا معاملہ بھی ہے؟ (زرعی قرضے لیتے ہو) کہنے لگا: آپ کو تو

پتہ ہے وہ تو ہو جاتا ہے۔ میں نے کہا: اس کو پہلے ختم کر...! کہنے لگا: بڑے وظیفے پڑھے ہیں۔ میں نے کہا: تو کنویں سے پانی نکال نکال کے تھک گیا کتا تو تو نے نکالا نہیں پہلے اس سود کے نظام کو ختم کرو پھر وظیفہ بھی عمل کرے گا۔

دولت کی دیوی اور منگل کی دیوی فدا کرنے والا منتر (دعا)

بہر حال اس گرو نے لکھ کے دیا اور کہا کہ مسلمانوں کا منتر ہے اس کو پڑھنے سے دولت کی دیوی بھی فدا ہو گی اور منگل کی دیوی بھی فدا ہو گی۔ جس دن منگل کی دیوی اور دولت کی دیوی یہ نہ پڑھیں ان سے پھر لوگ بے فیض جاتے ہیں۔ تُو یہ سارا دن پڑھا کر کسی مسلمان سے یا مُلّا سے سیکھ لینا۔ دونی چونی اس کو دے دینا خدمت کر دینا اور سارا دن پڑھتے رہنا جا تجھ پر دولت کی دیوی بھی فدا ہو گی اور منگل کی دیوی بھی فدا ہو گی۔ کہنے لگا: میں نے اس کے چرنوں پر، قدموں پر ہاتھ رکھا، ماتھے سے لگایا، اس کے قدم چومے اور میں واپس آیا تو میں تلاش کرتا رہا کہ اب کس سے سیکھوں اور ہو بندہ ایسا جو باہر کا ہو اگر یہاں کے کسی مُلّا کے پاس گیا تو یہ یہاں کے ہندوؤں کو سارا قصہ بتا دے گا۔

ہندو وہابی ہو گیا

ایک مسجد کے مولوی صاحب تھے وہ ایک ہندوؤ سے ادھار لیتے تھے۔ اُدھار بہت زیادہ ہو گیا تو ہندوؤ نے کہا: مولوی صاحب! پیسے دیدیں۔ اُس نے کہا: دوں گا پھر ادھار لے لیا اور ادھار واپس نہ دیا۔ اگلی بار ادھار مانگنے پر اس ہندو نے کہا: میں نہیں دیتا۔ مولوی صاحب نے کہا: ٹھیک ہے۔ مولوی صاحب نے جمعہ کے بیان میں سب کو کہا: بھائی آپ سب کو پتہ چلا؟ لوگوں نے کہا: کیا؟ مولوی صاحب نے کہا یہ ہندوؤ وہابی ہو گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اس نے تو بیڑہ غرق کر دیا اس سے کوئی سودا نہ لے یہ وہابی جو ہو گیا ہے۔ اب سب نے کہا: ہندوؤ وہابی ہو گیا حالانکہ وہ مسلمان تھا ہی نہیں وہابی کیسے ہوتا؟ مجھے ایک بندہ کہنے لگا: آپ نجدی ہیں۔ میں نے کہا: تجھے

غلطی ہوئی ہے میں وجدی ہوں مجھے تو وجد آتا ہے کملی والےﷺ کے نام پر مدینے والے کے نام پر حسین کے نام پر حسن کے نام پر.....!

مولوی صاحب نے جمعے میں تقریر کی اور زور شور سے تقریر کی اور وہابیوں کا جو رد کیا اور آخر کار کہا کہ یہ ہندوؤ بھی وہابی ہوگیا۔ جو دکاندار لوگ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان سب سے کہا کہ کوئی اس سے سودا نہ لے وہ تو بائیکاٹ ہوگیا۔ ہندو کی دکان ٹھپ ہوگئی وہ بالکل فارغ ہوگیا۔ آخر کار ہندوؤ دو تین دن کے بعد مولوی صاحب کے آیا ہاتھ جوڑے کہ اللہ کے واسطے معاف کردو۔ پچھلا سارا ادھار معاف آئندہ جتنا چاہیں لیں۔ بس! آپ یہ فیصلہ واپس لے لیں۔ مولوی صاحب نے کہا: بس ٹھیک ہے آپس میں ڈیل ہوگئی۔

وہابی سے دین پر آگیا

دوسرے جمعے میں مولوی صاحب نے کہا: اس نے وہابیت سے توبہ کرلی ہے، آج کے بعد یہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوگیا ہے۔ اس نے توبہ کرلی ہے اس سے سودا لیا کرو بلکہ توبہ کرنیوالے سے سودا زیادہ لینا چاہیے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس نے توبہ کی ہے۔ آپ کو اس کے ساتھ مدد کرنی چاہیے، سارے ہاتھ کھڑا کرو جتنے بھی بیٹھے ہو گاؤں والے، بستی والے سارے اسی سے سودا لینا ہے کیونکہ اس نے وہابیت سے توبہ کرلی ہے۔ سب نے نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت لگا دیا اور اس کے بعد اس کی جو دکان چلی کمال ہوگیا۔ اب مولوی صاحب کا سودا وہاں سے مفت جاتا تھا۔

دعا (منتر) سے ہندو کہاں سے کہاں پہنچ گیا

اُس گرو نے کہا: لاہور کے کسی ایسے ملا سے بات نہ کرنا۔ ہندو وہابی ہوگیا ہے والا قصہ تیرے ساتھ نہ ہوجائے ورنہ سارے ہندو تیرے خلاف ہوجائیں گے۔ خیال کرنا لاہور کے کسی ملا سے نہ کہنا.....! اُس ہندو نے کہا: میں آپکو آتے جاتے دیکھتا تھا میں نے کہا یہ Unknown دور پرے کا آدمی ہے سوہا بازار اور دہلی دروازے

میں اچھا خاصا فرق ہے۔ اُس ہندو نے کہا: میں نے اس لیے آپ کو بلایا ہے ایک دو آدمیوں نے مجھے بتایا تھا کہ یہ مُلا جی آتے ہیں لوگوں کو دکانوں پر پڑھاتے ہیں، خدمت کرکے چلے جاتے ہیں تو میں نے اس لیے آپ سے سیکھا کہ اب جب سے میں نے پڑھنا شروع کیا ہے میں تو کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہوں اب میری زندگی کی خبر نہیں میں نے سوچا بیٹے کو تو سکھا دوں۔

دعا سے ہندو کی دل کی دنیا بدل گئی

اگلی بات اور انوکھی سنیں اللہ کے نام اور اس کے کلام کے اثرات جسموں اور چہروں میں نمایاں ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرمایا" سیماھم فی وجوہ ھم من اثر السجود" فرمایا کہ ان کے چہروں سے اللہ کی محبت کی راحت نظر آتی ہے، قرآن کہتا ہے ان کے چہروں میں سجدوں کے اثرات نظر آتے ہیں، ان کے چہروں سے اللہ کی محبت اور تقوے کی کیفیتیں نظر آتی ہیں اور قرآن نے ایک اور جگہ پھر جہنمی چہرہ کو بھی بیان کیا ہے۔ اُس ہندو نے کہا: اس دعا کے پڑھنے سے (غور سے سنیں یہ دعا اصل میں قرآن ہے)" رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اس کو پڑھنے سے اس کے دل کی دنیا اندر سے بدل گئی تھی۔

پہلے دنیا بدلی پھر دنیا کی آگ سے نجات ملی

جہاں اللہ پاک نے اس کو" فِی الدُّنْیَا" کی تاثیر دی وہ" فِی الدُّنْیَا" کی تاثیر کیا ملی کہ اس کی دنیا اچھی ہوگئی، برکتوں کا نظام چلا گیا، اس کی مشکلیں حل ہونا شروع ہوگئیں، اس کے کام بننا شروع ہوگئے اور" وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کی تاثیر یہ ہوئی کہ دنیا کے غم، دکھ، پریشانیاں، بیماری کے نام پر آگ، دکھ کے نام پر آگ، اینگزائٹی کے نام پر آگ، رشتوں کے نہ ہونے کی آگ، اولاد کی نافرمانی کی آگ اور اولاد نہ ہونے کی آگ جو انسان کو اندر سے کھا جاتی ہے، رشتہ نہیں ہورہا اندر ایک آگ کھا رہی ہے، کام نہیں بن رہا مقدمہ لگا ہوا ہے کوئی مسئلہ ہے، نوکری نہیں

مل رہی، رزق تھوڑا ہے یہ سب مسائل دراصل آگ ہیں قناعت کوئی کر بھی سلے تو بھی یہ مسائل تو ہیں۔ اس ہندو نے ان آگوں سے نجات پائی لیکن ایک بات بتادوں "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" بھی اپنا اثر دکھائے گی اور اس نے اپنا اثر دکھایا۔

آخر ہندو وفات پا گیا...!!

چنانچہ وہ مُلا جی کہنے لگے کہ میں اس تاک میں رہا کہ اس کی دعا کا اثر اس کی دنیا پر ہوا ہے تو آخرت پر بھی ضرور ہوگا اور میں نے اس کے پڑوسیوں میں سے کسی سے کہا کہ جب یہ مرے تو مجھے اطلاع کرنا۔ کہنے لگے: دو تین سال کے بعد وہ لالہ جی، ہندوؤ مر گیا۔ مجھے اطلاع مل گئی ان کا بیٹا بھی چونکہ میرا شاگرد تھا اور وہ ہندو بھی شاگرد تھا اس لیے مجھے ان کے ہاں ایک ادب ملا ہوا تھا مقام ملا ہوا تھا گھر والے بھی جانتے تھے کہ یہ ان کے پاس آتا ہے، کچھ جاپ چھن ہوتا ہے، کوئی منتر سیکھتا ہے۔ گھر والوں کو بھی پتہ تھا۔

ہندو کی چتا کو آگ نہیں لگی

وہ ہندو اپنے بیٹے کو منتر دے کے گیا تھا۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ وہ مالدار تھا مارکیٹ کا بڑا تھا اس کے مرنے پر کہنے لگے دکانیں بہت ساری بند ہوئیں۔ جب میں گیا تو مجھے ادب سے بٹھایا وہاں مسلمان بھی تھے، اس وقت مسلمانوں اور ہندوؤں کی دوستیاں چلتی تھیں۔ کہنے لگے کہ اس کی چتا کو جب آگ لگائی تو آگ نہ لگی۔

جے سنگھ پناہ مانگے کی مجھ سے چتا کی آگ
میں ہندوؤ ہوں مگر ہوں شیدا حسین کا
ہے آج بھی چرچا حسین کا
چلتا ہے ساری دنیا میں سکہ حسین کا

بھارت میں گر وہ آتا تو بھگوان کہتے ہم
ہر ہندوؤ نام پوجا میں جپتا حسین کا
مذہب کی قید نہیں ہے ذکر حسین میں
ہر حق پرست ہوگیا شیدا حسین کا
ہم ہندوؤں نے پڑھ لیا کلمہ حسین کا
راون کی طرح مٹ گیا دنیا سے تُو یزید
لیکن دلوں پہ آج بھی ہے قبضہ حسین کا
سر اپنا جو پنجتنی ہے پیاسوں کی یاد ہے
لیتی ہے نام گنگا وہ جمنا حسین کا
جے سنگھ پناہ مانگے گی مجھ سے چتا کی آگ

یہ ایک ہندوؤ کے اشعار ہیں۔ اُس نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے۔ وہ اُس کے اپنے عقائد ہیں اُس کا اپنا تصور ہے۔ ہمارے ہاں بھی حضرت حسینؓ کی عظمت ہے۔ ہندوؤ نے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اہل بیت سب اس قابل ہیں کہ ان سے عقیدت کی جائے اللہ کے بعد، رسول ﷺ کے بعد ان سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے عقیدت کی جائے۔ اہل بیت کا قافلہ ہے ہی اس قابل ہے کہ ان سے محبت کی جائے اور سچی محبت کی جائے ٹوٹ کے کی جائے اور ڈوب کے کی جائے۔

اعمال اور لباس کا زندگیوں پر اثر

بہر حال اس کی چتا کو آگ نہ لگی۔ یہ مُلا تاک میں تھے کہ میت اب میرے حوالے کی جائے۔ جو قرآن کے الفاظ ہوں، میرے کملی والے ﷺ مدینے والے ﷺ کے الفاظ ہوں اور کملی والے ﷺ مدینے والے ﷺ کی زبان اطہر سے نکلے ہوئے ہوں اور میرے آقا کملی والے ﷺ فرمائیں کہ میری سب سے پسندیدہ دعا ہے سوچو تو سہی اس دعا میں طاقت کیا ہوگی...؟ اس میں تاثیر کیا ہوگی...؟ کیا وہ اپنا

اثر نہیں رکھتی...؟ اثر رکھتی ہے۔ ارے اللہ والو! کپڑوں میں اثر ہوتا ہے اعمال کا اور نیکی کا۔ لباس میں اثر ہوتا ہے اعمال کا، نیکی کا جگہ پر اثر ہوتا ہے۔

نحوست والے لباس کا اثر

میرے پاس ایک جوان آتا ہے پی آئی اے میں سٹیورٹ ہے۔ میں نے اس سے حال پوچھا میں نے کہا: کوئی حال سنا۔ کہنے لگے: آپ کو ایک انوکھا واقعہ سناتا ہوں۔ ہماری باہر کے ملک کی ایک فلائیٹ تھی۔ جب ہم گئے تو ہمارا ایک سٹیورٹ ساتھی ہمارے ساتھ تھا اس کے پاس جو بریف کیس تھا اس کو کتا نہ چھوڑے، کائنات واپس وہیں پلٹ آئی ہے مشینیں ناکام ہوگئی ہیں اب کتے ہیں جو سونگھتے ہیں۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اس بریف کیس کو کتا نہ چھوڑے۔ اب پی آئی اے کیلئے پریشانی ہوگئی کہ ہمارے عملے کا بندہ ہے اس میں ہماری توہین ہے کہ اس میں نشہ ہے لیکن کتا بھی بہر حال بلاوجہ نہیں پکڑ رہا۔ کہنے لگے: آخر کار اس کو کھولا لیکن اس میں کچھ نہیں تھا، بریف کیس کے ایک ایک بخیے اکھیڑ دیے، کتے کو چھوڑیں کتا پھر پڑ جائے، ارے کتا پاگل نہیں ہے کچھ نہ کچھ ہے سہی اس میں کتا سچ کہتا ہے۔ اُس سے پوچھا گیا کہ بتا اس بیگ میں کیا ہے؟ اس نے کہا: دراصل بات یہ ہے کہ فلائیٹ میں آنے سے پہلے جو میں نے ڈریس پہنا ہوا تھا اسی ڈریس کو پہن کر میں نے چرس پی تھی اور وہی ڈریس میں نے اپنے بریف کیس میں رکھا ہوا تھا۔

اسلام میں برکت اور نحوست کا تصور

اللہ والو! نیکی کا اثر ہوتا ہے تو محسوس کرے نہ کرے تیری عینک خراب ہے، تیری ناک میں نزلہ ہے، تیرا ناک بند ہے اسی طرح برائی کا اثر ہوتا ہے اور لباس میں بھی اثر ہوتا ہے۔ قرآن ایسے نہیں کہتا ان کے چہروں سے ان کے اثرات نظر آتے ہیں، لباس کے اندر اثر ہوتا ہے، چیزوں کے اندر اثر ہوتا ہے، جگہوں پر اثر ہوتا ہے۔ اسلام واحد مذہب ہے جس میں ناپاکی کا تصور ہے اور برکت کا تصور ہے۔ واحد اسلام ایک لفظ لے کے آیا ہے اور کسی مذہب کے اندر یہ لفظ نہیں ملا ہے۔ برکت اور نحوست اسلام کے پاس ہے۔ یہ نحوست ہے جو کتا چھین رہا تھا اور کہا کہ پھر جب انہوں نے کپڑے علیحدہ کر دیے تو کتا ان کپڑوں کو پڑ گیا اس کو چھوڑ دیا انہوں نے کہا تیری بات سچ ہے۔ پھر انہوں نے ایک ایک چیز علیحدہ کی کتے کو ڈالی کتا پھر کپڑوں کو پڑ گیا اب کپڑے نہ چھوڑے باقی چیزوں کو چھوڑ دیا اس نے کہا تُو سچ کہتا ہے۔

اللہ جل شانہٗ کی شانِ کریمی

اُس ہندو کی چتا کو آگ نہ لگی۔ وہ چیز (دعا) اندر اثر گئی تھی۔ اس ہندو کی چتا کو آگ لگا لگا کر تھک گئے آخر کار مُلا جی کی طرف دیکھا کہا مُلا جی اب کیا کریں؟ ملا جی نے کہا: جو چین اور جو منتر اس نے مجھ سے سیکھا تھا اس میں آگ نہیں لگ سکتی، اس کا دل ایمان والا ہو چکا ہے....! ایک بات بتاؤں فرمایا کہ: جن کے مقدر میں ازل سے ایمان لکھا ہوا ہوتا ہے ان کے ساتھ اللہ جل شانہٗ کا ایک نظام چلتا ہے کہ موت کے وقت اللہ پاک ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو پہلے اس کو کلمہ پڑھاتا ہے پھر اس کی جان لیتا ہے۔ اللہ پہلے ایمان دیتا ہے، پھر جان لیتا ہے۔ اللہ فرشتے بھیجتے ہیں، واقعات میں آتا ہے ایک درویش نے خواب میں دیکھا ایک مجوسی کو کہ وہ جنت میں ہے۔ پوچھا: تم یہاں کیسے؟ اس نے کہا: میرا بیٹا کھلے عام کھا پی رہا تھا میں نے اس کو روکا کہ مسلمانوں کا روزہ ہے رمضان المبارک کا ادب کرو یوں کھلے عام نہ کھاؤ پیو۔ بس! میری یہ ادا اللہ پاک کو پسند آئی جب میں مرنے لگا تو اللہ نے پہلے کلمہ دیدیا اور پھر جان نکال لی اب میں جنت ہوں۔

فیصلہ ہوا کہ ہندو کو دفن کیا جائے

اس لیے کافر کو بھی نفرت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے کیا پتہ آخری وقت میں اس کو ایمان مل جائے اور میرا ایمان چھن جائے اور کہا کہ آخر کار مُلا جی کو انہوں نے

میت دیدی انہوں نے کہا مُلا جی لے جاؤ۔ اب مسلمانوں اور مُلا جی نے جا کے اس میت کا جنازہ پڑھا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا۔ ساری زندگی وہ مورتیوں کو پوجتا رہا، ساری زندگی سومنات کے نام لیتا رہا، رام رام کہا، رحمٰن کبھی نہیں کہا لیکن ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ سے اس کی دنیا ایسی اچھی بنی ایسی اچھی بنی کہ مارکیٹ کا بہترین بزنس مین بن گیا۔ ”وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً“ سے آخرت ایسی اچھی بنی کہ دنیا کی آگ اسے کیسے چھوئے گی اسے تو ”وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ کی سند مل چکی تھی کہ تجھے ہم نے آگ سے بری کر دیا اب یہ دنیا کی آگ اس کو کیسے چھو سکتی تھی.....!

دنیا کی آگ تو خود جہنم کی آگ سے روزانہ ستر بار پناہ مانگتی ہے اور دنیا کی آگ کو اگر سزا دی جائے گی قیامت کے دن اللہ اس کو جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے۔ یہ دنیا کی آگ کو سزا ہوگی خود جہنم کی آگ کی سزا ہوگی۔ ”وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ“ وہ کیسی سخت آگ ہوگی۔

ٹرین میں ملے ایک باباجی کا واقعہ

ایک اور واقعہ سنیں عرصہ دراز کی بات ہے میں سفر کر رہا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ میں اٹھا میں نے سحری کرنی تھی اور میرے پاس کھانے کیلئے تھوڑا سا سالن بچا تھا روٹیاں نہیں تھیں۔ میں وہاں سے نکلا میں نے سوچا: کہیں سے روٹیاں لوں کھانے والی بوگی میں میں روٹی لینے گیا ان کے پاس روٹی نہیں تھی نان تھے اور وہ باسی تھے۔ میری طبیعت نہ مانی میں اکانومی سے نکل کے آگے گیا واپس آیا تو ٹوائلٹ کے ساتھ ایک سیٹ ہوتی ہے بوگی میں داخل ہوں تو ایک اکیلی سیٹ ہوتی ہے وہاں ایک باباجی بیٹھے ہوئے تھے گرم گرم موٹے آٹے دیسی پسی ہوئی گندم کے آٹے اور توے سے پکی ہوئی روٹیاں انہوں نے مجھے دیں گرما گرم تھیں۔ یعنی ہاتھ سہتا تھا اور کہنے لگے کہ اور چاہئیں؟ میں نے کہا: مجھے بس دو روٹیاں چاہیے۔ میں نے دو روٹیاں لے لیں اتنی

برکت والی تھیں بچ گئیں میں نے کھالیں۔ روٹی کھانے کے دوران مجھے یہ خیال ہوا میں ان سوچا میں روٹی تو کھا رہا ہوں یہ روٹی آ کہاں سے گئی عقل نہیں مانتی۔

اس دوران ٹرین رکی نہیں تھی بلکہ مسلسل چل رہی تھی کوئی بڑا اسٹیشن نہیں آیا۔ میں گیا تو وہ باباجی بھی کھا رہے تھے۔ فقیر ٹائپ تھے وہ بھی کھا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: باباجی! آپ نے روٹیاں کہاں سے لیں؟ کہنے لگے: تجھے آم سے غرض ہے یا گھٹلیوں سے ہے؟ میں نے کہا: آم سے نہیں، گھٹلیوں سے نہیں پیڑ گننے سے بھی نہیں لیکن روٹی آپ نے کہاں سے لیں؟ کہنے لگے: کھا کے آ جا بتاتا ہوں۔ میں نے سوچا: یا اللہ باباجی یہاں موجود رہیں ہی.....! میرے ساتھ ایسا ہی ایک اور واقعہ ہوا تھا۔ ایک باباجی کی طرف میں پلٹ کر واپس گیا تو وہ غائب ہو گئے۔ اس لیئے میں نے کہا کہ یہاں رہنا ہی۔ ہمارا ایک ساتھی راجہ جو مسجد نبوی شریف میں ہمارے ساتھ بیٹھا تھا میں نے اُسے کہا: جو سامنے باباجی بیٹھے ہوئے ہیں اٹھ کے دیکھ ان کی ٹوپی پر کیا بنا ہوا ہے۔ اس نے دیکھا تو نعلین مبارک کا نقش بنا ہوا تھا۔ ان باباجی کے سبز رنگ کے کپڑے تھے اوپر سفید پگڑی تھی سبز ٹوپی تھی غالباً باب بلال میں بیٹھے تھے۔ میں نے نماز کے سلام کے بعد کہا: فوراً ان کے پیچھے جاؤ۔ میں نے پوچھا: دیکھ لیا؟ کہنے لگے: ہاں دیکھ لیا بس تھوڑا سا فاصلہ تھا پیچھے گے تو وہ غائب تھے۔ میں نے کہا یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ میں نے پوچھا: دیکھا تھا؟ کہنے لگے: ہاں دیکھا تھا۔ میں ان کے پیچھے گیا مگر وہ غائب ہو گئے۔ (یہ جوان آپ کے سامنے بیٹھا ہے) میں نے کہا: کہاں گئے؟ کہنے لگے غائب ہو گئے۔

باباجی کے پاس غیبی رزق

میں نے ان باباجی کو کہا آپ رہنا ہی کہنے لگے: رہوں گا۔ میں روٹی کھا کے آ گیا۔ ان کے ساتھ بیٹھنے کے لیے جگہ تو نہیں تھی میں سیٹ کے ساتھ کھڑا ہو گیا ٹرین بہت زیادہ ہچکولے لے رہی تھی۔ مجھے کہنے لگے: یہاں میرے ساتھ بیٹھ جاؤ میں نے کہا: جی! میں یہاں کھڑا ہوں صحیح ہے۔ پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ کیا کرتے ہو؟

حال احوال لیتے رہے.....! میں ان کا حال پوچھوں تو دیں نہ میرا حال لیے جائیں۔ میں نے ان سے کہا: یہ ''روٹی'' کا راز تو بتائیں؟ تو یوں میرا چہرہ دیکھ کر کہنے لگے: دیکھو! تیرے چہرے کو دیکھ کر بتا رہا ہوں ورنہ نہ تُو اس روٹی کے قابل ہے، نہ میں دیتا ہوں یہ صرف تیرا چہرہ دیکھ کر بتا رہا ہوں۔ مجھے اللہ کی طرف سے رزق غیبی حاصل ہے۔ اللہ اکبر.....!!! اور جب میں اللہ سے مانگتا ہوں مجھے غیبی رزق مل جاتا ہے ''وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ'' جنتی کی یہ اللہ پاک نے صفت بیان کی تعریف بیان کی ہے کہ جنت میں جو مانگے گا جو نفس میں چاہت ہوگی اللہ وہ دے گا۔

غیبی رزق ملنے کا ذریعہ

ٹرین میں ملے بابا جی کہنے لگے: مجھے اللہ نے رزق غیبی عطا کیا ہے اور یہ رزق غیبی مجھے اللہ دے رہا ہے۔ کہنے لگے: میں بائیس سال کا تھا میرے والد کی ایک رشتہ دار بوڑھی خاتون تھیں وہ لاولد تھیں۔ جائیداد رشتہ داروں کو لکھ کے دیدی جائیداد جب انہوں نے لے لی تو انہوں نے گھر سے نکال دیا۔ میرے والد ان کو اپنے حال لے آئے وہ خاتون مزاج کی بہت کڑوی تھیں مگر میرے والد سہتے تھے بعض اوقات ہم کہتے تھے ابا جی کیا گھر میں مصیبت لے آئے ہیں؟ ابا جی کہتے تھے بیٹا اس کا کون ہے؟ اور پھر میرے والد کہتے تھے (حدیث کا مفہوم ہے) جس نے بوڑھوں کی خدمت کی جب وہ بندہ خود بوڑھا ہوگا تو اللہ اس کی خدمت پر کسی کو لگا دے گا۔ کہنے لگے: میرا والد اس بوڑھی خاتون کی ساری باتیں، سب کچھ سہتا۔ آخری عمر میں اس نے پیشاب پاخانہ بھی بستر پر کرنا شروع کر دیا میرا والد اس کی خدمت کرتا پھر ایک مائی کو خدمت پر لگایا آخر کار قبر میں اتارا۔

پھر کہنے لگے: میرے والد کو اس بوڑھی خاتون نے جو میرے والد کی رشتہ دار تھیں یعنی میری دادا کی رشتے داروں میں سے قریب میں سے تھیں۔ کہنے لگے: اس نے ہمیں ایک دعا دی تھی اور وہ یہ دعا دی تھی کہ بیٹا ''رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' یہ پڑھا کرو اس میں رزق غیبی ہے اور کہنے لگے: دیکھو دعا آدھی نہ پڑھنا پوری پڑھو گے تو فائدہ ہوگا ورنہ آدھی سے فائدہ نہیں ہوگا۔ کیوں؟ جو صرف دنیا مانگتا ہے اللہ اس کو دنیا کا کتا کہتا ہے اور جو ساتھ آخرت مانگتا ہے تو اللہ اس کو کہتا ہے یہ میرا ہے۔ جو صرف دنیا مانگتے ہیں اللہ کہتا ہے یہ کلاب الدنیا ہے دنیا کے کتے ہیں اور جو ساتھ آخرت مانگتا ہے اللہ کہتا ہے یہ میرے ہیں اور میں ان کو دوں گا۔

بابا جی کو رزقِ غیبی دلوانے والی دعا

بابا جی کی اس وقت عمر محتاط اندازے کے مطابق اسی سال کی ہوگی۔ تو وہ بابا جی کہنے لگے کہ: مجھے رزق غیبی حاصل ہے اور رزق غیبی میری یہ دعا ہے۔ اس کو پڑھتا رہتا ہوں۔ بائیس سال کی عمر سے میں نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ کہنے لگے: کئی سال پڑھتا رہا مجھے اس کا کوئی فائدہ محسوس نہ ہوا لیکن میرے والد نے مجھے ایک بات کہی تھی بیٹا میں نے بھی کئی سال پڑھی اور مجھے اس کا بظاہر فائدہ نہیں ہوا لیکن میں نے سوچا قرآن ہے ہر لفظ کے بدلے نیکیاں تو مل ہی رہی ہیں چلو مجھے دنیا میں اگر اللہ حصہ نہیں دینا چاہتا تو آخرت تو ملے گی ہی ناں آخرت میں حصہ تو ہے ہی ناں.....!

بابا جی پر اللہ کی آزمائش

بابا جی کہنے لگے: میں نے اس کو پڑھنا شروع کیا اور پڑھتا رہا۔ دراصل اللہ میری ہمت کو آزما رہا تھا، اللہ میرے یقین کو آزما رہا تھا کہ میں دیکھوں میرا بندہ کہاں تک چلتا ہے، مجھ سے مانگتا ہے یا مانگ کے چھوڑ کے بھاگ جاتا ہے۔ اللہ نے مجھے آزمایا، میری ہمت، میری قوت، میری طاقت اور میں اللہ کی آزمائش پر پورا تو نہ اترا وہ بابا جی کہنے لگے پر اللہ نے مجھے دیدیا۔ کہنے لگے: پھر کچھ عرصے کے بعد مجھے محسوس ہونا شروع ہوا۔ میں جو سوچتا تھا وہ ہو جاتا تھا۔ کہنے لگے: ابھی سحری کرنی تھی اور سحری میں میرے پاس شام کی بچی ہوئی روٹیاں تھیں میں پشاور میں سے آرہا ہوں (عوامی

دراصل پشاور سے چلتی ہے۔ میں عوامی ایکسپریس کے لوراے سی میں تھا) تو وہ بابا کہنے لگے کہ میں پشاور سے آرہا ہوں مجھے یہاں جگہ ملی تو میں سوچ رہا تھا کہ میں سحری میں کیا کروں گا پھر میں نے کہا کہ اللہ کردے گا۔

بابا جی کا اللہ پر توکل

بابا جی کہنے لگے: میں اب میں توکل کرتا ہوں اللہ کردے گا۔ میں اٹھا وضو کیا میں نے نفل پڑھے نفل پڑھنے کے بعد میں نے یہ دعا پڑھنی شروع کردی "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پڑھنا شروع کردی۔ کہنے لگے: ایک بندہ آیا اور روٹیاں دے کے چلا گیا۔ کہنے لگے میں اس کے پیچھے نہیں بھاگا مجھے پتہ ہے یہ اللہ کا غیبی نظام ہے چلتا رہتا ہے۔ کہنے لگے: چند بار پہلے بھی سحری میں میں نے اللہ سے مانگا تھا آج روٹیاں زیادہ ملیں تو میں سمجھ گیا کسی کا حصہ ہے اس نے کہا تیرا حصہ تھا اپنا حصہ تُو لے گیا۔

اس دعا کی سب کو اجازت....!

میں نے ٹرین والے بابا جی سے عرض کیا اجازت مجھے بھی دے دیں۔ کہنے لگے ضرور دوں گا۔ اور انہوں نے مجھے اجازت دی یہ اس دور کی بات ہے جب میں حضرت کی خدمت میں جایا کرتا تھا یہ 1989_90 سے پہلے کی بات ہے۔

اور مجھے ایسے دیکھ کے کہنے لگے کہ تیری پیشانی پہ میں دیکھ رہا ہوں کہ لاکھوں لوگ تیرے ذریعے ہدایت پائیں گے اور بھی بے شمار باتیں کہیں اور بہت دعائیں دیں اور فرمانے لگے: یہ اجازت دے رہا ہوں مجھے (یعنی حکیم صاحب) کچھ اور بھی بڑے حضرات کی طرف سے اجازت ہے، اپنے شیخ کی طرف سے بھی اجازت ہے، اس درویش کی طرف سے بھی اجازت ہے۔ میں آپ سب کو اجازت دے رہا ہوں اجازت کے اندر بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ رزق غیبی ہے اس دعا کے اندر۔

رزق روحانی اور رزق جسمانی کے معنی

اللہ والو! میں ایک بات عرض کیا کرتا ہوں۔ ایک ہے "رزق روحانی" اور ایک ہے "رزق جسمانی"۔ "رزق روحانی" نماز، تسبیح، ذکر، اعمال، گناہوں سے بچنا، اللہ کی محبت، اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت، درود پاک سے محبت، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا یہ رزق روحانی ہے۔ اپنی ساری کی ساری عبادات معاملات اور حقوق ٹھیک کرنا یہ رزق روحانی ہے اور رزق جسمانی کپڑا ہے، کھانا ہے، مکان ہے، گھر ہے، بچے ہیں، اولاد ہے، زندگی کا چین سکون ہے اور راحت ہے یہ رزق جسمانی ہے یعنی ہماری زندگی کی جتنی ضروریات ہیں دوسرے لفظوں میں مرنے سے پہلے کا سارا نظام رزق جسمانی اور مرنے کے بعد کا سارا نظام رزق روحانی ہے۔ اس کے علاوہ رزق روحانی کی ہمیں دنیا میں بھی بہت ضرورت ہے وہ اعمال اور عبادات ہیں۔

روزق روحانی اور رزق جسمانی پانے والی دعا

آپ سوچیں جس دعا کی برکت سے رزق روحانی ملے، جس دعا کی برکت سے رزق جسمانی ملے تو اس دعا کی برکت سے ہماری آخرت بھی بنے گی "فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة" اللہ پاک جل شانہٗ رزق روحانی دیں گے تو آخرت کا نظام بہتر بنے گا۔ اس لیے جب بندہ یہ دعا پڑھنا شروع کرتا ہے، اس کے وجدان کو حاصل کرتا ہے اور اس دعا کی تاثیر اور طاقت کو حاصل کرتا ہے تو اللہ اس کیلئے رزق روحانی کے دروازے کھولتے ہیں اور رزق جسمانی کے دروازے کھولتے ہیں، رزق روحانی کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور رزق جسمانی کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

کعبے پر پڑنے والی پہلی نظر پر رب کے فیصلے

دیکھو! کعبے کی پہلی نظر بہت فیصلے کرواتی ہے اور کعبے کا طواف انوکھے فیصلے

کرواتا ہے۔ میں کعبے کا طواف کر رہا تھا اور میں اللہ سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے کہا: یا اللہ! جہاں میرے قدم ہیں سارے انبیاء کے قدم یہاں لگے ہوئے ہیں۔ جس وقت میں ہم طواف کرنے گئے تو رش زیادہ نہیں تھا۔ اس لیے طواب بیت اللہ کے نزدیک ہو رہا تھا تو میں نے اللہ سے عرض کیا کہ یا اللہ! یہ طواف ہے یہاں سوالاکھ سے زیادہ انبیاء کے قدم لگے ہیں، ہر نبی نے یہاں آ کے حج کیا انوکھی بات بتاؤں اگرچہ اس وقت سب نبیوں کا قبلہ بیت المقدس تھا لیکن حج سب کے سب مکہ مکرمہ میں کرنے آتے تھے اور سب عرفات میں آئے اور سب منیٰ میں گئے اور سب مزدلفہ میں گئے۔

اپنے رب سے انوکھی باتیں

میں طواف کر رہا تھا میں اور اللہ سے باتیں کر رہا تھا کہ یا اللہ! میرے قدموں میں تو سارا کھوٹ بھرا ہوا ہے، اے اللہ! تیرے انبیاء کرام علیہم السلام کے قدم سچے ہوتے تھے اور تیرے حبیب ﷺ نے یہاں اپنے پاؤں مبارک رکھے ہیں اور سنا ہے کہ نیچے ستر انبیاء کرام علیہ السلام سے زیادہ کی مطاف میں قبریں ہیں، تربتیں ہیں اور یا اللہ! اہل بیت یہاں آئے، اولیاء کرام آئے، پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ آئے اور بھی بڑے بڑے ولی آئے اے اللہ! انہوں نے یہاں آ کر تجھے کیسے منایا ہوگا.... اے اللہ! کیسے راز و نیاز کیا ہوگا.... اے اللہ! مجھ سے نہیں ہوسکتا بس میں اتنا کرتا ہوں اُن کی ساری دعاؤں پر میں آمین کہتا ہوں، اللہ نے اُسی وقت میرے دل میں یہ ڈالا کہ اللہ میں ان کی ازل سے مانگی ہوئی دعا اور اب تک جتنے چلے گئے ہیں اور آئندہ جتنے آئے گے ان سب کی دعاؤں پر آمین کہتا ہوں آمین آمین میں کہتا رہا آمین کا ایک وجدان ہوگیا آمین کہتے کہتے پھر میں نے اللہ سے عرض کیا: اللہ! بہت ساری آمین کہہ دیں اب اس میں سے حصہ دیدے....! یہ دعا اتنی پرتاثیر تو ہے کہ کعبہ کے قریب آ کے جہاں سارے جذبے ختم ہو جاتے ہیں اور انسان کے سارے فخر کے لباس ختم ہو جاتے ہیں، سروں کے تاج اتر جاتے ہیں، فخر کی جوتیاں اُتر جاتی ہیں، فخر کی چھنیں اور فخر کے لباس سارے اُتر کے کفن کی چادروں میں لپٹ کے بندہ پھر رہا ہوتا ہے اور ننگا سر اور ننگے بدن صرف ستر ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔

رحمت کے خزانے رکھنے والی دعا

طواف کے وقت ایک وجدان کی کیفیت ہوتی ہے، بے کلی اور بے قراری کی کیفیت ہوتی ہے، اس وقت صرف بندہ اور اللہ ہوتا ہے اور میرے مدینے والے ﷺ کی پسندیدہ دعا پڑھی جارہی ہوتی ہے اور بھی دعائیں ہیں لیکن یہ دعا بھی ہے: "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" آخر اس میں کچھ ہے تو سہی ناں.....! اس میں کوئی کائنات ہے، اس میں کوئی طاقت ہے، اس میں کوئی تاثیر ہے جو میرا اللہ کہتا ہے میرے کعبے کے ساتھ آ کے مجھے بھی مانگ، دنیا بھی مانگ اور آخرت بھی مانگ.....! اللہ پاک نے عجیب نظام بنایا ہے اُسکی شفقت، رحمت، کرم اور عطا کے کیا خزانے ہیں پھر اللہ کہتا ہے: میرا بندہ دیکھی دنیا کو دیکھ کے آیا ہے اس کے جذبے زیادہ ہیں چلو پہلے دنیا مانگ لے، تُو نے دیکھی دنیا کو دیکھا ہے ان دیکھی بھی ایک دنیا ہے جو آخرت کی دنیا ہے، اللہ کہتا ہے تُو نے دیکھی دنیا کو دیکھا ہوا ہے اور تیرے اندر اس کے جذبے زیادہ ہیں چلو اب دنیا پہلے مانگ.....اور ان دیکھی دنیا وہ آخرت ہے اس کو مانگ اور ان دیکھی تکلیفیں تجھے نظر نہیں آرہیں وہ بھی مانگ لے "وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کہ دنیا کے عذاب بھی اس میں ہیں اور آخرت کے عذاب بھی اس میں ہیں، دنیا کے غم بھی اس میں ہیں اور آخرت کے غم بھی اس میں ہیں، دنیا کی کڑھن بھی اس میں ہے اور آخرت کی کڑھن بھی اس میں ہے، دنیا کا درد بھی اس میں ہے اور آخرت کا درد بھی اس میں ہے، دنیا کا سوز بھی اس میں ہے اور آخرت کا سوز بھی اس میں ہے اس دعا میں سب سے نجات ہے۔ رب کا انوکھا نظام ہے، رب کی انوکھی رحمت ہے اس دعا کے اندر رب کا انوکھا فضل اور کرم ہے۔

تو وہ باباجی مجھے کہنے لگے: مجھے رزق غیبی حاصل ہے۔ بس میں نے یہ پڑھنا

شروع کیا بائیس سال کی عمر سے پڑھتا رہا پڑھتا رہا.....! سوہا بازار کا لالہ جی پڑھے تو اس کو دنیا بھی مل جائے اور آخرت بھی مل جائے رب کو بظاہر نہ ماننے والا لیکن لفظوں کا تکرار کر "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پتہ نہیں لالہ جی نے یہ لفظ کتنی دفعہ کہا ہوگا۔

یقین کی طاقت

میں اکثر ایک بات کہتا ہوں کہ یقین کے ساتھ پڑھیں۔ یقین جانیئے اگر اللہ کا نام بے یقینی سے اور بے دھیانی سے لیں تو تب بھی تاثیر رکھتا ہے۔ میں یقین سے کہہ رہا ہوں تب بھی تاثیر رکھتا ہے۔ نام تو اس کریم کا ہے اور وہ کریم بڑے کرم اور عطاؤں کے فیصلے فرماتا ہے۔ یقین کی طاقت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ دوستی لگا کے دیکھیں اس دعا کے ساتھ محبت کر کے دیکھیں۔ اپنے بچوں کو سکھائیں، اپنی نسلوں کو سکھائیں اور کبھی کبھی اس دعا کے لفظوں میں کھو جایا کریں اور کھو کے اللہ سے مانگا کریں وجدان میں اللہ سے مانگا کریں۔ اس دعا میں اللہ ہے "وفی الاخرۃ" میں اللہ ہے، "فی الدنیا" میں بھی اللہ ہے، ہاں! دنیا میں بھی اللہ ہے، دنیا میں صرف دنیا نہیں ہے کیونکہ بندہ دنیا کس سے مانگ رہا؟ دنیا کے مالک سے مانگ رہا دنیا والوں سے نہیں مانگ رہا۔ دنیا بھی دنیا والے سے مانگ رہا ہے جس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس دعا میں دنیا ہے اس دعا میں آخرت ہے اور اس دعا میں دنیا کے غموں کا حل ہے، دنیا کی مشکلوں کا حل ہے، مسائل کا حل ہے، پریشانیوں کا حل ہے، دکھوں اور دردوں سے نجات ہے، مانگیں اللہ سے ڈوب کے مانگیں، ٹوٹ کے مانگیں، غم سے مانگیں، دکھ سے مانگیں اور ایسا مانگیں ایسا مانگیں کہ ہمارا رب ہمارے ساتھ کوئی غیبی نظام چلا دے وہ جس کے ساتھ غیبی نظام چلا دے اس کو کون پوچھ سکتا ہے۔

ہماری عقل نہیں مانتی کہ غیبی نظام کیسے چلتا ہے۔ اللہ جس کے ساتھ چلا دے اس کو کون پوچھ سکتا ہے۔ اللہ اللہ ہے اور اللہ جانتا ہے میں نے کس کو کیا عطا کرنا ہے لیکن

بندے کی طلب پر ہے، بندے کی تڑپ پر ہے، بندے کی چاہت پر ہے۔ اللہ اللہ ہے اور اللہ پاک بندے کو دینا جانتا بھی ہے، چاہتا بھی ہے بندہ نہ لینا چاہے تو الگ بات ہے میرا اللہ چاہتا ہے اور جانتا بھی ہے۔

بہترین ذہانت کیلئے دعا

مجھے ایک صاحب کہنے لگے: میرے بچوں کا رزلٹ ہمیشہ خراب آتا ہے۔ میں نے ان کو کہا: آپ ایسا کریں گھر میں ایک فرد ایک تسبیح "رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" اول آخر سات مرتبہ درود شریف اور ایک تسبیح "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" صبح و شام بچوں کا تصور کر کے پڑھ لیں بہترین رزلٹ ہوں گے اور ایسا ہوا ان بچوں کے رزلٹ ایسے لاجواب آئے کہ سب حیران ہو گئے۔ میں نے کہا: بچوں کو بھی یہ دعا یاد کرائیں اور بچوں کو کہیں کہ وہ بھی اس دعا کو پڑھیں چاہے تھوڑا پڑھیں لیکن بچے ضرور پڑھیں۔ خود بھی کھانا کھائیں انہیں بھی کھانا کھلائیں دونوں کا پیٹ تب بھرے گا۔ بچے بھی پڑھیں آپ بھی پڑھیں دونوں پڑھیں "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اور "رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا"۔ میں نے کہا: دونوں تسبیحات صبح و شام پڑھیں اول آخر درود ابراہیمی سات مرتبہ پڑھیں۔ وہ کہنے لگے: بچوں کے ایسے شاندار رزلٹ آئے، ایسا شاندار ان کا ذہن ہو گیا اور ان کا جسم، ان کا دل، ان کی طبیعت ایسی کھلی کہ یہ ہمارے لیئے حیران کن تھا۔

تسبیح خانے کے تین پیغام

ہم نے پلنا اعمال سے ہے، ہمارے کاموں نے بننا اعمال سے ہے اور ہم نے مشکلات سے بچنا اعمال سے ہے۔ تسبیح خانے کا پیغام ہے کہ اعمال سے پلنے، بننے اور بچنے کا یقین ہمارے دلوں میں آجائے۔ ہم نے بننا اعمال سے ہے، دنیا میں بھی اعمال سے بننا ہے اور آخرت میں بھی اعمال سے بننا ہے۔ وہ اعمال جو میرے مدینے والے

ﷺ کے اعمال ہیں، جو کملی والے ﷺ کے اعمال ہیں، جو ساری کائنات کو فیض دینے والے، روحانیت دینے والے، نورانیت دینے والے اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والے اعمال ہیں ان سے ہم نے پلنا، بننا اور بچنا ہے۔ اللہ کے فضل سے تسبیح خانے کا پیغام شرک اور بدعت پر نہیں ہے۔

تسبیح خانے کے پیغام میں قرآن وسنت ہے۔ میں آپ حضرات کو گمراہیوں کی دعوت نہیں دے رہا، گمراہیوں کی راہوں پر نہیں لگا رہا جو راستے تاریکی میں جا کے ڈوب جائیں گے، جو گلیاں بند ہو جائیں، میں اس بات کو اکثر عرض کیا کرتا ہوں میں دو نمبر ہو سکتا ہوں میری راہیں ایک نمبر، میرا پیغام ایک نمبر، میرا دستور ایک نمبر، میرا منشور ایک نمبر ہے۔ کوئی میری کسی کمی کی وجہ سے میری قبر پر آ کے ٹھوکر مارے اس کو حق پہنچ سکتا ہے لیکن اس نام پر آ کے ٹھوکر نہیں مار سکتا کہ تُو نے ظالم کس گندی راہوں پر مجھے لگا دیا شرک اور بدعت کی راہوں پر لگا دیا، خود بھی اس پر لگا خود بھی گمراہ اور کالا ہو کے چلا گیا اور ہمیں بھی گمراہ اور کالا کر کے چھوڑ گیا۔ اللہ کرے ایسا نہ ہو۔ ایک پل کا پتہ نہیں.....! "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ" اے اللہ! جو تُو نے میرے دل کی دنیا کو بسایا ہے... میں اس کا عاشقانہ ترجمہ کر رہا ہوں۔ یا اللہ! جو تُو نے میرے دل کی دنیا کو بسایا ہے، دل کی دنیا کو خوشبودار کیا ہے اور میرے دل کی دنیا کو چین اور ایمان کے ذریعے سکون اور راحت دی ہے "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا...." اے اللہ! یہ جو قلوب دل کی دنیا کی ہدایت دی ہے ان سب کو مجھ سے چھین نہ لینا، ان کو مجھ سے واپس نہ لے لینا، اللہ ان تمام چیزوں کو میری موت تک میرے ساتھ چلانا۔

فرشی نظام اور میرے رب کی منشاء

یاد رکھیے گا! جس کو ملا ہے رحم سے ملا ہے، جس کو ملا ہے کرم سے ملا ہے، کوئی اپنی کوشش نہیں یہ کوشش بھی اوپر سے آتی ہے، کوئی اپنی محنت نہیں یہ محنت بھی اوپر سے آتی ہے، یہ سارا نظام آسمانوں سے چلتا ہے، یہ سارا نظام عرش سے چلتا ہے، یہ فرشی نظام جتنے بھی چل رہے ہیں عرش والے کی منشاء یہی ہے۔ میں ایک دن بیٹھا سوچ رہا تھا کہ پاکستان میں اتنی اموات ہو رہی ہیں، میں اخبار نہیں پڑھتا لیکن میں کئی دن تک پریشان رہتا ہوں اور پھر بیمار ہو جاتا ہوں پھر میں نے کہا: اللہ! تیری منشا یہی ہے۔ اللہ! اب تیری چاہت کیا ہے ہم اس پر پہنچ نہیں سکتے لہٰذا تسلیم ورضا یہی ہے کہ اپنی اصلاح کرتے جائیں معاشرے کی اصلاح کرتے جائیں اور تیری منشا کو مان کے چلتے جائیں بس.....!!

بعض اوقات ایسے دل گھٹ جاتا ہے پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیوں ہو رہا ہے؟ مسلمان بھی مر رہے، غیر مسلم بھی مر رہے.....کیوں؟ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ پھر اندر سے آواز آتی ہے کہ تیرے پاس لفظ "کیوں" کہنے کی جرات کیسے ہوئی؟ اگر میں اپنے رب کی منشا دیکھتا ہوں تو میرا رب کہتا ہے کہ تیرے پاس "کیوں" کہنے کی جرات کیسے ہوئی؟ ہمارا ارادہ ہے ہم کر رہے ہیں، ہماری منشا ہے ہم کر رہے ہیں، ہماری طاقت ہے ہم کر رہے ہیں۔ ے

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

اپنی اصلاح کی فکر

ہمارے ذمے یہی ہے کہ ہم اپنی اصلاح کرتے جائیں وہ اصلاح معاملات کی بھی، کاروبار کی بھی، دیانت کی بھی، زبان کی بھی، اپنے نظام کی بھی اور دل کی دنیا کی بھی اصلاح کرتے جائیں۔ ہمارے ذمے یہی ہے باقی معاملہ تیرا ہے کہ تیری منشا کیا ہے تُو جانے تیرا کام جانے۔ ہمیں سمجھ نہیں ہے ہم نا سمجھ ہیں۔

اس دعا کے اندر اللہ نے دنیا و آخرت کی برکتوں کے خزانے سموئے ہیں۔ جس کو برکت اور بخت مل جاتا ہے وہ مٹی پہ ہاتھ رکھتا ہے تو سونا بن جاتا ہے اور جس کو غیبی رزق مل جاتا ہے تو وہ پھر جہاں نظر کرتا ہے وہ چیز سونا بن جاتی ہے اس

کی آنکھوں میں کیمیا ہو جاتا ہے اور جس سے برکت اور بخت چھن جاتا ہے تو پھر وہ اللہ کے غیبی نظام سے محروم ہو جاتا ہے۔

ایک انجینئر کی تنگدستی

میرے پاس ایک انجینئر آیا۔ اس کے پاس سندوں کا بہت بڑا بنڈل تھا۔ اتنی سندیں اتنی سندیں کہ میں حیران ہو رہا تھا لیکن معاشی حالت یہ تھی کہ کہنے لگے: میرا بجلی کا میٹر کٹ گیا، سوئی گیس کا بھی کٹ جائیگا، کئی جگہ نوکری کی مگر ناکام ہو گیا، اب میری عمر پچپن سال سے اوپر ہو گئی ہے، میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کے پاس اتنی بڑی ڈگریاں تھیں جس کی حد نہیں لیکن معاشی اعتبار سے صفر...! بعض ڈاکٹروں کو دیکھتا ہوں ان کے کلینک پر کوئی مریض نہیں ہوتا جبکہ ایک ڈسپنسر جو ڈاکٹر کے ساتھ ہوتا ہے اس کے پاس مریضوں کا رش لگا ہوتا ہے اور ڈاکٹر بڑی بڑی ڈگریاں لے کر چپ کر کے بیٹھا ہوتا ہے۔

میں پنڈی اپنے ایک دوست اور کلاس فیلو کے پاس گیا۔ میں نے کال کی میں نے کہا: آپ کہاں ہیں؟ کہنے لگا: فلاں جگہ میری دکان ہے میں وہاں ہوں۔ سردی بہت سخت تھی خیر میں ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے محلے کی گلی کے اندر ایک دکان دیکھی میں وہاں گیا تو دیکھا چھوٹا سلنڈر گیس والا چل رہا تھا اور وہ میرا ساتھی ٹیبل پر سر رکھ کے بیٹھا ہوا تھا۔ میں ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے دیکھا۔ میں نے کہا: کیا بات ہے؟ کہنے لگا: دکان پر آتا ہوں لیکن یہاں گاہک آتا ہی کوئی نہیں۔ بس بیٹھ کے چلا جاتا ہوں۔ مجھے کہنے لگا: تیرے پاس کیا گیدڑ سنگھی ہے جو تُو آگے ہے اور لوگ تیرے پیچھے ہیں؟ میں نے کہا: جو میرے پاس گیدڑ سنگھی ہے وہ تُو بھی لے لے۔ کہنے لگا: بتا۔ میں نے کہا: میرے پیچھے کسی کی دعائیں تعاقب کر رہی ہیں۔

نہ میں سوہنی نہ دولت پلے کیونکر یار مناواں ہو
ای دکھ سانوں ہر دم راہی روہندی ہی مرجاواں ہو

''نہ میں سوہنی نہ دولت پلے'' میرے پاس نہ دین کی دولت، نہ دنیا کی دولت، نہ اخلاق کی دولت اور نہ ہی اخلاص کی دولت میرے پاس کوئی دولت نہیں ہے۔ ''نہ میں سوہنڑی نہ دولت پلے'' میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ کا نظام ہے محض کرم، عنایت اور برکت والا۔ کسی کی دعائیں میں نے لینے کی کوشش کی ہے۔

اعتماد والی خدمت پر رب کی عطاء

جو مرشد کی خدمت، اس پر اعتماد اور اس کی منشا جس نے پا لی اللہ اس کے ساتھ بڑی برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے، بڑی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا تھا کہ صدیق اکبرؓ نے اپنے مرشد محمد مصطفی ﷺ کی منشا کو پایا تھا، ان کی خدمت میں انتہاء کی، اپنی چادر پھاڑ کے غار کے سوراخوں میں دی ایک سوراخ باقی رہ گیا تھا اس پر اپنی ایڑھی دے دی تا کہ کوئی سانپ، بچھو ڈسنے والا نقصان نہ دے اور سانپ نے وہاں ڈسا اس خدمت کا صلہ یہ ہے کہ قیامت تک جو حسبی نسبی صدیقی ہوگا جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہوگا اس کو اگر سانپ کاٹے زہر کا اثر بہت کم ہوتا ہے تو بندہ نہیں مرتا بلکہ بعض اوقات سانپ مر جاتا ہے۔

ہمارے ایک دوست ہیں وہ 33 سال سے سعودی عرب میں رہ رہے ہیں۔ ان کے ذریعے ہم حج پر قربانی وغیرہ کرتے ہیں۔ وہ مسجد نبوی کے ساتھ روضہ اطہر کی Back سے آرہے تھے تو ایک صاحب کہنے لگے: میں آپ کو ایک صحابی کی اولاد سے ملاقات کراتا ہوں۔ انہوں نے پھر ملاقات کرائی۔ وہ عربی بولتے تھے۔ کہنے لگے: یہ صحابہ کی اولاد ہیں حسبی نسبی ہیں۔

اعتماد والی خدمت اور نسلوں کا مقام

آج کل لوگوں نے اپنے نام کے ساتھ صدیقی، فاروقی، عثمانی اور حیدری لکھا ہوا ہے لیکن حسبی نسبی صدیقی اگر آج بھی مل جائے اور اس کو سانپ کاٹے تو سانپ مر جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک بندہ مجھ سے کہنے لگا میں حسبی نسبی صدیقی ہوں۔ اس نے

بہت اصرار کیا۔ میں نے کہا: دیکھ! میرا وجدان کہہ رہا ہے تُو حسبی نسبی صدیقی نہیں ہے اگر چہ تیرے والد نے لکھنا شروع کیا ہوگا، تیرے دادا نے لکھنا شروع کیا ہوگا مگر تیری پیشانی میں صدیقیت مجھے نظر نہیں آرہی۔ کہنے لگا: حکیم صاحب! آپ تو کہتے ہیں مجھے کشف نہیں ہوتا۔ میں نے کہا: میں کونسا کہتا ہوں مجھے کشف ہوتا ہے میں اپنی بصیرت سے کہہ رہا ہوں، فراست سے کہہ رہا ہوں۔ میں نے اُسے کہا: تم مجھے صدیقی نہیں لگتے ہو؟ کہنے لگا: سو فیصد ہم صدیقی ہیں، ابوبکرؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے میں سانپ لے آتا ہوں تجھے سانپ سے ڈسواتا ہوں اگر مر گیا تو اللہ پاک سے مغفرت کی دعا مانگیں گے اور اگر بچ گیا تو میں تیرے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤں گا۔ جب میں نے سانپ کی بات کی تو کہنے لگا: میں اپنے آپ کو لیبارٹری نہیں بناتا۔

اللہ والو! یہ اُس قربانی اور خدمت کا صلہ تھا انہوں نے مدینے والے ﷺ کی خدمت کی اور ان پر اعتماد کیا ان کی خدمت کا صلہ تھا کہ آج نسلوں میں وہ نسبت منتقل ہو رہی ہے۔ آج صدیاں گزر گئی ہیں مگر نسلوں میں وہ نسبت منتقل ہو رہی ہے باوجود اس کے کہ ان کے اندر وہ تقویٰ نہیں ہے۔

حسبی نسبی صدیقی ہونے کا کمال

مجھے زندگی میں دو تین صدیقی ملے ہیں۔ ان کی پیشانی بتا رہی تھی کہ یہ صدیقی ہیں۔ ایک نے تو مجھے سانپ کا واقعہ خود بتا بھی دیا حالانکہ ان کے اندر وہ تقویٰ وہ کمال جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تھا یقیناً نہیں تھا لیکن خون Blood وہی تھا۔ ہمارا ایک دوست ہے وہ کبھی اکڑ خاں ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے اوے میں آرمی بلڈ ہوں۔ میں نے پوچھا: آرمی بلڈ کیا ہے۔ کہنے لگا: میرا باپ فوجی تھا اس لیے میں آرمی بلڈ ہوں۔ تو میں نے کہا: تُو آرمی بلڈ اس لیے ہے کہ تیرا باپ فوجی تھا تو جو صدیقی بلڈ ہوگا اس کا کیا کمال ہوگا....؟ جو حیدری بلڈ ہوگا حضرت علی، حضرت حسین، حضرت حسن رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ نسب حسب جس کے ساتھ اصلی ہونگے ان کا کیا کمال ہوگا...؟

کیلے کے کھیتوں میں سانپ بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ باغوں میں بھی سانپ زیادہ ہوتے ہیں لیکن کیلے کے کھیتوں میں سانپ زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ بندہ مجھے بتانے لگا کہ میں کیلے کے کھیت میں کام کرتا تھا مجھے سانپ نے کئی بار ڈسا ہے۔ کہنے لگا: میں سانپ کر پکڑ کر پھینک دیتا تھا مارتا نہیں تھا۔ کہنے لگا: جس جگہ مجھے سانپ نے کاٹا وہاں سے خون بہا میں نے زخم پکڑ کے نچوڑا اور پھر سے کام شروع کر دیا۔ کہنے لگا: مجھے پتہ نہیں تھا کہ میں صدیقی ہوں۔

میرے ساتھ سندھ کی ایک کاسٹ لگتی ہے سموں، پنجاب میں اس کو سماں کہتے ہیں، سمہ سٹہ ایک اسٹیشن بھی ہے ایک جنکشن بھی ہے پنجاب میں اس قوم کو "سماں" کہتے ہیں۔ سندھ میں سموں کہتے ہیں۔ میں سموں ہوں۔ سندھ کی پرانی قوموں میں سے ہے، تاریخ کے اعتبار سے پرانی قوم ہے۔ کہنے لگے: مجھے پتہ نہیں تھا ایک درویش تھے پیر عبدالکریم قریشی شاہ صاحب رحمہ اللہ بیرہ والے کہنے لگے ان کے پاس میں گیا بڑے اہل نظر تھے۔ بڑے عجیب باکمال انسان تھے، بڑے بڑے بزرگوں سے ان کو نسبت تھی، بہت بڑے اللہ والوں سے ان کو نسبت تھی۔ ان کے پاس میں پہنچا تو مجھے دیکھ کے کہنے لگے: تجھے کبھی کسی سانپ نے کاٹا ہے؟ انہوں نے خود ہی پوچھا۔ میں نے کہا: کئی بار کاٹا ہے۔ پوچھا پھر تو مرا نہیں؟ اس نے کہا: کئی مر گئے میں نہیں مرا....! درویش فرمانے لگے: تُو صدیقی ہے اور پکڑ کے میرا ماتھا چوما۔ کہنے لگے: میرا ماتھا چوما اور کہنے لگے: تُو صدیقی ہے۔ میں نے کہا: میں نے تو نماز پڑھی نہ پڑھی.... مجھے پکڑ کر کتنی دیر تک روتے رہے اور سینہ میرے ساتھ لگا کر پتہ نہیں اللہ سے کیا باتیں کرتے رہے اور کہنے لگے: الحمدللہ! اللہ کے فضل سے میرا سینہ صدیقی نسبت سے منور ہو گیا ہے۔ حضرت حالیجی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے۔ یہ دعائیں یہ برکتیں منتقل ہوتی ہیں۔ اگر یقین ہو تو یہ نسبتیں منتقل ہوتی ہیں۔

دعا کا تعاقب

میں اپنے کلاس فیلو کی بات کر رہا تھا۔ وہ کہنے لگا: تیرے پاس کیا گیدڑ سنگھی ہے؟ میں نے کہا: میرے پیچھے کسی اللہ والے کی دعائیں ہیں۔ بس میں یقین کر کے ان کے ساتھ چلا تھا ساری دنیا نے میرے کانوں میں ادھر اُدھر سے ہزاروں باتیں کہیں مگر اللہ کے فضل سے میرا یقین انیس سے بیس نہیں ہوا میرا یقین ایسے ہے جیسے دو سے دو چار ہوتا ہے۔ ایک جمع ایک دو ہی ہوتا ہے ایک جمع ایک تین نہیں ہوتا۔ اس دعا کا یقین ہو اور اس دعا کو پڑھیں اعمال کو یقین کے ساتھ کریں گے تو اعمال کی تاثیر اور طاقت ملتی ہے اور اللہ کی مدد ملتی ہے۔

تیر نظر کا یہ اثر جس کو لگا شکار ہے

تحقیق کا نقصان

اعمال کو یقین کے ساتھ کرنے سے اللہ کی مدد ملتی ہے، غیبی رزق ملتا ہے، غیبی خزانے ملتے ہیں اور اللہ کا غیبی نظام اس کے ساتھ چلتا ہے اور جو بندہ تحقیق میں لگ جاتا ہے کبھی اپنے مرشد کی تحقیق، کبھی سلسلے کی تحقیق، کبھی حسب نسب کی تحقیق، کبھی اس کی تحقیق اور کبھی اُس دعا کی تحقیق بس وہ بیچارہ اسی تحقیق میں لگا رہتا ہے۔ کئی لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ تحقیق میں لگے رہتے ہیں، بیعت ہونے کے بعد بھی تحقیق میں لگے رہتے ہیں، اونچ نیچ دیکھتے رہتے ہیں وہ اسی میں لگے رہتے ہیں، وہ کچھ نہیں پاتے، بے فیض رہ جاتے ہیں، خالی برتن لے کے آتے ہیں اور خالی برتن لے کے چلے جاتے ہیں پھر طعنہ دیتے ہیں ہمیں ملا نہیں تُو نے لینے کی کوشش کہاں کی تھی۔

غیبی نظام پر یقین

ان دعاؤں کی تحقیق نہیں۔ بس! قرآن نے فرما دیا، اللہ کے حبیب ﷺ نے فرما دیا کملی والے سرور کونین ﷺ نے فرما دیا ختم...! میرے لیے فل سٹاپ لگ گیا

Comma نہیں ہے اتنی بات کافی ہے۔ انہوں نے فرما دیا اور یہ حق ہے ہندو کو غیبی نظام مل سکتا ہے، انگریز کو غیبی نظام مل سکتا ہے، مسلمان کو غیبی نظام مل سکتا ہے، ایک ان پڑھ آدمی ایک ان پڑھ بابے کو غیبی نظام مل سکتا ہے جسکے والد نے اپنی قریبی خاتون کی خدمت کی تھی اور اس خاتون سے یہ دعا پائی۔ اس کو غیبی رزق مل سکتا ہے اور اگر میں اس دعا کو پڑھوں گا تو کیا مجھے نہیں ملے گا...؟ اللہ دینے والا ہے اور اللہ کے خزانوں سے ملتا ہے بس یقین کامل کے ساتھ چلنا، اعتماد کے ساتھ چلنا بہت سی منزلوں کے سفر طے کروا دیتا ہے۔

ہر برگ پکارے گا تجھے پیار سے سو بار
اور دامن میں الجھ کر تجھے روکیں گے بہت خار
دامن کو بچاتا ہوا خاروں سے گزر جا
منزل تیری آگے ہے بہاروں سے گزر جا

منزل تیری آگے ہے بہاروں سے گزر جا

تیرے قدموں میں اور تیری راہوں میں رکاوٹیں آئیں گی، کبھی بہاریں آئیں گی، کبھی کانٹے آئیں گے، کبھی رکاوٹیں آئیں گی، کبھی ناگواریاں آئیں گی، جو اِن میں الجھ گیا وہ الجھتا چلا جائے گا اور جو اِن میں نہ الجھا بس ڈوبا اور پار کر گیا پھر وہ پار ہو جائے گا پھر اللہ اُس کی مدد خود کرتے ہیں، اللہ اُس کا ہاتھ خود پکڑتے ہیں، میرا اللہ کی رحمت خود متوجہ ہوتی ہے۔ پھر نظام اس کے موافق چلتا ہے، برکتیں متوجہ ہو کے اس کو ڈھانپ لیتی ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا.... کا خاص عمل

اس لیے اللہ والو! اس دعا کے کمالات بہت انوکھے اور پر تاثیر ہیں۔ اس دعا کو یقین سے پڑھیں۔ اللہ اگر تہجد کی توفیق دے تو اس دعا کی ترتیب بتاتا ہوں جو

میرے شیخ مرشد سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتائی تھی۔ شیخ نے جتنا فرمایا تھا میں اُتنا ہی بتا رہا ہوں۔ حضرت نے مجھے فرمایا تھا کہ: یہ تہجد میں پڑھنی ہے اور پھر فرمایا اگر تہجد نہ مل سکے تو پہلے پہر میں بھی پڑھ سکتے ہیں یعنی عشاء کے بعد سوتے ہوئے لیکن پڑھنا رات کی تاریکی میں ہے۔ دو رکعت نماز نفل حاجت کی نیت سے پڑھیں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد اس آیت کا تکرار کرنا ہے یہی آیت بار بار پڑھنی ہے۔ یہ آیت قرآنی آیت ہے اور کچھ بھی نہیں پڑھنا۔ جیسے سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملاتے ہیں اس کی جگہ یہی آیت مسلسل پڑھیں۔ ڈوب کے پڑھیں "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ڈوب کر، ٹھہر ٹھہر کر، مانگ مانگ کر، گڑگڑا کر، بھکاری بن کر، کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے بوڑھے ہیں تو بیٹھ کر پڑھ لیں اگر مجبوری ہے نفل بیٹھ کے پڑھ سکتے ہیں تو کوئی حرج نہیں اس کو پڑھیں۔

مجھے ایک بندہ کہنے لگا: میں التحیات میں زیادہ دیر تک بیٹھ کے نہیں پڑھ سکتا۔ میں نے کہا: آلتی پالتی مار کے نفل پڑھ لے، جس نشست میں تجھے سکون ہے ویسے پڑھ لے۔ ایک صاحب کہنے لگے: گھٹنوں میں تکلیف ہے؟ میں نے کہا: کرسی پر بیٹھ کے پڑھ لیں۔ جس طرح سکون ملے پڑھ لیں۔ کیوں؟ اس دعا میں سکون لازم ہے۔ کھڑے کھڑے پاؤں سو گیا کبھی اس پاؤں پر کھڑا ہوا، کبھی اُس پاؤں پر کھڑا ہو، ناں ناں ایسا نہ کرنا...! جوانوں کو تو لمبی رکعتیں کھڑے ہو کر پوری کرنی چاہیں جوان بھی جان بوجھ کے معذور نہ بنیں۔ اس دعا کو پڑھیں بڑے راز و رموز کھلتے ہیں اور رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں۔

برکت کے دروازے کھلوانے والی دعا

جو نفل میں نے عرض کیے ہیں ان کو ہفتے میں ایک دو دفعہ پڑھنے کا معمول بنا لیں۔ اللہ اس کی برکت سے بہت دروازے کھلیں گے انشاءاللہ!۔ اللہ کے ہاں اس دعا

کی بڑی طاقت اور تاثیر ہے، بڑی انوکھی تاثیر ہے۔ اس دعا کے پڑھنے سے غیبی دروازے، رزق کے دروازے، راحتوں کے دروازے، رحمتوں کے دروازے، خوشیوں کے دروازے اور عنایتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس دعا کے پڑھنے سے رشتوں کی بندشیں، مال کی بندشیں، صحت کی بندشیں اور جادو جنات کی بندشیں سب ختم ہو جاتی ہیں۔

برکت اور نحوست کا فلسفہ

آج میرا ایک لفظ یاد رکھیے گا! جہاں برکت آتی ہے وہاں نحوست ختم ہوتی ہے۔ کبھی آپ نے یہ دیکھا ہے کہ روشنی لانے کے لیے اندھیرے کو ڈنڈے مار رہے ہیں؟ اندھیرے کو ختم کرنا ڈنڈوں سے نہیں ہے بس! روشنی لے آؤ اندھیرا خود بخود ختم ہو جائے گا۔ جہاں رحمت آ گئی سمجھو وہاں سے نحوست بھی چلی گئی، ختم ہو گئی۔ نحوست اس وقت ختم ہو گی جب رحمت آئے گی اور یہ دعا رحمت ہے، یہ دعائے برکت ہے۔ یہ قرآنی دعا رحمت اور برکت والی دعا ہے۔

تصورات کا ٹوٹنا جڑنا

دو رکعت نماز نفل ایسے پڑھیں کہ ان دو نفل میں گھنٹہ لگ جائے، چلو آدھا گھنٹہ لگ جائے مگر یہ دو نفل گڑگڑا کے نہایت دھیان سے پڑھیں اگر دھیان بھٹکے تو پھر اللہ کی طرف دھیان جڑے، پھر ٹوٹے پھر جڑے، پھر ٹوٹے پھر جڑے....! یہ توڑ جوڑ کرنے کے بعد ایک وقت آتا ہے کہ دھیان جم جاتا ہے اور پھر اس دھیان سے اللہ پاک سے یہ دعا مانگیں۔ دعا پڑھتے ہوئے جب دنیا کا تصور آئے، جب آخرت کا تصور آئے اور جب ''وقنا عذاب النار'' کا لفظ آئے تو اس دعا کے الفاظ میں ڈوب جائیں۔

نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر

قرآن پاک نماز کے باہر پڑھنا اجر رکھتا ہے لیکن جتنا اجر قرآن کو نماز کے اندر

پڑھنے میں ہے وہ اجر کہیں نہیں مل سکتا، وہ برکت کہیں نہیں مل سکتی، وہ رحمت کہیں نہیں مل سکتی جو رحمت اور برکت نماز کے اندر قرآن پڑھنے کی ہے۔ اللہ والو! نماز کے اندر جو ہم قرآن پڑھتے ہیں اسی طرح اس دعا کو پڑھتے رہیں۔ یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد جو سورت ملائی ہے وہ بھی دعا ملائیں مسلسل اسی کو پڑھیں، رکوع میں جائیں پھر سجدے میں جائیں سجدے میں بھی یہ دعا پڑھیں، لمبا سجدہ ہو جتنی دیر کرسکیں پھر دوسرے سجدے میں بھی یہ دعا پڑھیں۔ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھیں اور یہ دعا بھی پڑھیں پھر دوسری رکعت بھی ایسے پڑھیں اور پھر سلام پھیرنے کے بعد چند بار استغفار کرکے پھر یہ دعا پڑھنی ہے۔

تعلیمی زندگی میں کامیابی، کاروباری زندگی میں کامیابی، مستقبل Future کو برائٹ کرنے کے لیے، عزت، شان و شوکت، برکت، رحمت کرم عطاء شفقت اور کمال ہے اس دعا کے اندر.... بڑوں کے لیے، بوڑھوں کے لیے، جوانوں کے لیے، بچوں کے لیے، عورتوں کے لیے اور مردوں کے لیے یہ دعا تحفہ ہے۔ رات کا آخری پہر ہو یا رات کا پہلا پہر ہو، آخری پہر میں بعض اوقات اٹھنا مشکل ہوتا ہے آپ پہلے پہر میں پڑھ لیں۔ اللہ والو! یہ دو نفل اللہ والے آپ ضرور پڑھیں اور یہ دو نفل حاجت کی نیت کرکے پڑھیں، پھر مانگیں اپنی طلب کے مطابق.... جب "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی دُنْیَا" پر پہنچیں تو پھر دنیا کے اپنے سارے مسائل، مشکلات، الجھنیں، غم، کڑھن، درد جتنی بھی Herdels ہیں اللہ سے وہ مانگیں اور جب "وَفِی الْاٰخِرَۃِ" پر پہنچیں تو آخرت کیلئے خاتمہ بالخیر، کلمہ، ایمان والی قبر، ایمان والی موت، جنت الفردوس، اللہ کی محبت کا ساتھ مانگیں اور جب "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پر پہنچیں تو دنیا و آخرت کی آگ سے نجات، دنیا آخرت کے غموں سے نجات، دنیا آخرت کی مشکلوں سے نجات مانگیں۔

اللہ سے مانگتے رہیں

اللہ روز توفیق دیدے تو روزانہ دو نفل پڑھ لیں۔ ہفتے میں دو دفعہ پڑھیں، تین پڑھیں، پانچ دفعہ پڑھیں یا سات دفعہ پڑھیں۔ دن میں دو نفل پڑھنے ہیں زیادہ دفعہ نہیں پڑھنے۔ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اگر دن میں دو دفعہ پڑھ لیے تو دوسرے روز دو دفعہ پڑھنا مشکل ہو جائیں گے۔ بس دو نفل پڑھیں تو دو نفل پڑھتے رہیں اور اپنی حاجت اللہ سے مانگتے رہیں، اللہ سے منواتے رہیں، بہت شہنشاہ کریم ہے، وہ اپنے خزانوں سے عطا کرتا ہے لینے والے دیوانے ہو جاتے ہیں اور دینے والا اپنے کرم کی بارش کو روکتا نہیں اور لینے والے پاگل ہوتے ہیں کہ اب سمیٹیں کہاں؟ رکھیں کہاں؟ میرے پاس ان دو نفلوں کے کئی واقعات ہیں، ظاہر ہے جتنا میرے پاس مجمع آتا ہے، جتنے لوگ آتے ہیں میں بتاتا ہوں جتنی میری پریکٹس ہے تو اس کے مطابق میرے پاس کئی واقعات ہیں اور سالہا سال سے پریکٹس ہے، سالہا سال سے لوگ آرہے ہیں اور مجھ سے آکے سوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں میں ان کو اللہ کا نام بتا دیتا ہوں کیونکہ میرا برتن خالی ہے، میرا در خالی ہے تو جو خالی در پر آتے ہیں میں انہیں بھرے ہوئے اللہ کے در پر بھیج دیتا ہوں اور میرا کریم رب اپنے در سے واپس نہیں لوٹاتا، کرم فرما ہی دیتا ہے۔ تو اس لیے اس عمل کو کرتے جائیں، مانگتے جائیں اور پڑھتے جائیں۔ اللہ دنیا بھی بنائیں گے اور آخرت بھی بنائیں گے۔

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

انسان کا مزاج

انسان اگر سائیکل سے گاڑی پر آئے تو فخر بھی محسوس کرتا ہے اور سکون بھی محسوس کرتا ہے لیکن گاڑی سے سائیکل پر آنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ اس کے پاس سائیکل تھی جب اللہ پاک نے وسعت عطا فرمائی تو دو پہیوں والی کی جگہ چار پہیوں والی سواری دیدی۔ پھر قدرت کا نظام ایسا چلا کہ واپس دو پہیوں والی پر آگیا تب گزارہ مشکل نظر آتا ہے کیوں کہ انسان کی زندگی کے بہت سال جس ڈگر پہ گزرے ہوں کھلا ہاتھ ہو، امارت ہو، مال و دولت کی فراوانی ہو وہی انسان کا مزاج بھی بن جاتا ہے۔

عہدوں کا مزاج پر اثر

جب ہم حج پر تھے تو ہمارے ایک ساتھی مولانا عثمان صاحب سے کہنے لگے: مولوی صاحب! ہمیں کوئی اچھا سا مولوی دیدیں۔ مولانا صاحب مجھ سے کہنے لگے: کیا خیال ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نام دے دوں؟ میں نے پوچھا خیریت تو ہے؟ کہنے لگے ان کو کوئی جچتا ہی نہیں ہے۔ میں نے بے ساختہ کہہ دیا کہ کوئی ریٹائرڈ افسر تو نہیں ہیں؟ کہنے لگے. ہاں! مسجد میں کمیٹی کے چیرمین اکثر ریٹائرڈ افسر ہوتے ہیں۔ عہدے کا اثر ان کے مزاج کا حصہ بن جاتا ہے پھر افسری گھر میں تو نہیں چلتی مولوی پہ چلتی ہے، مسجد کے خادم پہ چلتی ہے۔

جنت کا باسی

دراصل ہم بہت عرصہ جنت کے باسی و مکیں رہے ہیں، آئے جنت سے ہیں اور جانا بھی جنت میں ہے انشاء اللہ...! لہٰذا عالم ارواح سے عالم برزخ تک کے درمیانی راستہ عالم شہود یعنی مشاہدے کے اس عالم کو بھی اس میں رہتے ہوئے ہم جنت بنانا چاہتے ہیں۔ برزخ ہماری منزل ہے ارواح سے آئے ہیں اور چاہتے ہیں یہ دنیا بھی ویسی ہی جنت بن جائے۔ قربان جائیں کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم پہ کہ ان کی آمد کی برکت سے اللہ جل شانہٗ نے اس دنیا کو جنت بنانے کے لیے راستے بھی دے دیے ہیں۔

دنیا میں جنت کے مزے

اللہ پاک فرماتے ہیں: ٹھیک ہے اس دنیا کو میں جنت بنا کے دکھا سکتا ہوں۔ شہید کو جب شہید کیا جائے گا تو اللہ اس کو جنت کا ایک مزہ دے دیں گے بس جنت کے مزے میں وہ ایسا گم ہوگا کہ لمحوں میں اس کی روح نکل جائے گی خواہ اس کے جسم کے بموں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں یا جیسا بھی ہو جائے، اللہ اسے جنت کا مزہ دے دیں گے۔ چلو! وہ تو موت کے وقت ہے اللہ والو! موت سے پہلے بھی جنت کے مزے ملتے ہیں۔ سنا ہے کہ مال و دولت آتی ہے چین لٹ جاتا ہے لیکن کتنے ہی لوگ ایسے گزرے ہیں اور آج بھی کچھ تو میرے علم میں بھی ہیں کہ اللہ نے مال و دولت اور چیزیں عطا فرمائی ہیں اور ساتھ ساتھ دل کا سکون دیا ہے، طبیعت کو چین عطا کیا ہے اور جنت کے مزے بھی اسی دنیا میں عطا کیے ہیں۔ کھانے میں جنت کے مزے مل سکتے ہیں، پینے میں جنت کی لذتیں مل سکتی ہیں مگر کس وقت؟ اس وقت جب میرا اللہ چاہے گا۔ یہ سب مزے اللہ کی چاہت کے ساتھ ہیں۔ یہ پکی بات ہے اور جب میرا اللہ نہ چاہے جنت کے مزے کبھی نہیں مل سکتے۔ اللہ جل شانہٗ کی چاہت سے جنت کی لذتیں ملتی ہیں، اللہ جل شانہٗ کی چاہت سے جنت کے مزے ملتے ہیں اور اللہ جل شانہٗ کی چاہت سے یہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے پھر چاہے وہ گندے

نالے کے کنارے جھونپڑی پر رہنے والا شخص ہی کیوں نہ ہو اللہ کی قسم! اس کی جھونپڑی جنت بن جائے گی۔ میں نے ایک تجربہ کیا ہے اگر گندے نالے کے کنارے پر گاڑی چل رہی ہو اور گاڑی میں اے سی چل رہا ہوں تو اندر اتنی بدبو ہو جاتی ہے کہ اس جگہ سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اسی گندے نالے کے کنارے اگر کوئی جھونپڑی کے اندر زندگی کے دن رات گزار رہا ہے اور اللہ جل شانہٗ کی چاہت کو پورا کر رہا ہے تو رب کعبہ کی قسم! اس کی جھونپڑی جنت بن جاتی ہے۔

کروڑوں کا مکان.....نہ سکون نہ چین

دوسری جانب بہت بڑی ہریالی اور سرسبز نہروں اور آبشاروں کے کنارے بڑی بڑی کوٹھیاں اور بنگلے بنا کر رہنے والے اگر رب کی چاہت کو پورا نہ کریں تو یہ بڑی بڑی کوٹھیاں جہنم بن جاتی ہیں۔ اسلام آباد کے بعض پرانے سیکٹرز میں ای سیون ایک پرانا سیکٹر ہے جہاں امراء رہتے ہیں۔ ایک بار میں ایک دوست کے ساتھ اس سیکٹر میں ایک مکان کے پاس کھڑا تھا تقریباً دو تین ماہ کے بعد میں ان کے پاس دوبارہ گیا تو میں نے وہ مکان دیکھا اور کہا یہ مکان تو مجھے تبدیل نظر آ رہا ہے وہ مسکرا دیے کہنے لگے: پتہ نہیں ان کو کیا بے چینی ہے، کیا پریشانی ہے کسی اچھے سے مکان کا نمونہ دیکھ کر آئے تو ایک دم بہت بڑے ٹھیکیدار سے بات کی۔ ٹھیکیدار نے کہا: گرانے کے چوبیس لاکھ لوں گا اور بنانے کے اتنے کروڑ لوں گا۔ انہوں نے کہا: نہیں! مجھے ارجنٹ چاہیے۔ پھر اُس نے کہا: خرچہ اتنا بڑھ جائے گا؟ انہوں نے کہا: کوئی بات نہیں۔ اس مکان پر چوبیس لاکھ گرانے پر لگے اور کروڑوں بنانے پر لگے اور تھوڑے ہی عرصے میں یہ مکان مکمل ہوا اب وہ اس میں رہ رہے ہیں لیکن سکون اور چین سے پھر بھی نہیں ہیں۔

”ربنا اتنا فی الدنیا حسنة“ میں زندگی کا چین

چین تو اللہ کے خزانوں سے ملتا ہے۔ زندگی کا چین اسی کا نام ہے ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا“ یہ زندگی کا چین ہے، زندگی کا سکون ہے ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حسنة“ اللہ

دنیا ایسی دے جو اچھی ہو۔ حدیث میں ایک دعا آئی ہے مفہوم ہے کہ یا اللہ! مجھے ایسی بیوی عطا نہ کر جو وقت سے پہلے مجھے بوڑھا کر دے۔ ہمارے ایک پروفیسر تھے جو کالج میں ایک سبجیکٹ کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے۔ کئی سال پہلے کی بات ہے میں نے ایک تحریر لکھی اور ان کے پاس لے گیا۔

میں نے کہا: سر...! آپ اس کی ذرا نوک پلک سنوار دیں کہ اِس میں کہاں غلطی ہے۔ ان کو میں نے پنسل دی ایک دو غلطیاں نکالیں اور کہنے لگے: بہت اچھا انداز ہے۔ دو تین سال پہلے میں نے ان سے عرض کیا میں نے کہا: سر...! آپ اتنے بڑے سکالر ہیں، لکھنے والے ہیں، کالم نگار ہیں، اتنے بڑے شاعر ہیں لیکن آپ کی کوئی تحقیق، کتاب یا کوئی شہ پارہ لوگوں میں آ نہیں سکا۔ کیوں؟ ٹھنڈا سانس بھر کے کہنے لگے: مجھے بیوی ہم مزاج نہیں ملی۔ مجھے اس وقت شیر خدا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بات یاد آئی کسی نے پوچھا کہ ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ کے کیا معنی ہیں؟؟ فرمایا: نیک بیوی، ایسی بیوی جو ہم مزاج ہو، وہ میری طبیعت کو سمجھے میں اس کی طبیعت کو سمجھوں اور جس کو یہ بیوی مل گئی وہ دنیا کا خوش قسمت ترین انسان ہے۔ اس کے لیے اللہ دنیا و آخرت کی وسعت کے خزانے کھول دیتا ہے اور خوش قسمت بیوی وہ ہے جس کو شوہر ہم مزاج مل جائے۔ یہ نہ ہو کہ باہر تو ہنستا مسکراتا ہو گھر جاتے ہی ہلاکو خاں، چنگیز خاں بن جاتا ہو، گھر میں ابلا کا خاں جوجی خاں نہ بن جائیں۔ جب گھروں سے زندگی کا چین لٹ جاتا ہے تو سمجھ لو ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً“ اس گھر میں نہیں ہے اور جب اندر سے دل کا چین لٹ جاتا ہے تو سمجھ لو ”وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً“ بھی نہیں ہے۔ کیوں؟ اللہ باور کراتا ہے ”اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ“ یاد رکھنا! ہماری یاد میں ہم نے سکون رکھا ہے ہماری یاد میں چین ہے۔

من کا چین اور تن کا پنکچر

جب تیرے من کے اندر سے چین لٹ جائے، تیرے تن کے اندر سے چین لٹ جائے تو سمجھ لے کہیں کوئی پنکچر ہوا ہے کہیں سے ہوا نکلی ہے۔ یہ ہوا کہاں سے نکل رہی ہے؟ چیک کر تیری آنکھیں پنکچر ہوئی ہیں، تیرے کان پنکچر ہورہے ہیں، تیری زبان پنکچر ہورہی ہے تیرے ہاتھ پنکچر ہورہے ہیں، تیرے جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ ایسا ضرور ہے جہاں سے ہوا نکل رہی ہے اور اس ہوا کے نکلنے سے راحت وسکون سے چلتی ہوئی تیری گاڑی کو رات کے آخری پہر میں جنگل کے کنارے لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ رات کا آخری پہر یا آدھی رات ہو اور جنگل بھی سنسان ہو اور درندے بھی تیرے آمنے سامنے ہوں اور وہاں تیری گاڑی میں سے ہوا نکلی ہو تو بتاؤ اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی؟ ہمارے کسی پرزے سے یا ہمارے کسی ٹائر سے ہوا ضرور نکل رہی ہے اسی لیے تیرے اندر کا چین لٹا ہے ایسے نہیں لٹا۔

بہتر کنال کا گھر مگر چین نہیں...!

گھر بنانے سے زندگی کا چین نہ کبھی آیا نہ آسکتا ہے۔ یہ آج سے اٹھارہ بیس سال پہلے کی بات ہے ایک شخص نے بہتر کنال کا گھر لاہور میں بنایا۔ مجھے آکر کہنے لگے: ہم ہر سال سپیرے بلواتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگے: ہم اخبار میں اشتہار دیتے ہیں اور ہر سال برسات کے موسم میں سپیرے بلواتے ہیں لاہور کے قرب وجوار کے جتنے بھی زیادہ تر نئے علاقے ہیں وہاں سانپ ہوتے ہیں کہنے لگے سپیرے سانپ چن لیتے ہیں۔ میں نے کہا: جو آپ کے گھر کے اندر سانپ ہیں اس کے لیے کن سپیروں کا انتظام کیا؟ مجھے دیکھ کر کہنے لگے: میں نے گھر کے اندر تو ایسا انتظام بنایا ہے کہ سانپ یا کیڑا اندر داخل ہی نہیں ہوسکتا۔ میں نے کہا: آپ کے گھر میں چین نہیں ہے آپ کے گھر کے اندر سانپ اور بچھو ہیں۔ ٹھنڈی آہ بھر کر کہنے لگے: آپ نے ٹھیک محسوس کیا ہے۔

تنگی اور سختی کو چین میں بدلنے والی دعا

جب انسان اللہ پاک سے دوستی لگاتا ہے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً" کی تفسیر پانا چاہتا ہے اور اس دعا کا نفع پانا چاہتا ہے تو پھر اللہ جل شانہٗ اس کے لیے دنیا جنت بنادیتے ہیں اور ظاہر کی جنت نہیں اندر کی جنت بنادیتے ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ پاک نے ہمیں جو چین دیا ہے اگر وہ بادشاہوں کو پتہ چل جائے تو بادشاہ تلواریں لے کر ہم پہ ٹوٹ پڑیں۔ بظاہر دیکھنے والا کہے گا بڑے دکھ میں ہیں، بڑی تکلیف میں ہیں اور بہت غم میں ہیں۔ بظاہر جو تنگی ہے اور سختی ہے وہ عارضی ہے تمام وقت کے لیے نہیں ہے۔ وہ بظاہر تو کم پیشی کی زندگی گزار رہے ہیں، سفید پوشی کی زندگی گزار رہے ہیں، غربت کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن اس زندگی میں ان کو جو نعمت ملی ہے اور جو چین ملا ہے وہ انمول ہے۔

جانوروں کی تیمارداری

میرے نانا رحمۃ اللہ علیہ گھوڑوں کے بہت بڑے معالج تھے۔ نواب کے گھوڑوں کے معالجوں میں سے تھے۔ وہ فوت ہوگئے تو ان کے ایک شاگرد کے ہاتھ دو چار نسخے آگئے وہ بھی پھر معالج بن گیا۔ میں ایک دفعہ اُس کے پاس گیا اُس کا ایک گھوڑا ہوتا تھا اور وہ سواریوں کے لیے تانگہ چلاتا تھا۔ اس کا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا وہ اس میں بڑے سکون سے سوتا تھا۔ جس وقت میں اُس سے ملنے جاتا تھا اُس وقت اس کی عمر تقریباً پچپن سال کے قریب تھی۔ وہ دوائیں بنا کر رکھتا تھا اور لوگ آکر دوائیں لے جاتے تھے۔ لوگ اپنے گھوڑے کی نبض بھی دکھاتے تھے کیونکہ گھوڑے اور انسان کا مزاج یاد رکھیے گا برابر ہے۔

جانوروں کی خدمت پر ملنے والا چین

اس دن میں جا رہا تھا تو ایک بندہ گدھے کو زور زور سے مار رہا تھا۔ میں نے کہا:

جو گدھے کو نہیں مارتا گدھا ہے جو گھوڑے کو مارتا ہے وہ گدھا ہے۔ ہمارے تسبیح خانے کی بیسمنٹ سے گدھے مٹی نکال رہے تھے میری اُن گدھے والوں سے دوستی ہوگئی میں اُن کے ساتھ بیٹھتا تھا۔ ایک کا نام پردیسی تھا۔ میں نے کہا: پردیسی تُو گدھے کو کیوں مارتا ہے؟ وہ کہنے لگا: پیر صاحب! بات یہ ہے کہ اڑھائی قدم کے بعد گدھا پچھلا ڈنڈا بھول جاتا ہے۔ میں نے نانا کے اس شاگرد کی زندگی میں چین دیکھا۔ وہ گھوڑے کی نبض دیکھتا ان کو ادویات وغیرہ دیتا تھا۔ سواریاں اٹھاتا لیکن زیادہ نہیں کھپتا تھا۔ وہ مجھ سے محبت کرتا تھا کہ میرے استاد کا نواسہ ہے میں کبھی کبھی ان کے پاس جایا کرتا تھا کیونکہ شروع سے میری طبیعت میں ہے کہ کوئی چیز پوچھوں تو اس کی تہہ تک پہنچوں۔

جانور کی پیشانی پر علامات بخت

میں نے ایک دفعہ اُن سے پوچھا کہ آپ کام نہیں کرتے؟ کہنے لگا: کام تو کرتا ہوں دیکھو! دوائیں بنی ہوئی ہیں لوگ آتے ہیں لے جاتے ہیں اور ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ میرے پاس آپ کے نانا کے دیئے ہوئے نسخے ہیں۔ میں نے کہا: آپ تو زیادہ تر تانگہ چلاتے ہیں تو وہ گھوڑے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے: یہ وہ جانور ہے جس کی اللہ نے قرآن میں قسمیں کھائی ہیں اور اُس وقت مجھے پتہ نہیں تھا "وَلْعَادِيَاتِ ذَبْحاً فَلْ مُوْرِيَاتِ سُبْحَا" اور اس کے سموں سے نکلنے والی چنگاریوں کی اللہ نے قسمیں کھائی ہیں۔

میں ایک دن علامہ دمیری کی کتاب "حیات الحیوان" میں پڑھ رہا تھا جس کا مفہوم ہے کہ اللہ پاک نے قیامت تک گھوڑے کی پیشانی پر بخت رکھا ہے۔ تو وہ اشارہ کر کے کہنے لگے: یہ وہ جانور ہے جس کی اللہ نے قسمیں کھائی ہیں میں اس کی خدمت کرتا ہوں تو اللہ میری روٹی دے دیتا ہے اس کو تنگ نہیں کرتا خود تھوڑا کھا لیتا ہوں اس کو پورا کھلاتا ہوں، خود تھوڑا سو لیتا ہوں اس کو آرام پورا کراتا ہوں۔ پھر اللہ پاک مجھے غیب سے دے دیتا ہے۔ میرا کوئی قرضہ نہیں، میرے بچے اپنے کاموں پر

ہیں، میں ٹھیک ٹھاک ہوں اور ایک انوکھی بات کہی! کہنے لگے: انشاءاللہ مجھے موت بھی اچھی آئے گی۔ میں نے اسے نماز، تسبیح، اعمال کی طرف نہیں دیکھا شاید میری غیر موجودگی میں کرتا ہو، لیکن اس کو موت واقعی اچھی آئی۔ میں وہاں موجود نہیں تھا پڑوسیوں کو بلایا سانس پھول رہی تھی پڑوسیوں نے مجھے بتایا اس کی سانس اکھڑ رہی تھی تو اس وقت گھوڑے کے آنسو گر رہے تھے۔

میرے آنسو کہیں تجھے تکلیف نہ دیں
وقت رخصت بھی دیکھا نہ تجھے میں نے

جانور کی خدمت پر خاتمہ بالخیر

مرنے سے پہلے کہنے لگے: دیکھو! میرے اس گھوڑے کا خیال رکھنا جس کو بھی فروخت کرنا اُس کو کہنا اِس کو تکلیف نہ دے اور کہا: سامنے بہت سے خوبصورت لوگ ہیں جو گھوڑوں پر آئے ہوئے ہیں اور اُن کے گھوڑے بھی میرے گھوڑے کی طرح خوبصورت ہیں لیکن اُن کے گھوڑے بہت اچھے ہیں وہ مجھے لینے آئے ہیں، اُن کے سروں پر بڑی بڑی پگڑیاں ہیں اور اُن کے ہاتھوں میں نیزے ہیں اور جنگی سامان ہے اور وہ سارے مجھے لینے آئے ہیں کہ آؤ چلیں یہ دنیا بڑی تکلیف والی ہے تُو نے خدمت بڑی کر لی تُو نے اللہ والے جانور کی آ.....! اب ہم تیری خدمت کرتے ہیں۔ کہنے لگے: دیکھو! وہ لینے آئے ہیں پڑوسی بتاتے ہیں کہ ایسے دیکھا اور ایسے ہاتھ کیا اور بس روح وہیں نکل گئی۔

موت کی آخری ہچکی کو ذرا غور سے سن
زندگی بھر کا خلاصہ اسی آواز میں ہے

جھونپڑی جنت کا ذریعہ

جھونپڑی میں رہ کر اس کی زندگی جنت بنی اس کی جھونپڑی میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے تھے۔ میں بعض اوقات سوچتا ہوں کہ کوئی بندہ اگر اللہ کا ایک حکم پورا

کرلے تو اللہ اُس کو بخش دیتا ہے۔ میرا رب کریم ہے اگر بخشنے پر آئے تو ایک حکم پورا کرنے پر بخش دے اور اگر پکڑنے پر آئے تو ایک حکم کے چھوڑنے پر پکڑ لے.....! میرا کریم بے نیاز جو ہوا...! میرے اللہ سے کون پوچھ سکتا ہے۔ اس لیے یاد رکھیے! کبھی کسی ایک حکم کو ہم چھوٹا نہ سمجھیں، کرنے کے اعتبار سے بھی اس کو چھوٹا نہ سمجھیں، چھوڑنے کے اعتبار سے بھی چھوٹا نہ سمجھیں یہی ایک حکم میری نجات، میری خلاصی اور میری بخشش کا ذریعہ یا پکڑ کا ذریعہ بن سکتا ہے وہ کریم ہے۔

حضرت شاہ ابواسحاق رحمہ اللہ کی درس گاہ

ہم جہاں بیٹھے ہیں ہمارے سامنے لاہور کا مشہور اور صدیوں پرانا ایکڑوں اور مربعوں میں پھیلا ہوا میانی صاحب کا قبرستان ہے اور جہاں اس وقت ہمارا درس ہو رہا ہے تاریخ اور کچھ صاحب کشف لوگوں کے شواہد بتاتے ہیں کہ حضرت شاہ ابواسحاق رحمتہ اللہ علیہ یہاں درس دیا کرتے تھے۔ اُس وقت یہاں کھیت تھے۔ ان کھیتوں کے درمیان ایک خانقاہ تھی جو بعد میں ختم ہوگئی اور پھر یہاں بڑی بڑی کوٹھیوں نے جگہ لے لی جس جگہ ہم بیٹھے ہیں یہ ایک انگریز میم کی کوٹھی ہوتی تھی اسے میم کی کوٹھی کہتے تھے جہاں اب یہاں تسبیح خانہ ہے۔ میں جس وقت گھر کی تلاش میں تھا تو اس وقت رات کو میرے شیخ حضرت سید محمد عبداللہ ہجویری رحمہ اللہ خواب میں تشریف لائے۔ فرمایا: اس جگہ گھر بنا لے یہاں حضرت شاہ ابواسحاق رحمتہ اللہ علیہ کی برکتیں شامل ہیں۔

ایک طوائف کا جنازہ

ایک دفعہ حضرت شاہ ابواسحاق رحمہ اللہ علیہ درس دے رہے تھے سامنے سے جنازہ گزرا تو جنازے کو دیکھ کے فرمایا: کسی جنتی کا جنازہ ہے۔ کچھ لوگ اٹھے اس جنازے میں شامل ہوئے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ کسی کوٹھے کی رنڈی کا جنازہ ہے۔ حیران ہوئے تحقیق کرنے کے لیے اس رنڈی کے کوٹھے پہ پہنچے تو اس کی بوڑھی ماں ملی، تحقیق کرتے کرتے ایک عمل سامنے آیا اور وہ یہ کہ اس کو اسہال (موشن) کی بیماری ہوئی اور بار بار یہ حاجت کے لیے اٹھتی تھی، اُس کے پاس ایک برتن میں ریت یا مٹی یا راکھ ڈال کے رکھی ہوئی تھی اسی میں حاجت کرتی تھی، اس کی خادمہ پکڑ کے اس کو بٹھاتی تھی۔

طوائف کو ایک فقیر کی نصیحت

ایک دفعہ ایک فقیر آیا تھا۔ اُس فقیر کو خیرات دی تو فقیر نے اس کو نصیحت کی تھی کہ بی بی کبھی قبلہ رخ پیشاب نہ کرنا یہ سنت کے خلاف ہے اس کی زندگی میں کچھ نہیں تھا لیکن یہ بار بار ایک لفظ کہتی تھی قبلہ رخ پیشاب کرنا سنت کے خلاف ہے اور ساری زندگی اس نے ایک سنت کی پاسداری کی، سنت کی حفاظت کی، سنت کو دل میں سجایا گر تھی رنڈی اور آخری وقت میں جب اس کو حاجت ہوئی خادمہ نے بٹھایا تو احساس ہوا جلدی میں اس کو خادمہ نے قبلہ رخ بٹھا دیا۔ ایک دم چیخی کہ یہ تُو نے مجھے قبلہ رخ بٹھا دیا یہ سنت کے خلاف ہے اور وہیں مرگئی۔

سنت کی حفاظت پر طوائف کا خاتمہ بالخیر

وہ بوڑھی مائی کہنے لگی: مجھے تو خبر نہیں کہ کونسا اس کا عمل ہے۔ اُنہوں نے وہ عمل آ کر حضرت شاہ ابواسحاق رحمتہ اللہ علیہ کو بتایا تو حضرت مراقبہ کر کے فرمانے لگے: الحمدللہ! سنت کی حفاظت کی وجہ سے اللہ نے اس رنڈی کی بخشش کردی۔ اللہ والو! اوپر کا نظام جب چلتا ہے چین کی زندگی تو تب ملتی ہے اور اوپر کی چاہت لینے کے لیے اوپر والے کو کچھ اپنی چاہت دکھانی پڑتی ہے۔

اے جوش جنوں بیکار نہ رہ   کچھ خاک اڑا ویرانوں کی
دیوانہ بھی بنا مشکل نہیں   صورت تو بنا دیوانوں سی

”فی الدنیا حسنۃ“ کے نقشے

اللہ والو! اللہ کو اپنی تھوڑی سی چاہت دکھائیں تو سہی۔ کچھ تھوڑا سا کام آگے تو

چلائیں۔ یقین جانیے! اللہ دنیا کو، زندگی کو برکت و عافیتوں کا ذریعہ بنا دے گا۔ اللہ زندگی میں جنت کے مزے دیتا ہے اور بہت مزے دیتا ہے۔ ایسے ایسے لوگ گزرے ہیں اور آج بھی موجود ہیں کہ اللہ نے ان کو زندگی میں جنت کے بہت مزے دیئے ہیں۔ ان مزوں کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ نے آنکھوں سے دکھا دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کو میں نے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً" کے مصداق بنایا ہے۔

آؤ لوگو! دیکھو یہ زندگی ہے تم سمجھتے ہو کہ شائد "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" اس کو کہتے ہو جس کے پاس بہت بڑی گاڑیاں ہوں گی، بڑا مکان ہوگا، اچھا لباس ہوگا اور عہدہ ہوگا۔ آنکھ کے اشارے پر لوگ فدا ہوں گے اس کو بھی رب چاہے تو "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" دے سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" کی حقیقت صرف یہی ہے۔ ہم جھونپڑیوں میں بھی چین دے سکتے ہیں، ہم سفید پوشی کے بھرم میں بھی دے سکتے ہیں اور ہم غربت تنگدستی میں بھی دے سکتے ہیں۔ میرا اللہ فرماتا ہے "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" کے کئی نقشے ہیں جو ہم دے سکتے ہیں۔ ایک بندے کو اللہ پاک نے بڑا عہدہ، بڑا وقار، بڑا مقام نہیں دیا مگر اللہ پاک نے اُسے چین کی نیند دیدی ہے، یہ "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" ہے اللہ پاک نے اس کی عقل کو سلامت رکھا ہے یہ "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" ہے۔

ماں اپنے بچے سے پریشان

اس دن ایک خاتون آئیں ساتھ ایک بیچارہ معذور بچہ تھا کہنے لگیں میری شادی 1981ء میں ہوئی میں لکھنو سے لاہور آئی شادی کے بعد میں چند بار ہی وہاں جا سکی دس سال کے بعد میرا شوہر فوت ہو گیا اور میں بالکل خالی کی خالی رہ گئی۔ یہ میرا بڑا بیٹا ہے یہی میرا سہارا تھا اب یہ پاگل اور دیوانہ ہے یہ گھر کے اندر غصہ کرتا ہے بہت گالیاں دیتا ہے اس کو غصہ آتا ہے۔ لڑتا ہے، پاگل ہے اب یہ طاقتور ہو گیا ہے میں

کمزور ہو گئی ہوں اس کا کوئی علاج ہے تو بتائیں؟ میکے میرے لکھنو میں ہیں اور میں پاکستان لاہور میں ہوں میں جاؤں تو کہاں جاؤں؟

غیب کا نظام

میرے دوستو! جب رب دینے پہ آتا ہے غیب کا نظام بناتا ہے اور جب زندگی کا چین لینے پہ آتا ہے پھر ہر طرف سے خالی کر دیتا ہے اور جس شخص نے اللہ پاک سے "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" کے ذریعے دوستی لگائی تو اللہ اس کا غیبی نظام ایسا بناتا ہے کہ اس کو راستے بھی دیتا ہے، اللہ اس کو سہارے بھی دیتا ہے، اللہ اس کو منزلیں بھی دیتا ہے اور اللہ اس کو مقصد بھی دیتا ہے۔ اللہ غیب سے اس کا سارا نظام کر دیتا ہے۔

آج کی ملاقاتوں میں مجھے ایک صاحب بے ساختہ کہنے لگے: آپ نے جو اعمال بتائے تھے اُن کے کرنے سے اب تو میرا بغیر پیسوں کے کام ہو جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں پیسے ہونگے کام بنیں گے لیکن اللہ میرا بغیر پیسوں کے کام بنا دیتا ہے۔ بغیر پیسوں کے کام بن جانا یہ ہے۔ "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" اللہ پیسوں کا محتاج نہیں، اللہ سبب کا محتاج نہیں بلکہ اللہ خود سبب کا بنانے والا ہے، میرا اللہ جو سبب کا بنانے والا ہے وہ سبب کا محتاج کبھی نہیں ہوا کرتا۔ جو رب کی چاہت کو پورا کرے گا اُس کی چاہت پوری ہوگی۔ جو رب کی چاہت میں لگ جائے گا اُس کی چاہت میں اللہ لگ جائے گا۔ یہ اللہ کا نظام ہے اور یہ غیبی نظام چل کر رہتا ہے غیبی نظام اللہ کی چاہت کو پورا کر کے رہتا ہے۔ ہم نے دنیا کے نظام کو سمجھا نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید فتح پانے کا نام "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" ہے ایسا نہیں ہے.....!۔

حضرت حسینؓ کے سامنے رب کی چاہت

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا گھرانہ شہید ہو گیا سوائے چند افراد کے ساری دنیا کہتی ہے وہ کامیاب ہیں اور وقت کے بادشاہ نے سارا نظام ختم کر دیا اور اس کو اقتدار مل گیا ساری دنیا اب کہہ رہی ہے کہ وہ ناکام ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی چاہت کو دیکھا کہ میرے اللہ کی اس وقت چاہت کیا ہے۔ وہ اللہ کی چاہت میں لگ گئے دوسرے شخص نے اقتدار کو دیکھا وہ اقتدار میں لگ گیا اور اس کا اقتدار ختم ہو گیا۔ آپ یہ دیکھیں! چاہت کا عالم یہ ہوتا ہے کہ یزید کا بیٹا معاویہ اقتدار پہ بیٹھا ٹھیک چالیس دن کے بعد اس نے سارے بنو اُمیہ کے بڑے بڑے سرداروں کو بلایا اور کہا: یہ خزانے کی چابی ہے اور یہ تمہارا تخت ہے جس تخت کے نیچے حسین کا خون ہو اُس تخت پہ معاویہ نہیں بیٹھ سکتا اور اقتدار چھوڑ دیا۔ یزید جب مرا تھا اس کی عمر پینتیس سال کی تھی اور معاویہ کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی تھی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ محمد بن قاسم کی عمر ۱۷ سال کی تھی۔

اُس دور کے جوان بھی بڑا کچھ کر جاتے تھے آج کے جوان کو تو انٹرنیٹ اور موبائل سے فرصت نہیں ملتی ناں! اُس وقت تربیت کا نظام ہوتا تھا اس وقت کے جوان بہت کچھ کر گئے تھے۔ وہ جوان تھا جس نے سومنات کو سرنگوں کیا تھا، جس نے کالی دیوی کے چرنوں میں بیٹھنے والوں کو اللہ کا نام سکھایا تھا، جس نے رام کہنے والوں کے دلوں میں رحمٰن کا لفظ اتار دیا تھا اس کا لقب عماد الدین اس کا اصل نام تھا محمد بن قاسم تھا۔ یزید کے بیٹے معاویہ نے مَن کی چاہت کو نہیں دیکھا اس نے کہا مجھے اس تخت کی ضرورت نہیں ہے اور اس نے تخت چھوڑ دیا۔

زندگی گزارنے کا فلسفہ

اللہ والو! ہم نے اس دنیا کو ”فی الدنیا حسنة“ بنانا ہے۔ ساری زندگی پریشانیوں، بے چینیوں، مشکلوں اور تکلیفوں میں گزر گئی اور گزر رہی ہے اگر اللہ کی چاہت اس میں ہے تو اس پہ بھی تسلیم و رضا ہو۔ بڑے غور سے سنو! زندگی گزارنے کا فلسفہ، زندگی گزارنے کی ترتیب عرض کر رہا ہوں۔ ایک بندے نے راحت کے سارے اسباب اختیار کیے، چین کے اسباب اختیار کیے، مشکلات سے نکلنے کی ساری تدبیریں کیں، دعاؤں کے اعتبار سے بھی تدبیروں کے اعتبار سے بھی سب کچھ کیا پر

نکل نہ سکا۔ کوشش جائز طریقوں، حلال طریقوں سے مسنون طریقوں سے کرتا رہا نہ کر سکا۔ تو سن لیں! یہ ناکام نہیں ہے اسے مایوس نہیں ہونا چاہیے یہ ناکام نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے یہ اپنی پوری کوششیں کرتا رہا آخرت کے فیصلوں میں یہ فیصلہ تھا ہی نہیں۔ اللہ کو منظور نہیں تھا لہٰذا یہ ناکام نہیں ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا فلسفہ عرض کر رہا ہوں اس کو کہتے ہیں تسلیم و رضا۔ یا اللہ! اگر تُو اس پہ راضی ہے تو میں راضی ہوں اور اگر تیری یہ چاہت ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اگر تیری یہ چاہت ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

یا اللہ! میں نے پوری کوشش کی، یا اللہ! میں نے پورے اسباب بھی اختیار کیے، یا اللہ! میں نے پورے اعمال بھی اختیار کیے ساری چیزیں اختیار کیں۔ یہ خودکشی سے بچنے کا آپ کو ایک فارمولا بتا رہا ہوں، اسٹریس سے بچنے کا فارمولا بتا رہا ہوں، اینگزائٹی، ٹینشن سے بچنے کا فارمولا بتا رہا ہوں کہ یا اللہ میں نے پورے اسباب اختیار کیے اللہ میری اولاد نہیں تھی میں نے ساری زندگی اولاد کو چاہا علاج بھی کیا سنت سمجھ کے، اعمال بھی اختیار کیے حکم سمجھ کے، ساری تدبیریں اختیار کیں اگر تُو نے نہیں دی تو پھر میں اس پہ راضی ہوں۔ یا اللہ! میں نے ساری زندگی خوشحالی کو چاہا اگر تُو نے خوشحالی نہیں دی تو میں نے کبھی حرام راہوں کو نہیں پکارا، حلال راہوں کی جستجو ضرور کی پھر میں اس پہ راضی ہوں۔

یقین جانیے! ”وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ“ جو اللہ کی ذات پر توکل کرتا ہے سمجھ لے وہ اینگزائٹی سے بچ گیا، اسٹریس سے بچ گیا، دنیا کی بڑی بڑی مشکلات سے بچ گیا، اس نے اللہ کی ذات پر توکل کیا بڑے بڑے حادثوں سے، نقصان سے، خودکشی کے گمانوں سے، خودکشی کے خیالوں سے، خودکشی کے تصور سے اور خودکشی کی تدبیروں سے بچ گیا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے کوشش پوری کی اب میرے اللہ کو منظور نہیں میرے اللہ کی چاہت کچھ اور ہے تو یا اللہ ایک میری چاہت ہے ایک

تیری چاہت ہے، اللہ اب میں وہ چاہوں گا جو تیری چاہت ہوگی پھر اس کی زندگی کیا بن جائے گی؟ ”فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً“ اس کی زندگی بن جائے گی پھر وہ مطمئن ہوگا۔

ایوب علیہ السلام کو صبر پر اجر

ایوب علیہ السلام سالہا سال اپنے جسم کی اس تکلیف پہ مطمئن تھے کہ یا اللہ ٹھیک ہے اگر تُو نے مجھے اس حال میں رکھا ہے تو میرے حال کو جانتا ہے، تُو میرے دکھوں کو جانتا ہے، تُو میرے غموں کو جانتا ہے، تُو میری تکلیفوں کو جانتا ہے مولا میں مطمئن ہوں یہ ہے ”فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً“ اللہ پاک نے ان کی زندگی کو ایسا بنایا اور پھر بیماریوں کو بھی ختم کیا، اور پھر اولادیں بھی دیں اور پھر رزق بھی دیا اور پھر مال بھی دیا۔ کس پہ؟ جب انہوں نے اللہ کی رضا کو اپنی رضا بنا لیا اللہ کی چاہت کو اپنی چاہت بنا لیا۔ اللہ کے چاہنے کو دل میں چاہ لیا بس.....!!

حادثات سے بچنے کی تدبیر

دنیا میں بہت بڑے حادثات سے بچنے کی تدبیر عرض کر رہا ہوں۔ بیوی پر برسنے اور اپنا غصہ اس پر نکالنے، ماں پر غصہ نکالنے، ماں کا بچوں پر غصہ نکالنے سے بچنے کی تدبیر عرض کر رہا ہوں کہ میری چاہت پوری نہیں ہوئی۔ ایک خاتون نے آتے ہی مجھے ایک خط دیا کہنے لگیں کہ اگر میرا یہاں ایڈمشن نہ ہوا تو پھر میری خودکشی کے گناہگار آپ ہوں گے۔ میں نے ان سے کہا آپ ایسا کریں کہ خودکشی جس دن کرنی ہو مجھے اطلاع کر دیجیے گا میں آپ کی فاتحہ کی دعا کر دوں گا، باقی قیامت کے دن اللہ کے ہاں ہمارا معاملہ ہوگا پھر دیکھیں گے۔

زندگی سکھی کرنے کی تدبیر

ایک صاحب کہنے لگے: میرے والد صاحب نے ساری زندگی فلاں شعبے میں ملازمت کے لیے بہت کوشش کی۔ میں شعبے کا نام نہیں لیتا کیوں کہ اس میں سارا حرام ہی حرام ہے۔ سر سے پاؤں تک جھوٹ ہی جھوٹ ہے صبح سے شام تک جھوٹ ہی جھوٹ ہے، مقابلے کے امتحان دیئے، یوں کیا، اس طرح کیا لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ میرے والد صاحب ساری عمر حسرت کرتے رہے پھر کہنے لگے ہماری بستی میں ہر سال دو سال کے بعد ایک پیر صاحب آتے تھے وہ زیادہ بولتے نہیں تھے فقیر تھے زیادہ کسی سے لیتے بھی نہیں تھے دعا کرتے تھے لوگوں کو اللہ اللہ سکھاتے تھے اور چلے جاتے تھے۔ کہنے لگے: کسی نے کہا وہ باباجی آئے ہوئے ہیں وہاں جاؤ! اُس نے کہا میں نے کئی باباجی ایسے دیکھے ہیں لیکن وہ اس کو لے گئے۔ کہنے لگے: باباجی بیٹھے تھے اور باباجی نے کہا کہ دیکھو! اللہ کی رضا پر راضی رہنا سیکھ لو زندگی سکھی ہو جائے گی انہوں نے تو سکھی کہا میں دوسرے لفظوں میں کہوں گا زندگی ”فی الدنیا حسنة“ ہو جائے گی اللہ کی رضا پہ راضی ہونا سیکھ لو۔

حسرتوں کو چھوڑنے پر برکتیں متوجہ

وہ صاحب کہنے لگے: کہ باباجی کی بات میرے دل کو ایسی لگی کہ میں نے حسرتیں کرنا چھوڑ دیں۔ میں نے کہا: اتنے سال ہو گئے ہیں میں نے چاہا تھا کہ میں اس شعبے کا افسر بنتا اور مجھے سٹار لگتے مگر میں نہ بن سکا، میں وہ کسک اور وہ حسرت دل میں لے کے چل رہا ہوں اب معلوم ہوا کہ اللہ کی رضا نہیں ہے۔ کہنے لگے: میں نے وہ خیال چھوڑ دیا اور اپنی زندگی کے کاروبار میں جو میں کر رہا تھا اسی میں لگ گیا۔ کہنے لگے: جس دن میں نے وہ حسرت چھوڑی اللہ نے مجھ پر برکتوں کے دروازے کھولنا شروع کر دیے۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ میں اصل میں پہلے اللہ کی رضا پہ راضی نہیں ہوا تھا کہ اے اللہ اب میں میری تیری چاہت پر راضی ہوں۔

حسرتوں کو چھوڑنے پر جنت کا نظام متوجہ

ایک دفعہ میں ایک باباجی کے پاس بیٹھا تھا۔ میرے کچھ دوست بھی ساتھ تھے۔ سامنے گھر کے صحن میں ان کی بیوی تھی اور بیوی کے قدموں میں بیٹے کی قبر تھی۔ بیٹے کی عمر تقریباً تیس سال تھی اور کہنے لگے ساری عمر میرا بیٹا ایک چاہت کرتا رہا میں بیرون

ملک چلا جاؤں یورپ کے کسی ملک میں سیٹل ہو جاؤں۔ بہن وہاں سیٹل ہے بھائی وہاں سیٹل ہے اس نے ہر کوشش لیکن بے سود۔ آخر کار اسی ذہنی دباؤ میں اس نے ریوالور سے خودکشی کرلی۔ مجھے اس کے کمرے میں لے جایا گیا کمرے میں اشعار لکھے ہوئے تھے۔ اور سارا کمرہ اس کا سجا ہوا تھا اس کمرے میں اس نے ریوالور سے اپنے آپ کو ختم کیا اور وصیت نامے میں لکھا مجھے گھر میں ماں کے قدموں میں دفن کیا جائے لیکن حسرت اس کی یہی تھی کہ میں بیرون ملک چلا جاؤں۔

ایک اور جوان میرے پاس آیا مجھے اس کے الفاظ یاد ہیں۔ کہنے لگا: حکیم صاحب اگر کوئی قتل کرنا پڑا تو میں کردوں گا مجھے بیرون ملک یورپ یا امریکہ جانا ہے۔ جب تسلیم ورضا آتی ہے کہ اے اللہ تُو نے جس حال میں مجھے رکھا ہے تُو اگر اس حال میں مجھ سے راضی ہے تو بس! بندہ اللہ کو راضی کرنے میں لگ جائے یقین جانیے اللہ جنت کے مزے دے دیتا ہے "فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً" کے نقشے نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

ایک باباجی کا کند ذہن

میرے پاس اعوان ٹاؤن سے ایک باباجی آتے تھے۔ ان کا نام منیر حسین تھا۔ ابھی دو تین سال پہلے تقریباً نوے سال سے زیادہ کی عمر میں فوت ہوئے، بوڑھے آدمی تھے میرے پاس تشریف لاتے تھے۔ چھ سات سال نہ آئے صاحب فراش رہے آخر فوت ہو گئے۔ ان کی فیملی اب بھی میرے پاس آتی ہے۔ مجھے کہتے تھے کہ جس نے یہ اعوان ٹاؤن بنایا تھا اُس کا نام لعل خان اعوان تھا۔ وہ میرا دوست تھا۔ یہاں میانی صاحب میں اس کی قبر ہے۔ اُن باباجی نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں۔ وہ مجھے اپنی چھوٹی کتابیں، پمفلٹ اور آرٹیکل دیتے تھے۔ عبقری میں اُن کے آرٹیکل کچھ سال پہلے چھپتے رہے ہیں۔ اُنہوں نے مجھے ایک بات بتائی: مجھ سے کہنے لگے: پہلے میں گاؤں میں رہتا تھا وہاں ہماری مسجد کے ایک مولوی صاحب تھے وہ لاہور کے رہنے والے نہیں تھے کسی دوسرے شہر کے رہنے

والے تھے۔ وہ مولوی صاحب مانسہرہ، ہری پور اور ہزارہ کی طرف کی بولی بولتے تھے۔ میں اُس وقت جوان تھا نماز کے بعد ان کے پاس بیٹھ جاتا تھا۔ کبھی کبھی گھر سے کوئی چیز لا کر انہیں کھلا دیتا۔ میں ذہین نہیں کند ذہن تھا پڑھتا تھا اور بس بھول جاتا تھا، کوئی امتحان ایسا نہیں کہ میں نے سکون سے پاس کیا ہو۔ بڑی مشکل سے امتحانات پاس کیے، زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکا۔

ربنا آتنا...... سے یادداشت لاجواب

ایک دفعہ میں نے ان سے عرض کیا کہ مولوی صاحب آپ نے آج تک کوئی عمل ایسا نہیں بتایا کہ میرا حافظہ ٹھیک ہو جائے تو وہ کہنے لگے کہ دماغ کی دنیا اچھی کرنا چاہتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں جی! تو کہنے لگے تُو ہر نماز میں " رب جعلنی...." والی دعا کے بعد "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ" پڑھا کر اور اگر تجھے اللہ پاک توفیق دے تو یہ پوری دعا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کثرت سے پڑھا کر! کہنے لگے: میں کند ذہن تھا کچھ یاد نہیں رہتا تھا ہر بار فیل ہوتا تھا ناکام ہوتا تھا۔ میں نے یہ پڑھنا شروع کر دیا مطالعے کا شوق تھا پڑھتا بہت تھا بھول جاتا تھا کوئی سال ڈیڑھ سال کے بعد میرے ساتھ ایک انوکھا معاملہ شروع ہوا کہ پچھلی یادیں، باتیں جو پندرہ، بیس، تیس سال پرانی تھیں وہ ساری مجھے یاد آنا شروع ہو گئیں۔ وہ مولوی صاحب فوت ہو گئے مسجد سے ان کا جنازہ نکلا اور ان کے جنازے میں زیادہ آدمی نہیں آئے پتہ نہیں اصلاً وہ کہاں کے تھے؟ بہرحال ان کو دفن کر دیا گیا۔

دعا کے ورد نے مصنف بنا دیا

میں نے جب یہ دعا پڑھنی شروع کی تو مجھے پرانی باتیں یاد آنا شروع ہو گئیں اور میرے دماغ کی دنیا آباد ہو گئی "فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً" بہترین ہو گئی اور آج عالم یہ ہے کہ میں کئی کتابوں کا مصنف ہوں کوئی نہیں کہے گا یہ وہ شخص ہے جو ہر بار فیل ہوتا تھا یہ وہ شخص ہے جو کبھی استاد کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے پاتا تھا یہ وہ شخص ہے جو

کلاس کے اندر ہر وقت سزا پاتا تھا اور یہ وہ شخص تھا جو کبھی پہلی قطار میں نہیں بیٹھ سکا تھا کیونکہ پہلی قطار میں وہ بیٹھتے ہیں جو زیادہ اچھے پڑھنے والے ہوتے ہیں میں سب سے پیچھے بیٹھتا تھا جو آگے بیٹھنے والے تھے میرے وہ دوست نامور نہ ہوئے آج مجھے بہت لوگ جانتے ہیں میری کتابوں، مضامین کی وجہ سے، اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دعا سے سب کچھ پایا ہے۔ مجھے ایک دفعہ کہنے لگے آپ کے پاس اگر اس دعا کے کوئی تجربات ہوں تو کبھی آپ اپنے عبقری میں لکھیں یہ میں آج درس میں جو باتیں عرض کر رہا ہوں وہ اس مرحوم کی حسرت بھی تھی۔ آپ دماغ کی دنیا بہتر کرنا چاہتے ہیں "فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً" کرنا چاہتے ہیں تو یہ لاجواب دعا ہے اور دل کی دنیا بہتر کرنا چاہتے ہیں اس پر بھی ایک واقعہ سناتا ہوں۔ یہ میں نے منیر حسین صاحب مرحوم باباجی کی بات آپ کو جو سنائی ہے یہ ان کے دماغ کی دنیا آباد ہوئی تھی۔ یادداشت بہترین لاجواب ہوگئی، بے مثال ہوگئی، اب ایک اور سنیے...

سفر کے لمحات کا فیض

میں روزانہ کالج جاتا تھا۔ ایک صاحب تھے جو ایک صدی ڈیڑھ صدی پرانے ایف سی کالج میں لیبارٹری اسسٹنٹ تھے وہ بھی جاتے تھے چند بار ہماری سیٹیں ساتھ ہوئیں میری عادت تھی کہ میں مسنون دعائیں کاغذ کی چٹ میں لکھ کے یاد کرتا رہتا تھا آیات، دعائیں اور ذکر کرتا رہتا تھا سفر میں ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگتا تھا۔ بہت ساری دعائیں میں نے سفر میں یاد کی ہیں۔ الحرم مکی میں سے ایک شیخ شُریم حفظہ اللہ ہیں اور دوسرے شیخ سدیس حفظہ اللہ ہیں۔ تو شیخ شریم حفظہ اللہ نے لکھا ہے کہ میں نے "سورۃ النساء" اکثر اشاروں میں یاد کی ہے یعنی میری گاڑی جب سگنل میں کھڑی ہوتی تھی اور میں چل رہا ہوتا تھا میں نے "سورۃ النساء" ساری کی ساری اپنی گاڑی میں یاد کی ہے۔ آج پوری دنیا شیخ سدیس حفظہ اللہ اور شیخ شُریم حفظہ اللہ کو سنتی ہے۔ اِس کے پیچھے اُن کی وہ محنتیں ہیں کہ انہوں نے اپنی گاڑیوں میں بھی ایک پل ضائع نہیں کیا۔

لیبارٹری اسسٹنٹ کا واقعہ

دوران سفر ان لیبارٹری اسسٹنٹ صاحب سے کچھ دعاؤں کی باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ تو مجھ سے ایک دفعہ پوچھنے لگے: "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یاد ہے؟ مجھ سے عمر میں اچھے خاصے بڑے تھے۔ میں نے کہا: جی! یاد ہے کہنے لگے: پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: دعا میں پڑھتا ہوں۔ کہنے لگے: نہیں دعا میں نہ پڑھو اسے اپنی دعا بناؤ۔ میں نے کہا: کیسے؟ پھر انہوں نے اپنا واقعہ سنایا کہنے لگے ہماری لیبارٹری بڑی ہے میں لیبارٹری میں آیا تو ایسی ایسی نئی چیزیں آنا شروع ہوگئیں جو میں نے ڈپلومہ کی کتابوں میں نہیں پڑھی تھیں۔ سائنس کی نئی چیزیں چلتی رہتی ہیں نئے Instrument، نئے Chemicals نئے نام.... کہنے لگے: میں پریشان ہوتا تھا۔ ہماری لیبارٹری کے پروفیسر کہتے تھے وہ چیز لے آؤ تو مجھے بعض اوقات شرمندگی ہوتی تھی اور وہ خود جا کے لیتے تھے اور مجھے ڈانٹ پڑتی تھی۔ کئی بار پرنسپل کے ہاں میری حاضری ہوئی تبادلہ ہوتے ہوتے، Suspend ہوتے ہوتے بچا۔ ایک دفعہ ہمارے ڈائریکٹر آئے ان کے ہاں میری حاضری ہوئی کہ جناب یہ کام چور ہے حالانکہ میں کام چور نہیں تھا لیکن یہ چیزیں وہ تھیں جو میں نے پڑھی ہی نہیں تھیں۔

لیبارٹری اسسٹنٹ کا کند ذہن

آج کی Latest دنیا ہے نیا دور نئی چیزیں اور روز نئی چیزیں آ رہی ہیں مجھے یاد کیسے رہیں؟ کہنے لگے: میں پریشان تھا۔ ہمارے یہاں ایک پرانا مالی ہوتا تھا نمازی تھا، نیک تھا، اللہ والا تھا شکل وشباہت سے درویش تھا۔ ایک دفعہ اُس نے مجھے کہا: میں نے تجھے دیکھا ہے تُو کام چور نہیں ہے سارا دن تُو لگا رہتا ہے تجھے کیا ہے؟ تجھے گھر کی کوئی ٹینشن ہے؟ تیرا دماغ کہیں اور رہتا ہے اور تُو کام کر رہا ہوتا ہے، کہنے لگے: کوئی پریشانی ہے جو تیرا دماغ غیر حاضر رہتا ہے، چیز سامنے پڑی ہوتی ہے مگر تجھے پتہ

نہیں چلتا اور اسی چیز کو تیرا پروفیسر ڈھونڈ لیتا ہے اور تجھے پھر شرمندگی ہوتی ہے۔ تو میں نے انہیں حال بتایا کہ باباجی صورتحال یہ ہے کہ جو چیزیں میں نے اپنی کتابوں میں پڑھی ہیں آج کی سائنس اُن میں آگے نکل گئی ہے اور روز نئی چیزیں آتی ہیں۔

لیبارٹری اسسٹنٹ کو مالی سے ملی ایک دعا

ہمارے پروفیسر تو پڑھے لکھے ہیں وہ کہتے ہیں یہ چیز وہاں پڑی ہے لے آؤ حلانکہ وہ چیز سامنے پڑی ہوتی ہے مگر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کہاں پڑی ہے۔ وہ مالی کہنے لگا: چھوڑ! یہ بھی کوئی بات ہے.....! میں نے کہا: یہ تو بہت بڑی بات ہے، میرے ساتھ یہی مسئلہ ہے اور میں اس کے لیے پریشان ہوں۔ بعض اوقات تو میں سوچتا ہوں میں اپنی یہ نوکری چھوڑ دوں...! اب سنیں! مالی نے جو بات بتائی یہ ساری کڑیاں اکٹھی ہو رہی ہیں جو میں آج آپ کو باتیں بتا رہا ہوں۔ بعض اوقات میں سوچتا ہوں کسی موضوع کو میں چھیڑتا ہوں تو اللہ اس موضوع پر میری پرانی سالہا سال کی یادداشتوں کو بیٹھے بیٹھے سمو دیتا ہے ابھی یہ بس والا جو واقعہ ہے جو میں نے دعائیں یاد کرنیوالا سنایا ہے بہت پرانا ہے۔ تو وہ صاحب کہنے لگے: مالی مجھ سے کہنے لگا: یہ بھی کوئی مسئلہ ہے؟ تیرا کام ابھی ہو جاتا ہے۔ مالی نے کہا: یہ دعا تجھے یاد ہے: "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کہا ہاں! بالکل یہ تو یاد ہے۔ مالی کہنے لگا: ایسا کر ایک ایک شیشی کو دیکھ کے ایک دفعہ یہ دعا پڑھ لے۔

مالی کو دعا سے ملنے والا فائدہ

مالی اپنا واقعہ بتانے لگا کہ: خود میرے ساتھ یہ ہوتا تھا جب میں یہاں نیا نیا مالی بھرتی ہوا تو اُس وقت تقریباً ساڑھے نو روپے میری تنخواہ تھی اور جو بڑا مالی تھا صاحب اس پر بڑے فدا تھے اور وہ ہمیں بہت کام دیتا تھا، چین نہیں لینے دیتا تھا اور پانی نہیں پینے دیتا تھا سخت گرمی کے اندر سارا دن کالج کا کام کراتا تھا اور پھر ہر پودے کے نام تھے کہتا تھا بتاؤ اس پودے کا کیا نام ہے؟ اور اس پر تختی لگاؤ۔ کہنے لگے: مجھے میری والدہ نے بتایا بیٹا پریشان نہ ہونا ہر پودے کے جب بھی تم قریب جانا یہ دعا پڑھ لینا وہ پودا تیرے لیے خود گواہی دے گا میرا نام یہ ہے۔ کہنے لگے: میں اب کامیاب مالی ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے یہ دعا ہر پودے کو دیکھ کر پڑھی تھی۔ اب میری نوکری ڈیڑھ سال باقی رہ گئی ہے اور میں ریٹائر ہونیوالا ہوں اب تو میں نے دعا پڑھنا بھی چھوڑ دی ہے۔ پہلے بہت پڑھی ہے اب عالم یہ ہے کہ Botny باٹنی کے پودوں والے پروفیسر مجھ سے پوچھنے آتے ہیں کہ باباجی اس پودے کا کیا نام ہے؟ کہنے لگے: میں ان پڑھ آدمی تھا پانچ چھ جماعت پڑھا ہوا تھا مگر اکثر انگلش نام بھی آتے تھے اور اُردو کے تمام نام یاد تھے۔

دعا نے کام چوری کا لیبل ہٹوا دیا

لیبارٹریوں میں کیمیکل کی شیشیاں ہوتی ہیں یا اس کے اوزار ہوتے ہیں جنہیں Instruments کہتے ہیں ہر چیز کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتا رہ...! انشاءاللہ! تجھے چیزوں کے نام یاد ہو جائیں گے۔ کہنے لگے: میں نے وہ دعا پڑھنا شروع کر دی، پڑھتا رہا..... پڑھتا رہا۔ جب پروفیسر کہتے کہ فلاں شیشی لے آؤ تو فوراً مجھے ایک احساس ہوتا، میرے قدم خود اُٹھتے اور مجھے وہاں لے جاتے جہاں وہ چیز پڑی ہوتی تھی اور ایک اشارہ ہوتا تھا، احساس ہوتا تھا کہ وہ یہی چیز ہے اور اسی شیشی پر میرا ہاتھ پڑتا تھا۔ حتیٰ کہ میرے بارے میں مشہور ہو گیا تھا کہ اس نے کام چوری چھوڑ دی ہے۔ اس کی چند بار شکایتیں لگی ہیں! اب یہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ آہستہ آہستہ میری شہرت اچھی ہو گئی۔ جبکہ نہ میں پہلے کام چور تھا نہ اب ہوں۔ کہنے لگے: ایک دفعہ بیٹھے بیٹھے میں نے سوچا کہ یہ جو ساری شیشیاں ہیں ان کا تو مجھے پتہ چل گیا ہے ان میں میرا دل تو اٹک گیا ہے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ شیخ فریدالدین عطار والا معاملہ ہو جائے۔ عطار کہتے ہیں پنساری کو یا بعض اوقات عطار اُس کو بھی کہتے ہیں جو عطر بیچتا ہے لیکن اصل میں پنساری اس کو کہتے ہیں جس کے پاس ڈبوں میں شیشیوں میں دوا میں پڑی ہوں۔

فقیر کے سوال نے دل کی دنیا بدل دی

شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ کے پاس ایک باباجی آئے۔ شیخ فرید الدین رحمہ اللہ بزنس مین، دکاندار تھے باباجی کی طرف توجہ دی اور اپنی چیزوں میں مصروف رہے وہ باباجی شیخ فرید الدین سے عرض کرنے لگے: کہ آپ کی جان کیسے نکلے گی؟ انہوں نے پوچھا: کیا مطلب؟ کہنے لگے: دکان کی ہر چیز میں تو آپ کی جان اٹکی ہوئی ہے....! کیونکہ تاجر کی تو ہر چیز میں جان اٹکی ہوتی ہے کہ اس چیز کو بیچنے سے مجھے اتنا پیسہ ملے گا، اتنا نفع ہوگا...! باباجی کہنے لگے: آپ کی تو ہر ایک چیز میں جان اٹکی ہوئی ہے۔ آپ کی جان کیسے نکلے گی؟ شیخ فرید الدین رحمہ اللہ کو احساس ہوا کہ ایک باباجی میرے جیسے بڑے تاجر کو اتنی بڑی بات کہہ رہے ہیں....! میرے لیے یہ بات چیلنج ہے۔ شیخ فرید الدین رحمہ اللہ اُس فقیر سے پوچھنے لگے: میری چھوڑ پہلے اپنی بتا تیری جان کیسے نکلے گی؟ اُس باباجی نے کہا: میری جان ایسے نکلے گی...... باباجی دکان کے سامنے لیٹے چادر اوڑھی کلمہ پڑھا اور فوت ہوگئے۔ شیخ فرید الدین رحمہ اللہ سمجھے شاید باباجی ایسے ہی کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا تو باباجی وفات پاگئے تھے....!

بس ایک بجلی سی پہلے کوندی پھر اس کے آگے خبر نہیں ہے
مگر جو پہلو کو دیکھتا ہوں تو دل نہیں ہے جگر نہیں ہے

بس! یہ جھٹکا لگا اور ایسا لگا کہ شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے دن رات بدل گئے اور پھر وہ وقت کے بہت بڑے درویش بنے اور اُس درویش نے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو اور دلوں کو تڑپا کے رکھ دیا۔

بے دھیانی کی پکار اور رب کا جواب...!

تو لیبارٹری اسسٹنٹ کہنے لگے: بیٹھے بیٹھے مجھے خیال آیا کہ ساری شیشیوں کا تو میں نے علم حاصل کرلیا اب ایسا نہ ہو کہ میری جان اسی میں اٹک جائے ایسا نہ کروں کہ آج کے بعد اس دعا کو دل کی دنیا آباد کرنے کے لیے پڑھنا شروع کردوں....! کہنے لگے: پھر میں نے اس دعا کو اسی مقصد کے لئے پڑھنا شروع کردیا۔

ایک بات یاد رکھیے گا بے دھیانی، بے خیالی میں بھی اس کریم اللہ کا نام لینا بڑا اثر رکھتا ہے۔ آپ نے ایک واقعہ سنا ہوگا کہ ساری زندگی ایک ہندو صنم صنم کرتا رہا اور ایک بار بے دھیانی، بے خیالی میں صمد کہہ دیا تو عرشوں سے لبیک کی آواز آئی فرشتوں نے کہا یا اللہ! یہ تو بے خیالی میں کہہ گیا فرمایا! ساری زندگی بت کو پکارتا رہا تو اس نے جواب نہ دیا اور میں سنوں تو جواب نہ دوں پھر اس بت میں اور رب میں فرق کیا ہوا؟ اللہ کا نام بے خیالی سے لیا ہوا بھی کبھی ضائع نہیں جاتا.... خیال کرنا! اس لیے میں اکثر کہا کرتا ہوں رات میں جب کروٹ بدلیں تو اس وقت بھی اللہ کا نام لے لیا کریں نیند کھلے پل بھر میں کروٹ بدلیں ایک دفعہ کلمہ پڑھ لیا کریں کیا پتہ اس دوسری کروٹ کے بعد میری زندگی کا نظام ختم ہوجائے۔

نیندوں کو کلمہ سے مزین کرو

کلمہ طیبہ ہم ناپاکی کیفیت میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لیا کریں دل سدا روشن رہے گا۔ سنیں! جو شخص نیندوں میں کلمہ پڑھتا ہے نیندوں سے مراد نیند کھل گئی کلمہ پڑھ لیا پھر سو گیا پھر کھل گئی جو نیند میں کلمہ پڑھتا ہے یاد رکھنا جب ہمیشہ کی نیند آنے لگے گی اس وقت کبھی کلمہ اسے بھولے گا نہیں کیونکہ جو آدھی نیند میں کلمہ پڑھتا ہے اسے پوری نیند میں کلمہ بھول نہیں سکتا۔ ایک قول ہے النوم نصف الموت نیند آدھی موت ہے۔ جو آدھی موت میں کلمے کو یاد رکھے گا عنقریب ایک پوری موت آنیوالی ہے نقشے، جلوے، سارا کچھ ختم ہوجائے گا اللہ جل شانہ اس کو جب پوری موت دے گا اس وقت اللہ اس سے کلمہ کبھی جدا نہیں کرے گا پکی بات، کھری بات ہے انشاءاللہ!

"وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا"

وہ لیبارٹری اسسٹنٹ کہنے لگے میں نے یہ پڑھنا شروع کردیا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی

الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اور تصور کیا یا اللہ اس اجڑے دل کو آباد کر...!

کر گھن عمل اَج وقت ہئی
اے تیرا نازک بدن تھیسی زمیں اندر دفن
پوشاک ہوسی تیڈا کفن
کر گھن عمل اَج وقت ہئی

دل بڑی انوکھی چیز ہے

کہنے لگے: میں نے دل کی دنیا کا تصور کر کے اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔ پڑھتا رہا پڑھتا رہا...! پہلے نماز میں دل نہیں لگتا تھا پھر دل لگنا شروع ہو گیا۔ سنو! ایک بات بتاؤں جب دل کی دنیا آباد ہوتی ہے پھر دل لگتا ہے۔ ہمارے ہاں جو ملیریا کا مریض ہوتا ہے جب وہ صحت یاب ہو جاتا ہے ہم کہتے ہیں کہ اس کو اب موتیوں والا خمیرہ کھلاؤ۔ کیوں کھلائیں؟ اس لئے کہ ملیریا کی وجہ سے منہ کا ذائقہ خراب ہر میٹھی چیز کو کڑوا کہتے ہیں۔ اور اس کا دل کمزور ہو گیا ہے اس کا دل نہیں لگتا اونچا نہ بولو، شور نہ کرو، دروازہ آہستہ بند کرو، اس میں مرچیں زیادہ، اس میں میٹھا زیادہ، اس میں کڑواہٹ ہے، پانی ٹھنڈا زیادہ، دودھ گرم زیادہ....تو اس کا دل نہیں لگتا۔ اس کا دل لگانے کے لیے پھر خمیرہ دیا جاتا ہے پھر اس کا دل لگتا ہے۔ اسی طرح کہتا ہے نماز میں دل نہیں لگتا، تسبیح میں دل نہیں لگتا، تسبیح خانے میں آنے میں دل نہیں، لگتا تسبیح خانے میں آ کے بیٹھنے میں دل نہیں لگتا، بیٹھ کے بات سننے میں دل نہیں لگتا، سن کے یاد رکھنے میں دل نہیں لگتا، یاد رکھ کے آگے چلانے میں دل نہیں لگتا، آگے چلا کے بڑھانے میں دل نہیں لگتا واپس آنے میں دل نہیں لگتا، پھر جانے میں دل نہیں لگتا۔ ایک وقت آتا ہے پھر یہاں سے جانے میں بھی دل نہیں لگتا...! یہ دل بڑی انوکھی چیز ہے۔ پھر اس کے دل کی دنیا اس دعا "فی الدنیا حسنۃ" کا ترجمہ بن جاتی ہے اس دعا کا مصداق بن جاتی ہے۔

زمیندار کی بے سکون زندگی

میرے پاس کل بھی اور پرسوں بھی ایک بہت بڑا زمیندار آیا غالباً نو مربعے اس کی زمین ہے، گاڑیاں ہیں لیکن پریشان تھا۔ میرے پاس آیا تو میں اسے ٹشو پہ ٹشو دے رہا تھا۔ میں نے کہا: عورتیں بھی اتنے ٹشو ضائع نہیں کرتیں جتنے یہ کر رہا ہے۔ اکثر عورتیں ٹشو زیادہ ضائع کرتی ہیں مرد تھوڑے ضائع کرتے ہیں۔ جب اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو یقین جانیے ساری ٹرانکولائزر اور سکون آور گولیاں نکلیں۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہنے لگے: ابھی میں میٹرو میں آیا ہوں کیونکہ میں نے اپنے ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی میں میری طبیعت خراب ہوتی ہے اس لیے میں بس میں آؤں گا میں مزنگ چونگی اتر جاؤں گا میں نے حکیم طارق کے پاس جانا ہے۔ تو آتے آتے میری طبیعت خراب ہو گئی گھبراہٹ شروع ہو گئی اور پھر میں نے گولیاں کھانی شروع کر دیں۔

بے سکون زندگی میں چین لانے والی جگہ

بہت بڑا زمیندار تھا اور اُس کا علاقے میں نام تھا۔ میں اُس کو جانتا ہوں وہ بے چین رہتا تھا۔ میں نے اُس سے کہا: دوائیں چھوڑ دے تسبیح خانے میں جا کے لیٹ جا...! میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ایک کونے میں اِس کا بستر لگا دو۔ اُس کو بستر لگا دیا گیا وہ آ کے لیٹ گیا۔ میں صبح فجر کی نماز کے بعد آیا دیکھا تو وہ چادر لے کے لیٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا: سونے دو اس کو...! اگلے دن مل کر مجھے کہنے لگا: کہ مجھے یہاں آ کر بہت فائدہ ہوا ہے اور بہت زیادہ فرق ہے۔ اس فرق کی بنیاد کیا تھی؟ اس فرق کی وجہ یہ تھی کہ دل کی دنیا لٹی ہوئی تھی، دل کی دنیا اجڑی ہوئی تھی، اُس نے ذکر تھوڑا کیا تھا لیکن جو لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ذکر تسبیح خانے میں ہو رہا کیا اُس کا اثر نہیں ہوا ہوگا؟ اس دن میں ایک صاحب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تو بیٹھتے ہی خوشبو آئی۔ میں نے کہا: خوشبو تو بہت لاجواب لگائی ہوئی ہے؟ کہنے لگے: وہی خوشبو ہے جو آپ نے دی تھی۔

میں خود ایک دفعہ میں مسجد میں کھڑا تھا۔ مسجد کے صحن میں جو پیڈسٹل فین لگے ہوتے میں اس پنکھے کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ ایک بندہ جو خوشبو کا بہت شوقین آدمی تھا، نفیس مزاج تھا مجھے کہنے لگا: آئندہ آپ پنکھے کے سامنے کھڑے نہ ہوں؟ کہنے لگا: آپ نے فلاں خوشبو لگائی ہوئی تھی اور پنکھے کا رخ جب آپ کی جانب آتا تو مجھے ٹھاہ کر کے لگتی تھی یا مجھے خوشبو دیں یا آئندہ کھڑے نہ ہوں۔ اللہ والو! اثر ہوتا ہے یہ ظاہری خوشبو کا اثر ہوتا ہے، گندے نالے سے جاتی ہوئی گاڑی کا بند اے سی اندر Smell کر جاتا ہے۔ کیا نہیں کرتا؟ میں ایک دفعہ گاڑی میں بیٹھا تھا میں نے سوچنے لگا: یا اللہ! گاڑی میں کچھ بھی نہیں ہے مگر پھر بھی بدبو آ رہی ہے۔ جب میں نے سامنے دیکھا تو میری گاڑی کے آگے مرغیوں کی گندگی والا ٹرک جا رہا تھا۔ میں نے کہا: یا کریم...! آخر میں نے اے سی بند کرایا گاڑی کے شیشے نیچے کروائے۔ میں نے کہا: بھائی ساری بدبو اندر آ رہی ہے جب یہ گاڑی نکل جائے گی اُس کے بعد آپ چلانا۔

ذکرواذکار والی جگہ کی برکات

یہ چھوٹی چیزیں اثر ڈالتی ہیں۔ آپ جو ذکر تسبیح خانے میں کر رہے اور جو تسبیح خانے میں لنگر ذکر کے نام پر پک رہا کیا یہ ایسے ہی ہے؟ اس کے اندر بڑی برکتیں ہیں بہت حیرت انگیز برکتیں ہیں۔ خواتین دارالتوبہ میں بیٹھ کے اللہ کا ذکر کرتی ہیں اللہ کا نام لیتی ہیں۔ یقین جانیے! جس جگہ پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے وہ جگہیں دعائیں دیتی ہیں اور قیامت کے دن وہ جگہیں گواہ بنتی ہیں۔ تو میں نے اُس زمیندار کو کہا: یہاں تسبیح خانے میں رہ جاؤ۔ پھر اس کی طبیعت میں بہت فرق ہوا۔ کیوں؟ دل کو "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" مل چکا تھا، دل کو کچھ مل چکا تھا۔

فیض کے خزانے رکھنے والی دعا

وہ لیبارٹری اسسٹنٹ کہنے لگے: اس دعا کو پڑھنے سے میرا دل نماز میں، تسبیح میں اور اعمال میں لگنے لگا۔ پھر کہنے لگے: ایک وقت آیا رات کو آنکھ کھلی میں نے

گھڑی دیکھی تو ساڑھے چار ہو رہے تھے یعنی سردیوں کی رات کی بات عرض کر رہا ہوں۔ میں نے سوچا نماز میں تقریباً ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے کیوں نہ میں اٹھ کے تہجد پڑھوں...! کہنے لگے: وہ میری زندگی کی پہلی تہجد تھی۔ مجھے تہجد کی رکعتوں کا پتہ نہیں تھا کہ کتنی پڑھنی ہے، مجھے دعا مانگنا نہیں آتا تھا۔ کوئی پتہ نہیں دوستی کا، انداز کا، ادب کا، آداب کا Atiqates کا کوئی پتہ نہیں تھا بس تمنا تھی...!

اسی تمنا میں عمر گزری کہ یار ہم سے تو آملے گا
نہ ہم نے جانا کہ وصل کیا ہے نہ ہم یہ سمجھے وصال کیا ہے

دعا کی برکت سے تہجد مل گئی

کہنے لگے: میری زندگی کی پہلی تہجد تھی اور مجھے اِتنا مزہ آیا، میں اِتنا ریلیکس اور اِتنا پرسکون تھا کہ مجھے احساس ہوا "فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً" اسے کہتے ہیں۔ اس دعا کو پڑھنے سے میرا دل آباد ہو گیا، میری آنکھیں آباد ہو گئیں اور میری طبیعت آباد ہو گئی اور دماغ روشن ہو گیا۔ اعوان ٹاؤن والے بابا منیر حسین نے جو بات کہی تھی وہ سچ کہی تھی کہ میں جو آج اتنی کتابوں کا مصنف ہوں اُس کی بنیاد صرف یہی دعا تھی، کہنے لگے: میں نے وہ دعا پڑھی تھی اور مستقل پڑھی تھی۔ اگر آپ اور میں باباجی مالی والے کے پاس چلے جائیں کہ بابا مالی تو ہمیں اِن سب پودوں کے نام بتا، اور Botanical نام بھی بتا، ہم نے فارماکالوجی ان پودوں کی کرنی ہے...! ان سب کے بوٹینکل نام ایک ان پڑھ بابا بتا رہا ہے۔ اس کے پیچھے بھی "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" والی دعا تھی اور اگر لیبارٹری اسسٹنٹ کے پاس جاتے ہیں جس کو ہر روز ڈانٹ پڑتی تھی، بے عزتی ہوتی تھی، بے قدری ہوتی تھی اور کام چوری کا لیبل اُس پر لگا ہوا تھا جب سے اُس نے دعا کو پڑھنا شروع کیا تو بے عزتی عزت میں بدل گئی، بے قدری قدر میں بدل گئی، کام چوری کے لیبل سب مٹ گئے اور وہ ایسا شخص بن گیا کہ اُس نے بوٹلوں کی زندگی پر بھی کمال

حاصل کرلیا اور دل کی دنیا بھی آباد ہوگئی۔ اس دعا کے اندر شاندار اور جاندار دنیا ہے، اس دنیا کے اندر عزت ہے اور با کمال عزت ہے، اس دعا کے اندر اللہ کا نام ہے اور خوب سے خوب تر ہے۔ اس دعا کے اندر عجیب طاقت ہے

قطب الدین ایبک کا واقعہ

ایک دن میں قطب الدین ایبک کی تربت پر کھڑا تھا۔ اللہ اکبر! میں نے سامنے دکان پر جاکے پوچھا کہ یہی دکان تھی اُس پبلشر کی جس نے نعوذ باللہ رنگیلا رسول کتاب لکھی تھی؟ اور غازی علم الدین شہید رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو جہنم واصل کیا تھا۔ اس نے کباڑیے سے خنجر لیا تھا اور اس کو تیز کیا تھا اور اس کی تاک میں رہا تھا اور امیر شریعت نے دہلی دروازے کے باہر امہات المومنین کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا تھا میری اماں مقدمہ کر رہی ہیں کہ کون ہے جو سرور کونین ﷺ کی عزتوں کو بچانے والا ہے اور آپ ﷺ کی عصمتوں کو بچانا والا ہے...! ان پڑھ سا آدمی تھا اندرون موچی دروازے کوچہ چابک سرا میں رہتا تھا۔ میں اُس کے سامنے قطب الدین کی ایبک کی تربت پر انارکلی میں کھڑا دعا پڑھ رہا تھا۔

مجھے قطب الدین ایبک کا ایک واقعہ یاد آیا۔ وہ ترک غلام تھا۔ غلام بکتے ہوئے آئے تو بادشاہ کے حضور لائن میں کھڑے تھے جب اُس پر نظر پڑی تو کہا: اس کو مجھے دے دو...! اور اس کو اپنی غلامی میں رکھ لیا۔ ہمارے علاقے میں چھنگلہ چھ انگلیوں والے کو کہتے ہیں اور ترکی زبان میں چھنگلے کو ایبک کہتے ہیں۔ تو میں قطب الدین کی تربت پر کھڑا تھا میں نے اس کی تربت پر فاتحہ پڑھی۔ میرا ایک ساتھی ساتھ تھا میں آگے گیا تو میں اسی خیال میں گھومتا گیا....!

قطب الدین ایبک کی بادشاہت کا راز

دہلی میں ایک ٹاور ہے جسے قطب مینار بھی کہتے ہیں وہ قطب الدین ایبک نے بنوایا تھا۔ وہ اُس کی نشانی ہے۔ اُس جگہ ایک درویش رہتے تھے اور قطب الدین ایبک

درویشوں کا قدر دان تھا۔ پھر یہ درویش اُن کے مرشد بنے اور اُن سے پوچھ پوچھ کے چلتا تھا کبھی اُن کی اجازت کے بغیر نہیں چلتا تھا۔ ادنیٰ سا غلام جوتی صاف کرنیوالا، کمرہ صاف کرنیوالا، پانی کا گلاس بھر کے دینے والا، چوکیداری کرنیوالا خود بادشاہ بن گیا۔ تو لوگوں نے اُس سے پوچھا: تو غلام سے بادشاہ کیسے بنا؟ کہنے لگا: میرے مرشد کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔ میرے مرشد نے مجھے ایک دعا دی تھی وہی میرے ساتھ ہے۔ ”دعائیں“ اور ”دعا“ لفظ سمجھ رہے ہیں؟ ایک اُن کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔ یہ حقیقت ہے اعتماد اور سچا یقین کر کے چلنے والا اور مرشد کے ساتھ سچا عشق کر کے چلنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا اور جو اِدھر اُدھر کی آوازوں کو سن کے کبھی اِدھر گر پڑا کبھی اُدھر گر پڑا تو وہ کبھی منزل پر پہنچتا ہی نہیں ہے۔ درخت سے کسی نے پوچھا تو چھاؤں دیتا ہے، لکڑی دیتا ہے اور تازگی دیتا ہے مگر پھر بھی تجھے کاٹ کیوں دیتے ہیں؟ اُس نے کہا: جس طرف سے ہوا ہوتی ہے میں اُسی طرف جھک جاتا ہوں بس میری کمزوری یہی ہے اس لیے مجھے کاٹ دیتے ہیں۔

مرشد کی خدمت اور آداب کا صلہ

ایک نے کہا: میرے ساتھ ”دعائیں“ بھی ہیں اور ”دعا“ بھی ہے۔ اب اُس نے واقعہ سنایا کہ یہاں ایک درویش ہوتے تھے اور وہ درویش اللہ اللہ کرتے تھے۔ میں اُن کے پاس جاتا تھا وہ مجھے اپنے آقا کی غلامی کے آداب سکھاتے تھے کہ دیکھ خیال کرنا اپنے بادشاہ کے پاس رہ کے ایسے رہنا، اُن کی ایسے غلامی کرنا، اُن کی اس طرح خدمت کرنا.....! کہنے لگے: میرے پاس وہ آداب جو آنا شروع ہوئے میں ترقی کرنا شروع ہوا اور اپنے آقا کی نگاہ میں مقام پایا......!

حضرت عباسؓ نے اپنے بیٹے ابن عباسؓ سے فرمایا: دیکھ بیٹا حضرت عمرؓ کی مجلس میں بیٹھتا ہے کبھی جھوٹ نہ بولنا، کبھی زیادہ اِدھر اُدھر نہ دیکھنا اور ان کی کہی ہوئی راز کی بات باہر نہ کہنا تجھے اللہ بہت نوازے گا۔ اُن کی بہترین تفسیر ہے اُس امت کے مفسر

اور محدث تھے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے جو کچھ پایا حضرت عمرؓ کی محفل سے پایا اور آداب سے پایا۔ اگر میرے پاس یہ آداب نہ ہوتے تو آج مجھے ابن عباسؓ کے نام سے کوئی نہ جانتا....! تو قطب الدین کہنے لگے: میں اُن درویش کے پاس جاتا اور ان کے پاس جا کے باتیں سنتا اور اللہ اللہ بھی سیکھتا اور جو میرے آقا تھے اُن کے آداب مجھے سکھاتے تھے۔ بادشاہ حیران ہوتا تھا تُو نئے نئے آداب کہاں سے سیکھ کر آتا ہے؟ میں نے نہ بتایا بس اُس درویش کی حاضری دیتا رہا۔

اللہ کی چاہت کو اپنی چاہت بنانے کا اجر

ایک دفعہ میں اُن کے پاس گیا تو مجھے کہنے لگے: بیٹا! میری زندگی کا وقت قریب ہے ایک بات بتاؤں؟ "اَللّٰهُ يَجْتَبِىْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" اللہ جس کو جب چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ بس! اُس کی چاہت ہے۔ اس لیے میں بار بار ایک بات عرض کر رہا ہوں اُس کی چاہت کو اپنی چاہت بنانے والے کو اللہ جل شانہ چن لیتا ہے۔ "اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" اللہ اُس کو چن لیتا ہے پکی بات ہے...! یہ قطب الدین ایبک کا واقعہ یاد رکھیے گا...!

ایک درویش اور کشتی والے کا واقعہ

ایک واقعہ اور سناتا ہوں۔ دریائے نیل کے کنارے ایک بندہ کشتی چلاتا تھا۔ ایک درویش اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے: یہ بتا کہ تو کسی اللہ کے بندے کو اللہ کے واسطے کنارے تک پہنچا دے گا؟ کہنے لگا: ہاں پہنچاؤں گا۔ کشتی والے نے کنارے تک پہنچایا تو وہ درویش کہنے لگے: تو نے اللہ کے لیے کیا تو میری ایک بات سن لے کل ظہر کے بعد میں مرجاؤں گا فلاں درخت کے پاس آنا اور آ کے میری تدفین کرنا۔

درویش کی وصیت

اس درویش نے وصیت میں یہ بات کہی کہ ایک میری مشک ہے، ایک میرا پیالہ ہے اور ایک میری گدڑی ہے۔ فلاں محلے میں جانا وہاں ایک میراثی ہے اُس

میراثی کا ایک بیٹا ناچتا گاتا ہے وہ بھی میراثی ہے اور گویہ ہے اُس کو جا کے یہ دے دینا بس...! ان درویش کی بات میں بہت اعتماد تھا۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ دوسرے دن ظہر کے وقت مجھے یاد نہ رہا میں عصر کے وقت وہاں پہنچا۔ جب میں عصر کو پہنچا تو وہ فلاں درخت کے کنارے اُن کی میت پڑی ہوئی تھی اور اُن کے سرہانے ایک کفن تھا اور تھوڑی دیر میں بندے آنا شروع ہو گئے حالانکہ جنگل تھا ویرانہ تھا پتہ نہیں وہ لوگ کہاں سے آ گئے غسل کفن دیا اور جنازہ پڑھا اُس جنازے کے ساتھ ایک بہت بڑی جماعت تھی۔ میں نے اُن کی تدفین کر کے اُن کی گدڑی، مشک اور پیالہ جو کہ لپٹا ہوا ساتھ پڑا تھا میں لے کے آ گیا اور وہ جماعت ساری چلی گئی حتیٰ کہ ایک بندہ بھی نہ بچا بس میں تھا اور قبر تھی۔

کہنے لگے: میں واپس آیا اور حیران ہوا یہ کائنات کا کیا راز ہے؟ میں اُس محلے میں پہنچا وہاں اُسی نام کے بندے کو تلاش کیا کہ ایسے ایسے کوئی میراثی یہاں رہتا ہے؟ بتایا گیا: ہاں یہاں ہی رہتا ہے۔ اُس کے گھر پہنچا اور اس کے گھر پہنچ کے آواز دی۔ اُس کا بیٹا آیا اور اُس نے زنانہ لباس پہنا ہوا تھا ہیجڑوں والا، خسروں والا لباس تھا اور ناچنے والی ساری کیفیتیں اُس کے اندر تھیں۔

ایک میراثی کو ملنے والا مقام

میں نے جب اس کو گدڑی، مشک اور پیالہ یہ تینوں چیزیں دیں تو اُس کی کیفیت ایک دم بدل گئی اور اچانک اُس نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو اپنا سارا لباس اتار کے مجھے دیا وہ گدڑی پہنی اور کہنے لگا: بس...! اللہ پاک نے مجھے اپنا دوست بنا لیا ہے اور کہنے لگے کہ میں نے رات کو خواب میں عجیب منظر دیکھا۔ دیکھتا ہوں کہ وہ درویش کہہ رہے ہیں اصل میں ہماری ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے اب اس روحانی نظام کو چلانے کے لیے اس شخص کی ڈیوٹی لگ گئی ہے۔ جسے عام زبان میں ابدال کہتے ہیں ایک کے بعد دوسرا ابدل جو آ جاتا ہے اس لیے بھی کہتے ہیں۔ ابدال

کے کئی معنی ہیں ایک معنی یہ بھی ہے۔ میں حیران ہوا آناً فاناً میرے ساتھ کیا ہوا؟ مجھے افسوس ہوا کہ اس بھانڈ میراثی کو یہ مقام مل گیا۔ "اَللّٰهُ يَجْتَبِىْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" قرآن میں اللہ کہتا ہے: جس کو ہم جس وقت چاہیں سلیکٹ کر لیں۔ ایک ہے الیکشن اور ایک ہے سلیکشن لیکن یہ الیکشن نہیں ہے سلیکشن ہے۔ میں پریشان حال سویا تو ہاتف غیبی سے آواز آئی میرے بندے تُو کیوں پریشان ہے؟ یہ ہماری تقسیم ہے، ہم جس کو چاہیں دے دیں تُو اس پر کیوں پریشان ہوتا ہے؟

بخت، تخت اور عزت دلانے الی دعا

ایک کو درویش نے کہا تھا کل میں مر جاؤں گا اور میرا جنازہ تم نے پڑھانا ہے، ایک نے کہا: میں؟ فرمایا: ہاں تم نے پڑھانا ہے اور دیکھ میں نے یہاں اس جھونپڑی میں سوا کروڑ دفعہ "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پڑھی تھی تُو بھی یہاں بیٹھ کے "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا" پڑھنا تجھے اللہ بخت بھی دے گا، تجھے اللہ تخت بھی دے گا اور تجھے اللہ عزت بھی دے گا اور دیکھ خیال کرنا ساری دنیا کی قبروں کے نشان مٹ جائیں گے مگر تیری قبر کا نشان نہیں مٹے گا، تیرے پاس لوگ آتے رہیں گے اور تجھے اللہ کا نام پڑھ کے دیتے رہیں گے، تُو سدا زندہ رہے گا اور سن.....! تُو نے میری خدمت کی ہے تو بادشاہ اِس دنیا کا بھی رہے گا موت کے وقت تیری قبر بادشاہت کرے گی تیری قبر کی بھی بادشاہی ہوگی اور قیامت کے دن بھی تُو بادشاہ ہوگا۔ میں جب قطب الدین کی قبر پر کھڑا تھا تو اُس کی قبر کی بادشاہت دیکھی..... پتھر لگے ہوئے دیکھے، کمال دیکھا۔ عجیب مقبرہ بنا ہوا ہے مجھ سے پہلے بھی ایک صاحب کھڑے وہاں فاتحہ پڑھ رہے تھے اور قبر کے آثار بتا رہے تھے کہ یہاں لوگوں کا آنا جانا ہے۔ وہاں مٹی، دھول، خاک اور ویرانہ نہیں تھا۔

ایک کو دعا سے ملنے والی حفاظت

تو قطب الدین ایک نے کہا: میں نے وہاں بیٹھ کر یہ دعا پڑھی اور روز وہاں جاتا تھا اُن کی جھونپڑی میں جا کر دعا پڑھتا تھا اُن کے فراق میں روتا تھا۔ ان کے خیال میں بیٹھ کے روتا تھا اور یہ دعا پڑھتا رہتا تھا۔ بادشاہ کی غلامی سے جب فارغ ہوتا تو اپنے مرشد کی جھونپڑی میں جاتا وہاں دعا پڑھتا رہتا تھا، سالہا سال میں نے یہ دعا پڑھی کوئی دن بھی ہو گرمی ہو، سردی ہو، بارش ہو اور طوفان ہو مگر میرا عمل نہیں چوکتا تھا میں پڑھتا رہتا تھا حتیٰ کہ بادشاہ تک یہ بات پہنچ گئی یہ آپ کا غلام وہاں ایک جھونپڑی میں جاتا ہے وہیں بیٹھا رہتا ہے اور وہاں کچھ پڑھتا ہے۔ میری حاضریاں ہوئیں، میرے اوپر کئی حاسدوں نے چغلیاں لگائیں..... لیکن اُس نے کہا کہ اس دعا نے ہر جگہ مجھے بچایا۔

دعا اور خدمت کی برکت سے ملی بادشاہت

اس دعا نے مجھے بادشاہ کی نظر میں کبھی گرنے نہ دیا بلکہ ہر دفعہ بادشاہ کی نگاہ میں مجھے اونچا کیا اور اونچا ہوتے ہوتے میرا مقام بڑھتا گیا، بادشاہ کا قرب ملتا گیا میرا وقار بڑھتا گیا، بادشاہ کی قربت ملتی گئی میری عزت بڑھتی گئی، پھر یہ عالم ہو گیا کہ میں بادشاہ کا جانشین بن گیا اِدھر بادشاہ مرا اُدھر لاکھوں مربع میل پر پھیلی ہوئی برصغیر کی سلطنت کا تاج اٹھا کے میرے سر پر رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے سوچا کہ اِس جگہ میں ایک مینار بناؤں گا اور ایک نشانی بناؤں گا اور وہ نشانی جو اس نے بنائی وہ قطب مینار ہے۔ جگہیں آباد رہتی ہیں اس کی قبر آباد ہے سچ کہا تھا..... تُو اگر یہ پڑھے گا اس دنیا میں بادشاہ بنے گا تیری قبر بادشاہت کرے گی اور آخرت کا بادشاہ بنے گا۔

دنیا سے نہیں، اللہ سے لینے کا فن سیکھیں

اللہ سے لینے کے طریقے سیکھ لیں۔ اللہ سے لینے کا فن سیکھ لیں۔ ایم۔ بی۔ اے لوگوں کی جیب سے لینے کا فن ہی۔ اے لوگوں کی جیب سے لینے کا فن، یہ ماسٹر ڈگریاں یہ بزنس کی ڈگریاں یہ مال لینے کا فن۔ سی۔ اے میں چھ، سات، آٹھ سال تو لگ ہی جاتے ہیں۔ سات آٹھ سال کے بعد پھر پریکٹیکل لائف میں جاتے جاتے

آدھی زندگی سیکھتے گزر جاتی ہے اور آدھی زندگی کے بعد جب سیکھتا ہے تو ادھر موت کے سائے ڈھلنے لگتے ہیں اور پھر اپنی فکر چھوڑ کے اولاد کی فکر پڑ جاتی ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ہر سی اے کرنیوالا حلال پہ چلے اکثر سی اے کو سود سے واسطہ پڑتا ہے۔

اکثر ایم۔ بی اے کو واسطہ سود سے پڑتا ہے۔

حرام کی Calculation حرام کی ترتیب زندگی میں بناتے بناتے حرام کو سیکھتے سیکھتے، کرتے کرتے اسی کا نام سی۔ اے ہے بہت کم ہیں جو حلال والے بھی ہیں سارے ایک ہی طرح کے نہیں ہوتے۔ پانچ انگلیاں برابر نہیں ہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں!.....دنیا سے مانگنے کا فن سیکھا اللہ سے لینے کا فن نہیں سیکھا۔ مائیں پہلے دن سے بچوں کو دنیا سے مانگنے کا فن سکھاتی ہیں۔ اللہ سے لینا سکھاتی ہی نہیں ہیں باپ اللہ سے مانگنا سکھاتا ہی نہیں ہے کہ بیٹا! اللہ سے مانگ اللہ تیری ضرورتیں پوری کرے گا۔ اللہ سے مانگ اللہ تیری مشکل حل کرے گا۔ اللہ سے مانگ اللہ تیرے نظام کو بہتر کرے گا۔

سپریم کورٹ یعنی اللہ کا در کھٹکھٹاؤ...!

میرے ایک ساتھی ہیں یہاں تسبیح خانے میں خدمت کرتے ہیں مخلص ساتھی ہیں سفید پوش آدمی ہیں۔ ان کا ایک حصہ تھا حق تھا اور قریبی رشتے داران کا وہ حق نہیں دیتا تھا۔ مجھ سے کہنے لگے تو میں نے کہا چپ کر کے بیٹھ جا! اللہ سے مانگنا شروع کر دے نہ عدالت میں جا! نہ پنچائیت میں جا! نہ اس کو فون کر! چپ کر کے بیٹھ جا!۔ اللہ خیر کرے گا انشاء اللہ! اس نے اللہ سے مانگا، اعمال کیے اس کی بیوی نے اللہ سے مانگا اعمال کیے مجھے اس دن کہنے لگے جی آپ میرے گھر نہیں آتے، اتوار والے دن ظہر کے بعد آئے، میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگے میں نے گھر لیا ہے۔ اتنے لاکھ کا لیا ہے میں نے پوچھا کتنے لاکھ کا؟ کہنے لگے اکیاسی لاکھ کا۔ میں نے کہا تیرے پاس پیسہ کہاں سے آ گیا کہنے لگے بس آپ نے کہا تھا کہ چپ کر کے بیٹھ جا! میں چپ کر کے بیٹھ گیا اور میں نے اللہ سے مانگنا شروع کیا اس رشتہ دار نے کہا تھا میں نے تیرا کچھ

نہیں دینا، سب کچھ مجھے لکھ کے دے گئے تھے تمہارا کچھ بھی نہیں ہے جاؤ! میں کسی عدالت نہیں گیا کسی کچہری نہیں گیا۔ دوسرے لفظوں میں میں سپریم کورٹ چلا گیا۔

دنیا کی عدالت کو چیلنج ہے، کریم کی عدالت کو نہیں؟؟

پاکستان کی عدالت میں ڈائریکٹ کورٹ کا کوئی نظام نہیں ہے شاید ہوگا میں قانون نہیں جانتا اور پاکستان کی عدالت میں سپریم کورٹ کو چیلنج نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کو چیلنج ہے، سول کورٹ کو چیلنج ہے، سیشن کورٹ کو چیلنج ہے مگر سپریم کورٹ کو کوئی چیلنج نہیں ہے۔ انسان ہے فیصلوں میں غلطی، کمی بیشی ہوسکتی ہے لیکن وہاں کوئی چیلنج نہیں کیا جاسکتا لیکن سپریم کورٹ کے بعد بھی کتنے ایسے ہیں جن کے فیصلے ہوتے ہیں نہیں ہوتے لیکن ایک ایسا سپریم کورٹ ہے جو اللہ ہے۔ وہاں جانے کا فن سیکھ لیں تو ساتھی مجھے کہنے لگے میں سپریم کورٹ چلا گیا آپ نے سپریم کورٹ بھیجا تھا میں وہاں چلا گیا اور سپریم کورٹ میں جا کے میں نے اللہ سے اپنی فریاد کی وہ کہنے لگے مجھے رشتہ دار نے بلایا اور فون کر کے کہنے لگے آ کے بس دستخط کر جاؤ۔ میں نے کہا جو حصہ دے گا ٹھیک ہے دے دے گا۔ حالانکہ اس سے پہلے میں نے بیوی کے زیور بیچے ہیں ساڑھے سات لاکھ کے زیور بنے ہیں اب ساڑھے سات سے لوں تو کیا لوں؟ جو درویش فقیر آدمی کاؤنٹر پہ کھڑا ہوتا ہے یہ سب ان کا قصہ ہے۔ میں نے اسے کہا سپریم کورٹ چلا جا تو! وہ چلا گیا اور اللہ نے اس کا کام کر دیا۔

سبب نہیں، مسبب الاسباب کی تلاش

اللہ سے مانگنے میں بھی ایم۔ بی اے کریں، سی۔ اے کریں، چلو ایم۔ بی اے چھوٹی ڈگری ہے، سی اے کی ڈگری کر لیں۔ یو کے کا ایف سی اے کر لیں۔ ایسی بھی کوئی ڈگری حاصل کریں کہ اللہ کے خزانوں سے لینا آ جائے۔ ایک بزرگ مرنے لگے اپنی نسلوں کو وصیت کی کہ خیال کرنا پریشان نہ ہونا میں تمہیں ایک چیز دے کے جا رہا ہوں۔ بچوں نے پوچھا کیا؟ کہنے لگے: جب پریشانی ہو تو ''سورۃ واقعہ'' پڑھ لینا

تمہارے فاقے ختم ہو جائیں گے۔ ایک درویش مرنے لگے تو ان کے وارث رونے لگے کہ اب کھائیں گے کہاں سے؟ درویش فرمانے لگے: سبب جارہا ہے مسبب الاسباب باقی ہے۔ میں سبب تھا تمہیں پالنے کا سبب مر رہا ہے، جارہا ہے مگر مسبب الاسباب نہیں مرا... اس کو موت نہیں ہے، حتیٰ کہ اونگھ نہیں ہے "لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ" اونگھ نہیں، نیند نہیں مرنا تو دور کی بات ہے۔ وہ باقی رہنے والا ہے۔ اس سے مانگنا!..... میں تمہیں اللہ پہ چھوڑ کے جارہا ہوں۔

عمر بن عبدالعزیز کی نصیحت

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جب دنیا سے رخصت ہونے لگے تو اُن کے گیارہ بیٹے تھے۔ وہ بیٹوں کو اللہ سے لینے کا فن سکھا کے گئے، اللہ سے لینے کے فن والی ڈگریاں کروا کے گئے، گویا ہر بیٹے کو سی۔ اے کی ڈگری کروائی، اللہ سے لینے کا فن سکھایا اور ایک اور بادشاہ ہشام بن عبدالملک تھا اس نے اپنے بیٹوں کو دنیا کا فن سکھایا، اُس نے سی۔ اے کی ڈگری کرائی اور تاریخ نے بتایا کہ سارے بادشاہوں کے بیٹے غریب ہو گئے، فقیر ہو گئے قدرت کا برکت والا نظام چلا اور عمر بن عبدلعزیز کے بیٹے تونگر ہو گئے مالدار ہو گئے اور ان میں سے بعض بیٹے ایسے ہیں اور بعض جگہ آتا ہے بعض کتابوں میں لکھا ہے اکثر بیٹے ہیں جو گورنر بنے۔ بلا بلا کے زبردستی کھینچ کھینچ کے ان کو گورنر بنایا یہ اہل ہیں گورنر بننے کے، امین ہیں، مانگنے والے ہیں اللہ سے لینے والے ہیں ان کو بڑے عہدوں پر بٹھاؤ...!

تاریخ گواہ ہے

اللہ کے خزانوں سے لینے والی ڈگری تو لے لیں یہ میں اللہ کے خزانوں سے لینے کی تدبیریں عرض کر رہا ہوں جنہوں سے اللہ سے مانگا اور اللہ کے خزانوں سے لیا ان کے واقعات، مشاہدات، تاریخ کو کھنگھال کے آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں کہ قطب الدین ایبک کی قبر آپ کے لاہور انارکلی میں آج پیغام کے لیے موجود

ہے۔ جہاں اس کی تربت ہے اس روڈ کا نام ایبک روڈ ہے۔ پیغام دے رہی ہے کہ لوگو! دیکھو میں نے اللہ سے مانگا شرافت کی حکومت کی، ایمانداری کی حکومت کی، اللہ سے مانگا اور "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اس دعا کے ذریعے اللہ کے خزانوں سے لیا اور اللہ نے دیا اور آج عالم یہ ہے کہ۔

"قبر جناں دی جیوے ہووے"

اس کی قبر کی بادشاہت ہے کتنے بادشاہ آئے ان کا نشان مٹ گیا کچھ بھی نہیں بچا۔ بڑے بڑے بادشاہوں کے نشان ڈھونڈے نہیں ملتے۔ بڑے بڑے سلاطین لیکن قطب الدین ایبک سامنے بیٹھا اور لوگوں کو بتا رہا کہ لوگو! یہ ہے میری کہانی... کیوں؟ اس کے پیچھے اللہ سے مانگنا ہے۔

ستر ماؤں سے زیادہ مہربان رب

جس دعا میں "رَبَّنَا" ہو اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ یہ "رَبَّنَا" ایسے ہے جیسے بچہ ہر بات پہ کہے اماں! اماں! ماں کہتی ہے جی! میرا لعل! جی میرا مکھن! چاہے بچہ کالا کلوٹا ہی کیوں نہ ہو..... ہمارے ہاں ایک ایک مائی نوری ہوتی تھی، بیچاری اندھی تھی گھر میں روٹیاں لگاتی تھی۔ کبھی کبھی روٹی لگوانے جاتے تھے، تو اس کا نام نور جہاں ہوگا شاید! واللہ اعلم! نوری کہتے تھے۔ نام نوری تھا لیکن تھی آنکھوں سے اندھی..... تو ایسا نہ ہو..... اللہ بڑا کریم ہے۔ بعض اوقات بچوں کو ان کو ماں مکھن کہتی ہے ماں جو ہوئی اس کو اپنا کالا کوجھا بھی اچھا لگتا ہے اسی طرح جب بندہ "رَبَّنَا" کہتا ہے رب کہتا ہے تو میرا بندہ کالا بھی ہو کوجھا بھی ہو اور بدشکل بھی ہو لیکن پھر بھی رحمت الٰہی متوجہ ایسے ہوتی ہے جیسے کالا کلوٹا اور بالکل بدشکل بچہ اماں اماں کہے تو اماں اس پہ واری واری جاتی ہے اور نچھاور ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی جب بندہ کہتا ہے "رَبَّنَا" تو ذات الٰہ اور ذات کریم اس کی طرف ایسے متوجہ ہوتی ہے۔ اللہ سے لینے کا فن بھی سیکھیں کیا خیال ہے۔ "رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" سے بڑی اچھی زندگی بن جائیگی۔

ذکر دنیا کرکے دیکھا
ذکر مولا کرکے دیکھ

خیانت بربادی کا سبب

میں آج ایک بندے سے فون پر بات کر رہا تھا۔ میں نے کہا: دیکھ! میں نے تیرے ہاتھ میں کسی خیر کے کام پر خرچ کرنے کے لیے پیسے دیئے ہیں خیال کرنا خیانت نہ کرنا۔ پھر میں نے اُسے واقعہ سنایا میں نے کہا: ایک بندے کو آج سے بارہ تیرہ سال پہلے میں نے کچھ خیر کے لیے پیسے دیئے تھے اس نے خیانت کی تھی اس کا کچھ بچا ہے؟ وہ کہنے لگا! میرا کچھ نہیں بچا..... ! میں نے کہا! اپنی نسلوں کے لیے کچھ چھوڑ کے جانا نقصان نہ کر کے جانا خیال کرنا خیانت نہ کرنا۔ اپنی نسلوں کے لیے خیر چھوڑ کے جانا نسلوں کو فقیر کر کے نہ جانا اگر تُو نے خیانت کی تو نسلوں کو فقیر کر کے جائے گا۔

ہماری ڈگریاں اور ان پڑھ کی کامیابی

میں نے ایک صاحب سے کہا یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ اس نے کہا جی فلاں بندہ ہے اس کے پاس اس کی بہت بڑی ڈگری ہے اس سبجیکٹ کا موزوں آدمی ہے یہ کام اس سے ہی حل ہو سکتا ہے معلوم ہوا ہر شعبے کے آدمی ہوتے ہیں۔ کل میرے پاس ایک صاحب آئے بیٹھے تھے اکیسویں گریڈ کے۔ میں نے کہا جب آپ کی گاڑی خراب ہوتی ہے آپ دنیا کے ان پڑھ ترین آدمی کو استاد جی کہہ رہے ہوتے ہیں کیونکہ اکثر ورکشاپ والے ننانوے فیصد ان پڑھ ہوتے ہیں۔ اکیسویں گریڈ کا بندہ اس کو استاد جی کہہ کے سلام کرتا ہے۔ سنو! ضروری نہیں ساری ڈگریاں یونیورسٹی میں طے ہوں ضروری نہیں ساری ڈگریوں کے لیے ڈپلومے لینے پڑیں کچھ ڈگریاں ایسی بھی ہوتی ہیں، کچھ فقیروں کے پاس بھی طے ہوتی ہیں۔

میرے پاس ایک جوان آیا۔ اُس کا باپ اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے کہا: جی یہ

ایئرناٹیکل انجینئر ہے جہاز کا نظام اس نے سیکھا ہے پائلٹ بننے کے لیے جہاز کا انجن اور گاڑی کا انجن تقریباً برابر ہوتا ہے تو میں اسے ایک ورکشاپ والے استاد کے پاس لے گیا اس نے اس کے کپڑے دیکھے کہنے لگے اس کو کہو کہ گاڑی وہاں کھڑی کرے اور نیکر پہن کے، پرانے کپڑے پہن کے میرے پاس آیا کرے، میرے پاس یہ کپڑے پہن کے نہ آئے اور کہنے لگے: پھر میرا بیٹا گیا تو گندہ پانی جو استاد کی ورکشاپ میں کھڑا تھا استاد نے کہا ڈبے سے اس کو نکال ...کئی دن تو قریب نہ آنے دیا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر قریب آتے آتے بڑی مشکل سے انجن کو ہاتھ لگانے دیا اب میرا بیٹا کاریگر ہے اور ایسا کاریگر کہ اُس جیسا کوئی کاریگر نہیں ہے۔

لوگ بیٹوں کو پائلٹ تو بنا دیتے ہیں لیکن ان کو پریکٹیکل نہیں آتا میرے بیٹے کو پریکٹیکل آ گیا ہے۔ اس نے کس وقت پریکٹیکل جانا؟ جب ان پڑھ استاد کو اس نے استاد کہا کبھی نظام یونیورسٹیوں کے بغیر بھی طے ہوتے ہیں گندے پانی نکال کے، مگر جب گندہ پانی نکالنے کا وقت آتا ہے تو وہ ہماری توہین سمجھی جاتی ہے۔ کوئی ایسی ڈگری بھی سیکھیں...... ہمارے حضرت مرشدی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے میرے پاس بعض لوگ ایسے آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پہلے پھولوں کا ہار لے کر ہمارا استقبال کریں پھر ہم مرشد مانیں گے۔ مجھے اس دن ایک بندہ کہنے لگا معاف کیجئے گا! میں بہت عرصہ آپ سے بدگمان رہا کیونکہ میں راستے میں جا رہا تھا آپ کو سلام کیا ایک بندے کو آپ نے جواب دیا تھا مجھے نہیں دیا۔ تو اس پر مجھے بدگمانی ہوگئی۔ میں نے کہا: مجھے یاد نہیں! میں نے سنا نہیں سنا... میں بھاگتا ہوں۔ مخلوق میرے پیچھے ہوتی ہے۔ اب کسی سے ہاتھ مل گیا ٹھیک ہے نہ ملا تو میں کیا کروں!؟؟

اللہ کی راہ پہ چلنے والے کی راہ آسان

اس پائلٹ نے تو ورکشاپ کے گندے پانی کو نکالنے سے کام سیکھا صرف اس لیے کہ میں جہاز چلانا سیکھ لوں گا جہاز کا نظام چلانا مجھے سمجھ آ جائے گا۔ ارے اللہ

والو! رب کا نظام سمجھ آ گیا تو پھر کام تو بن گیا جہاز کا نظام تو ایسا ہے کہ یوں غلطی ہوئی اور نیچے..... تو بھی ختم جہاز بھی ختم.....اور رب کے نظام میں غلطیاں نہیں ہوتی ہیں جو چلنا سیکھتا ہے اسے رب کریم سکھاتا ہے۔ اس کی تربیت خود کرتا ہے اللہ پاک اس کا نظام خود بناتا ہے۔ اللہ اس کو خود لے کے چلتا ہے اللہ اس کے دروازے خود کھولتا ہے ہاں! "وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا" آؤ! میرے لیے مشقتیں برداشت کرو، آؤ! میرے لیے ناگواریاں برداشت کرو۔ آؤ! میرے لیے کوشش کرو۔ آؤ! میرے لیے قدم اٹھاؤ۔ آؤ! میرے لیے تھوڑی سی محنت کرلو۔ آؤ! میرے لیے اپنی نیند، اپنا رزق، اپنی کمی، اپنی طبیعت کے اوپر جو بوجھ ہے وہ برداشت کرلو، تمہارے لیے ایسی راہیں کھولوں گا کہ ایک راہ نہیں کئی راستے کھول دوں گا۔

نظام کے نظام تمہارے لیے کھول دوں گا تھوڑی سی ناگواریاں برداشت کرنا سیکھو تو سہی... آؤ تو سہی... یقین جانیے! بعض بندے ماشاء اللہ! میں ایسے دیکھتا ہوں کہ ان کو میں کوئی خدمت دے دوں بس وہ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور ان کی زندگی کا وہ مشن بن جاتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں ان سے واپس لینا پڑتا ہے بھائی تم مہربانی کرو اس کو چھوڑ دو.... آج ہی میں نے ایک بندے سے خدمت واپس لی، ایسی خدمت تھی جس میں اللہ ملتا تھا یعنی خدمت سے مراد یہ نہیں کہ میں نے اس کی جیب سے پیسے لگوانے تھے بیچارے نے بڑی بے توجہی کی اب میں نے کسی اور کو دیدی دیکھیں وہ کیا کرتا ہے.... میرے دوستو! اللہ سے مانگنا سیکھیں۔ اللہ والو! اللہ سے لینا سیکھیں۔ قطب مینار پیغام دے رہا کہ سوا کروڑ دفعہ میرے اوپر کسی درویش نے یہ دعا پڑھی تھی۔ اور قطب الدین ایبک کی قبر کا کوئی پیغام نہیں ہے لیکن حقیقت یہی ہے۔ یہی پیغام ہے۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

اس پیغام کے پیچھے اللہ دنیا بہتر بنا دیتا ہے ایک غلام کو بادشاہ بنا دیتا ہے اور غلام بھی وہ جو بکتا تھا۔ کسی نے پوچھا ایبک تو کتنی بار بکا؟ کہا! ترکی سے چلا اور کسی کے پاس بک گیا۔ اس نے آگے بیچا، اس نے آگے بیچا بکتے بکتے یہاں تک پہنچا۔ کمی بیشی اللہ معاف فرمائے.. لکھا ہے پانچ یا چھ دفعہ میں بکا۔

بکنے سے یاد آیا کہ مکہ مکرمہ میں ہم لفٹ میں کھڑے تھے تو میں نے کہا حاجی صاحب ماشاء اللہ! کس گروپ کے ساتھ آئے مکہ مکرمہ؟ کہنے لگے! جی میں تین دفعہ بکا ہوں۔ میں بکتا ہوا آیا ہوں ایک گروپ نے لیا اس نے آگے منافع کے ساتھ بیچ دیا، دوسرے نے آگے بیچ دیا، تیسرے نے آگے بیچ دیا۔ قطب الدین ایبک بکا، اگر پانچ دفعہ لگا لیں تو پانچویں دفعہ جا کے برصغیر کے بادشاہ کے پاس بکا اور بکنے کے بعد بس ایک درویش کا دامن تھاما اور چلتا رہا اور اللہ کا نام لیا، بس! ایک اللہ کا نام لیا.. اس میں اللہ کا وعدہ ہے تم پڑھو! مجھ ہی سے مانگو۔

سخی دینے پہ تیار، ہے کوئی مانگنے والا...!

معلوم ہوا اللہ پاک نے مانگنا اس لیے کہا ہے کہ دینے کے لیے تیار ہے۔ سخی دینے کے لیے ہی کہتا ہے مجھ سے مانگو! ۔ سخی کے پاس ہے تو کہتا ہے مانگو! اگر سخی کے پاس ہوتا ہی نہ تو مانگنے کا کیوں کہتا سوچیں میری بات پہ!.... سخی کے پاس ہے تو کہتا ہے مانگو! میرے اللہ کے پاس ہے تو میرا اللہ کہتا ہے مانگو! اور اللہ کے پاس نہ ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا اور اللہ کے پاس کمی ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو اللہ نے کہا مانگو مجھ سے کیا؟ "وَمِنْهُمْ مَنْ یَّقُوْلُ" یعنی کہتے ہیں۔ "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" یہ اللہ کہتا ہے مانگو مجھ سے۔ اللہ جو مانگنے اور کہنے کو کہتا ہے تو اسکے پاس ہے تو تب ہی کہتا ہے۔

یقین کے ساتھ مانگنا سیکھیں

ہمارے ایک ڈاکٹر صاحب تھے میں نے ان کا نام رکھا ہوا تھا ڈاکٹر مجذوب

صاحب۔ بیچارے ذہنی ابنارمل تو نہیں تھے لیکن مجذوب تھے۔ وہ بعض اوقات جلال میں آ کر کہتے میرا اللہ! بوڑھا نہیں ہوگیا.....! اللہ ابھی تک جوان ہے۔ ڈاکٹر صاحب خود جوان تھے مگر کہتے تھے کہ اللہ مجھ سے بھی جوان ہے۔ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس اس نے کر رکھا تھا اب نوکری کیسے ملی؟ قدرت خدا کی! میرا ایک میرا رشتہ دار مریض وارڈ میں ایڈمٹ تھا عیادت کے لئے گیا سامنے دیکھا تو ایک ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں مریض بیٹھا ہے میں نے کہا ارے! یہ تو ڈاکٹر مجذوب بیٹھا ہے میں نے کہا چلو سلام تو کرتا جاؤں ...میں نے کہا ڈاکٹر صاحب السلام علیکم! کہنے لگے: حکیم صاحب دیکھا! میں نے کہا تھا ناں کہ میرا اللہ بوڑھا نہیں ہے۔ میرا اللہ جوان ہے میرے اللہ نے بغیر رشوت اور بغیر سفارش کے مجھے یہ گزیٹیڈ آفیسر کی پوسٹ دی ہے اور میں پکا ملازم ہوں اور اللہ نے اپنے فضل سے میرے ہاتھ میں شفا دی ہے لوگ دوسرے ڈاکٹروں کو چھوڑ کے میرے پاس آتے ہیں کہتے ہیں اس سے دوائی لینی ہے۔ تو ایسے کوئی اللہ سے مانگنا سیکھ لیں۔

اللہ کی ندا

جب اللہ کہتا ہے میرے خزانے میں ہے۔ آؤ! میں تمہیں دوں گا، پھر نہ جائیں تو ہماری خطا ہے یا نہیں ہے؟ بتائیں؟؟ سوچیں تو سہی! میرا اللہ کہتا ہے آؤ! میں تمہیں دوں گا اور میرے آقا سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ساری زندگی یہ دعا مانگی ہے۔ وہ ہستی جس کے قدموں تلے کائنات کے خزانے ہیں اور خزانے پکار پکار کے کہیں وہ ہستی جس کے پاس آخرت کے خزانے ہیں اور وہ ہستی جو خزانوں کو بانٹنے والی ہے کہ میں تقسیم کرنیوالا ہوں "انما انا قاسم واللہ یعطی" میں تقسیم کرنیوالا ہوں میرا اللہ مجھے دینے والا ہے وہ ہستی جو کائنات کے خزانے تقسیم کرے اور اللہ سے لے کر تقسیم کرے وہ ہستی ساری زندگی یہ دعا مانگتی رہے اور اس ہستی کی سب سے پسندیدہ دعا یہی "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ہو تو سوچو! اس دعا کے اندر ضرور کوئی کائنات ہے۔

کیا ہے جو اس دعا کے اندر نہیں؟؟

اس دعا کے اندر راز و رموز ہے سہی کوئی عزت، آبرو، وقار ہے سہی۔ اس دعا کے اندر تاثیر اور طاقت ہے سہی۔ جو اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مانگا اور اپنی امت کو تلقین کی آخرت قیامت تک کی صبح تک آخری امتی بھی یہ دعا مانگے سوچو! میں نے پچھلے درس میں مسجد وزیر خاں اور ہندو کا واقعہ سنایا تھا ہندو پڑھے اس کو تاثیر ملے عیسائی پڑھے اللہ کے حبیب سرور کونین ﷺ کے اوپر ایمان نہ لانے والا میں نے ایک مستشرق کا واقعہ آپ کو بتایا تھا اس کو فائدہ ہو۔ ان پڑھ مالی پڑھے اس کو فائدہ ہو لیبارٹری اسسٹنٹ! سائنس کی دنیا جاننے والا پڑھے اس کو فائدہ ہو، بادشاہ پڑھے اس کو فائدہ ہو، اور جھونپڑی میں رہنے والا پڑھے اس کو فائدہ ہو، کیا مجھے آپ کو فائدہ نہیں ہوگا؟

کملی والے ﷺ کی ترتیب سے مانگنا

اللہ سے مانگنا سیکھیں اللہ کے خزانوں سے اپنے مسائل حل کرانا سیکھیں میرے دوستو! دنیا کے سب سے بڑے سخی بن جائیں گے، غنی بن جائیں گے، سب سے بڑے شاہسوار بن جائیں گے، عزتوں کے دروازے اللہ کھول دے گا اور قیامت کے دن کملی والے، میرے آقا سرور کونین ﷺ ایسے باہیں پھیلا کے مرحبا کہیں گے کہ یہ وہ شخص ہے جس نے میری ترتیب سے میرے رب سے مانگا۔ اللہ کو مانگو اللہ کے حبیب ﷺ کی ترتیب سے۔ کملی والے ﷺ کی ترتیب سے۔ میرے آقا ﷺ استقبال فرمائیں گے کیا امتی ہوگا وہ جس کا کملی والا ﷺ استقبال فرمائے وہ کیا شخص ہوگا جس کا مدینے والا ﷺ استقبال فرمائے۔ وہ خوش قسمت انسان ہے جس کا کملی والا ﷺ استقبال کرے گا۔ اللہ سے مانگنا اور کملی والے ﷺ کی ترتیب پہ مانگنا..... قیامت کے دن میرا مدینے والا ﷺ اس کا استقبال کرے گا۔ سچی بات ہے اس دعا کی بڑی طاقت ہے میرے ذہن میں اب مزید واقعات امنڈ رہے ہیں مگر میں چپ ہو رہا ہوں۔

ناگواریوں پہ اللہ کا نوازنا

مجھے بعض اوقات بوڑھوں کا، نیچے بیٹھنے والوں کا، گھٹنوں کے درد والوں کا احساس ہوتا ہے، مجاہدے سے بیٹھتے ہیں لیکن ایک خوشی بھی ہوتی ہے پتہ نہیں! ان کے کس درد پہ اللہ فیصلہ کردے اور کس ٹھوکر کے عوض اللہ پاک ایمان وہدایت پہ فیصلہ کردے۔ فیصلے ہمیشہ دردوں پہ ہوتے ہیں، ٹیسوں پہ ہوتے ہیں، ناگواریوں پہ ہوتے ہیں پھر ناگواریاں آتی ہیں مرشد کی ڈانٹ پہ جو ناگواریاں آئیں، خدمت پہ جو ناگواریاں آئیں، وظیفہ پہ جو ناگواریاں آئیں، سردی کے وضو پہ جو ناگواریاں آئیں، گرمی کی نماز پہ جو ناگواریاں آئیں، اور سخت گرمی میں رمضان کے روزہ پہ جو ناگواریاں آئیں اور پھر روزے کے بعد جسم نڈھال ہوگیا اور ادھر گھنٹی بجی کہ اب قیام الیل شروع ہوگئی ہے اور عشاء شروع ہوگئی اس پہ جو ناگواریاں آئیں اور حج کے اوپر جو ناگواریاں آئیں۔ ہمیشہ جس کو ملا ہے ان ناگواریوں پہ ملا ہے۔ طبیعت کی توڑ پھوڑ پہ صبر کیا حوصلہ کیا چلتا رہا اللہ اپنے خزانوں سے اس کو عطا فرماتا ہے۔ ناگواریوں پہ اللہ دیتا ہے۔

صرف اللہ سے مانگنا سیکھیں

تو اللہ سے مانگنے کا فن سیکھیں اپنی نسلوں کو سکھائیں میں آپ کی منت کرتا ہوں۔ اپنی نسلوں کو بھوکا چھوڑ کے نہ جائیں پوری امت کو سکھائیں سارے عالم کو سکھائیں اس امت کے کافر کو سکھائیں، یہودی کو سکھائیں، اس امت کے عیسائی کو سکھائیں، اس امت کے آتش پرست، آگ کے پجاری کو سکھائیں اللہ سے مانگنے کا فن۔ یہ عیسائی یہ یہودی یہ سکھ یہ ہندو یہ قابل نفرت نہیں ہیں۔ ان سے محبت کریں اور ان کو سکھائیں کہ اگر کائنات کا مالک اور خالق اللہ سے مانگنا نہ آیا پھر تو کس سے مانگ رہا ہے۔

جانور کو مالک کی پہچان...!

کتنی عجیب بات ہے کہ ایک در کا کتا در در نہیں جاتا بلکہ اُسے بھی ایک سے مانگنا آ گیا۔ میں حج سے جب واپس آیا تو بچے اداس تھے، شام کو بچوں کو لے کر گلی میں گیا تو ایک پڑوسی کا کتا ان کو دکھایا۔ بڑا قیمتی اور مہنگا کتا تھا کیونکہ اُن صاحب کو کتے پالنے کا شوق ہے۔ ان کی چھوٹی سی بچی جو اڑھائی تین سال کی تھی اُس نے کتے پر ہاتھ رکھا تو کتے نے سر جھکا دیا۔ زنجیر سے بندھا ہوا تھا پہلے اپنا سر ہلا رہا تھا کہ مجھے چھوڑو اور جب بچی نے سر پر ہاتھ رکھا اس نے سر جھکا دیا۔ میرے آنسو نکل گئے کہ مولا! گری پڑی چیز کھانیوالا کتا جتنا بھی قیمتی ہو کتا کتا ہی ہوتا ہے کتا گالی بھی ہے یا اللہ! اس کا حال یہ ہے کہ ایک مالک کو پہچانتا ہے اور اس مالک کی پوجا کرتا ہے اور اس مالک کی بچی کے سامنے بھی سر جھکا دیا ہے۔ ہمارے مرحوم سلطان صاحب تھے اللہ جنت عطا فرمائے ان کے بیٹے نے کتا پالا ہوا تھا اس کا ایک نام بھی تھا بعض اوقات میں ان کے گھر جاتا تو وہ کتے کی گردن کے اوپر اپنا بوٹ رکھ دیتا تھا میں دیکھتا تھا اس کی آنکھیں نکل آتی تھیں میں نے ایک دفعہ کہا اللہ کے بندے! اس کی گردن سے پاؤں ہٹا. اور ایک دفعہ کتا مجھ پر بھونکا تو اس نے جو کتے کو مارا اُفوہ! کہ میرے مرشد میرے گھر آئے ہیں تُو ان پر بھونکا کیوں؟؟ میں نے کہا بھائی! کتے کا کام ہی بھونکنا ہے۔

میرے پاس بعض بندے بچہ لے کے آتے ہیں اب جب بچہ شرارتیں چیخ پکار کرتا ہے تو چپ کراتے ہیں، میں کہتا ہوں بھائی! اس کو چھوڑ، تو چپ کر! تو بھی ایسا تھا، میں بھی ایسا تھا... بچہ ہی ہے کوئی بات نہیں۔ بچہ، بندر اور بکری چین سے نہیں بیٹھیں گے تم چپ کر کے بیٹھے رہو!.... اس نے کتے کو جو مارا تو کتے نے کوئی آواز نہیں نکالی اور پھر کتے کو کوئی بیماری ہوگئی پھر اس کو ڈرپ لگوائیں، انجکشن بھی لگے بہت علاج کرایا، گاڑیوں میں لئے لئے پھرے۔ مجھے کہا: حضرت! دعا فرما دیں ٹھیک ہوجائے میں نے کہا: یا اللہ! تُو بس کرم فرما دے پھر کتا مر گیا۔ میں نے واقعی دعا کی کہ یا اللہ! ان کے گھروں میں رحمتوں کے دروازے کھول دے ''احتیاط'' کتا مر گیا۔

مانگنا نہیں چھوڑنا.....!

میرے دوستو! اس کو ایک مالک سے مانگنا آ گیا۔ ہم بھی مانگنے کا کوئی فن سیکھیں... کملی والے ﷺ کے ہاں قیامت کے دن سرخرو ہو جائیں گے مدینے والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حبیب خدا ﷺ اس امتی کا استقبال فرمائیں گے۔ اس کو اللہ سے مانگنا آ گیا اللہ سے اپنے مسائل حل کرانے، دعاؤں کے ذریعے، اعمال کے ذریعے اللہ سے گڑگڑا کے اور اگر نہیں ہو رہے پھر اس میں تسلیم و رضا آ گئی کہ اے اللہ اگر تُو اس پہ خوش ہے تو میں راضی ہوں۔ سارے اسباب میں نے اختیار کیے، ساری تدبیریں اختیار کیں۔ سارے تیرے اعمال اختیار کیے یا اللہ اگر تُو نہیں کر رہا ٹھیک ہے! میں راضی ہوں.... لیکن مانگنا نہیں چھوڑنا اس سے گڑگڑانا نہیں چھوڑنا اس کے سامنے فقیرانہ انداز نہیں چھوڑنا۔

منبر کی برکت

یہ تو اس منبر کی برکت ہے۔ اس منبر کو بڑے بڑے بزرگوں کی دعائیں ہیں، توجہات ہیں اور محض اللہ کے فضل اور ان بزرگوں کی دعاؤں اور توجہات کی وجہ سے میں یہاں بیٹھ کے آپ سے عرض کر دیتا ہوں ورنہ میں تو ان پڑھ سا آدمی ہوں میرے تو لفظوں اور لہجوں کی، زیر و زبر کی غلطیاں ہیں...! پتہ نہیں کیا کیا غلطیاں ہیں؟ اللہ سب غلطیوں سے درگزر کر دے، اللہ ہمارے لفظوں اور لہجوں کی غلطیوں کو معاف فرما دے۔

ہم سب محتاج ہیں

اللہ والو! تسبیح خانے میں آتے رہا کریں۔ ہم سب محتاج ہیں، ہماری ضرورت ہے۔ اپنے آپ کو تسبیح خانے کی محتاجی میں دیتے رہا کریں۔ میرے دوستو! ہم سب مریض ہیں۔ جب گاڑی غلط ٹریک پر چڑھ جائے تو کانٹا مین ٹنوں وزنی گاڑی کا راستہ اس کانٹے سے بدل دیتا ہے، گاڑی جس غلط راستے پر جا رہی تھی وہاں راستہ ختم ہو جانا تھا اور حادثہ ہو جانا تھا تو ہم بھی ایک دوسرے کے لیے اسی طرح کانٹا مین بن جائیں۔ تسبیح خانہ یاد دہانی ہے، یہ کانٹا مین ہے۔ پورا ہفتہ دنیا کو بولا، دنیا کو لکھا، دنیا کو سنا، دنیا کو سوچا اور دنیا کو دیکھا اللہ والو! ہفتے میں اس روح کو بھی تھوڑا سا ٹائم دیدو، اس اللہ کو تھوڑا ٹائم دے دو، کچھ اللہ کو سنیں، کچھ اللہ کو سوچیں، کچھ اللہ کے حبیب ﷺ کی محبت کو سوچیں، عشق کو سوچیں اتنا تو اس جسم کو حق دیدیں...! حالانکہ جتنا یہاں رہنا ہے اتنی تیاری یہاں کی کرو اور جتنا وہاں رہنا ہے اتنی تیاری وہاں کی کرو۔

میرے دوستو! ہمارا وجود تو بچے گا ہی نہیں اس روح کے لیے کچھ تو کریں۔ دولت، دنیا، مال، چیزیں کرتے کرتے آخر کار ختم ہو گئے اور اپنے لیے کچھ نہ کیا اس سے بڑا گھاٹا کیا ہوا؟؟ اگر آپ کے والد زندہ ہیں اللہ سلامت رکھے یا فوت ہو گئے ہیں تو سوچو دن میں کتنی مرتبہ یاد کرتے ہو؟؟ اچھا...! دادا کو دن میں کتنا یاد کرتے ہو؟ اکثر لوگوں کو اپنی نانی کا نام یاد نہیں ہوتا اور دادی کا نام تو اکثر یاد نہیں ہوتا اور پردادے کی قبر کہاں ہے کوئی پتہ نہیں، پردادے کے والد کی قبر کہاں ہے کوئی خبر نہیں۔ ان کے نام تک یاد نہیں ہوتے۔ یاد رکھنا! ہم بھی ایسے ہی حرف غلط کی طرح بھلا دیے جائیں گے، مٹا دیے جائیں گے۔ میرے دوستو! یہ تسبیح خانے میں آنا، تسبیح خانے کی نسبت، تسبیح خانے کے ساتھ اٹھے ہوئے قدم اپنی مجبوری بنالیں۔ اللہ آپ کی حاضری قبول فرمائے آمین۔

☆......☆......☆

ربنا آتنا فی الدنیا کے مشاہدات

دعا کی برکت سے امتحان میں کامیابی

☆ میں یہ دعا ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ صبح اور شام کو 100 دفعہ پڑھتی ہوں۔ میں انجینئرنگ کی سٹوڈنٹ ہوں میں نے پیپرز میں آسانی اور کامیابی کے لیے اس دعا کو جب سے پڑھنا شروع کیا ہے اللہ کے فضل سے۔ میرے پیپرز میں آسانی ہوگئی ہے اب میں جو یاد کرتی ہوں وہی آتا ہے۔

(سندس لطیف)

دعا کی برکت سے اللہ کا دھیان میسر

☆ میں نے 15 دن سے یہ دعا ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ ہر نماز کے بعد پڑھنا شروع کی ہے جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے۔ جب سے یہ دعا پڑھنا شروع کی ہے ہر وقت اللہ کی طرف دھیان رہتا ہے اور ہر وقت اپنا محاسبہ کرتی رہتی ہوں۔ اللہ عبقری کو تا قیامت تک سلامت رکھے۔ (سارہ ہمدانی)

دعا کی برکت سے نیک اور صالح بیوی کا ملنا

☆ جس کی شادی نہیں ہو رہی ہو، جس کو کوئی مشکل ہو یا جو چاہتا ہے کہ مجھے اللہ پاک نیک، صالح، با اخلاق، دیندار، امانتدار اور شوہر کا خیال رکھنے والی بیوی دے تو وہ بندہ دن رات یعنی ہر وقت چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے جب بھی موقع ملے یہ دعا ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ صالح بیوی ملے گی۔

دعا کی برکت سے دل اور سوچ کا بدلنا

☆ میں نے جب سے یہ دعا ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پڑھنا شروع کی ہے میری زندگی میں سب کچھ بدل گیا ہے۔ مثلاً: دل بدل گیا ہے، دماغ کا سوچنا بدل گیا ہے، آنکھوں کا دیکھا بدل گیا ہے اور سب سے بڑی بات میرا اللہ کے ساتھ رجوع بڑھ گیا ہے۔ اس دعا کو پڑھنے کے بعد ایک یقین ہوگیا ہے کہ اللہ دنیا بھی دے گا اور اللہ آخرت بھی دے گا۔

(واجد صاحب)

دعا کی برکت سے رشتہ کی بندش ختم

☆ میری جاننے والی ایک خاتون کا بہت عرصے سے رشتہ نہیں ہو رہا تھا ان کی عمر زیادہ ہو رہی تھی۔ میں نے ان کو اسی نیت سے ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ والی دعا پڑھنے کو دی۔ انہوں نے کچھ دن یہ دعا پڑھی تو ایسی جگہ سے اور اس طرح رشتہ ہوگیا کہ نا قابل فہم تھا۔ یہ صرف اس دعا کی برکت تھی کہ اللہ پاک نے ان کا کام آسان کر دیا۔ (زوجہ امجد، کراچی)

دعا کی برکت سے رزق کے خزانے مل گئے

☆ جب سے یہ دعا ”رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پڑھنا شروع کی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے خزانے سے میرے لیے رزق کے دروازے کھول دیئے ہیں، جب سے یہ دعا پڑھ رہا ہوں میرے رزق میں برکت ہوگئی ہے۔ اب میں ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتا ہوں اور جمعے کے خطبے کے درمیان تو خاص طور پر پڑھتا ہوں۔ اب میرا معمول بن گیا ہے میں دعا پڑھنا نہیں بھولتا۔ اس دعا کی برکت سے اللہ غیب سے میری مدد کرتا ہے۔ (عمران صاحب، لاہور)

دعا کو پڑھنے سے ملنے والا سکون

☆ اس دعا کو پڑھنے سے میری سوچ مثبت ہوگئی ماشاءاللہ نے یہ بات دل میں ڈال دی کہ میں اللہ سے مانگوں کہ یا اللہ! میں نے جو گناہ کیے ہیں اور جو کروں گا سب

کو معاف کردے، اس دعا کو پڑھتے رہنے سے اب ہر وقت انجانی خوشی کا احساس ہوتا ہے، اس دعا کو پڑھنے سے مجھے ٹینشن سے نجات ملی، میرے رزق میں اضافہ ہوگیا اور میرے مالی مسائل ختم ہوگئے اور میں نے جس کو بھی یہ دعا "رَبَّنَـآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" بتائی اُس کی بھی سوچ بدل گئی، ٹینشن ختم ہوگئی اور رزق میں اضافہ ہوگیا۔ **(فیصل مجید صاحب)**

دعا کی برکت سے انعامات کی بارش

☆ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باعمل مسلمان بنائے۔ "رَبَّنَـآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ایک جامع دعا ہے۔ کچھ عرصہ قبل میرے کزن عمرہ پر جارہے تھے میں نے نبی پاک ﷺ کے نام یہ دعا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" لکھ کر خط کے طور پر بھیجی....! آپ یقین جانیے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ انعامات سے نوازا کہ جن کی مجھے صرف امید تھی مگر اتنی جلد پوری ہوئی کہ میں اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ ہمیشہ رکھے آمین۔ **(ناہید رانا)**

دعا کی برکت سے حالت بدل گئی

☆ میں اس دعا کو 10 سال سے مسلسل ہر نماز کے بعد پڑھ رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا "رَبَّنَـآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّـارِ" کی برکت سے میری حالت بدل دی ہے۔ میں اس کی 1 تسبیح روز پڑھتی ہوں اور ہر نماز کے بعد 7 مرتبہ پڑھتی ہوں۔

تمام وظائف سے بہتر دعا

☆ آج تک میں نے جتنے بھی وظائف پڑھے ہیں ان میں سب سے زیادہ سکون مجھے اس دعا "رَبَّنَـآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّـارِ" کے پڑھنے سے ملا ہے۔ **(قرۃ العین)**

کعبہ کی پہلی نظر پر منہ سے نکلنے والی دعا

☆ 1971ء میں میں یہ سوچتے سوچتے سوگیا کہ کعبے کو پہلی نظر دیکھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اس رات فجر سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ کے سامنے ہوں اور یہ دعا "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" پڑھ رہا ہوں۔

☆......☆......☆

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة کا خاص عمل

اس دعا کے اندر اللہ پاک نے دنیا و آخرت کے خزانے رکھے ہیں۔ دو رکعت نماز نفل حاجت کی نیت کر کے رات کی تاریکی میں پڑھیں۔ (رات کے پہلے پہر میں پڑھ لیں یا رات کے آخری پہر میں پڑھ لیں) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد جہاں کوئی سورت پڑھتے ہیں وہاں یہ آیت پڑھیں اور مسلسل پڑھیں، گڑگڑا کے یقین کے سے پڑھیں پھر رکوع میں پڑھیں پھر سجدے میں جب جائیں وہاں بھی یہی دعا پڑھیں۔ رزق، عزت، صحت، رحمت اور برکت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جادو جنات سے حفاظت کیلئے ڈوب کر دو رکعات نفل حاجت کے پڑھیں۔ اگر اللہ پاک توفیق دے تو تہجد کے وقت ورنہ سونے سے پہلے بھی یہ نفل پڑھ سکتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کے بعد جیسے کوئی سورۃ ملاتے ہیں اس وقت یہ آیت مسلسل پڑھیں۔ ٹھہر ٹھہر کے، مانگ مانگ کے اور بھکاری بن کے پڑھیں۔ کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکیں تو بیٹھ کر

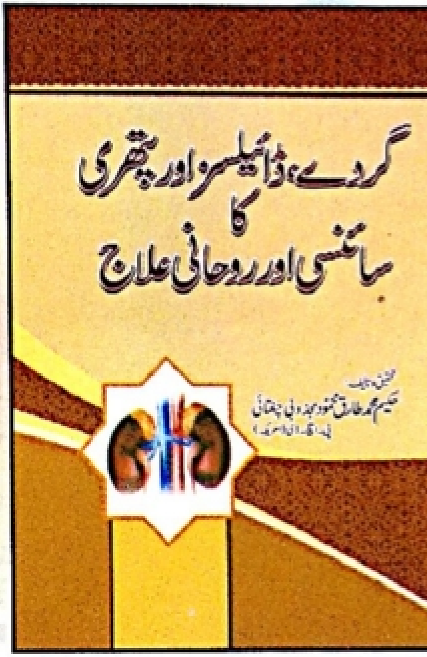
گردے، ڈائیلسز اور پتھری
کا
سائنسی اور روحانی علاج
تحقیق و تالیف
حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
(پی ایچ ڈی امریکہ)

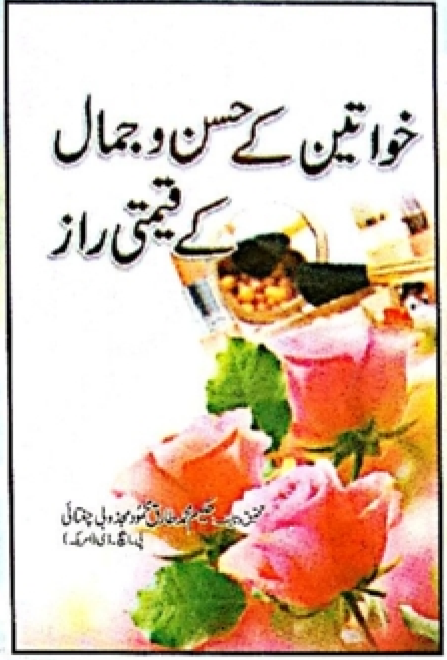
خواتین کے حسن و جمال
کے قیمتی راز
تحقیق و تالیف حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
(پی ایچ ڈی امریکہ)

حالِ دل
تحقیق و تالیف
حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
(پی ایچ ڈی امریکہ)

قدرت کا
انعام اور انتقام
جمع و ترتیب
شیخ الوظائف حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی دامت برکاتہم العالیہ
(پی ایچ ڈی امریکہ)

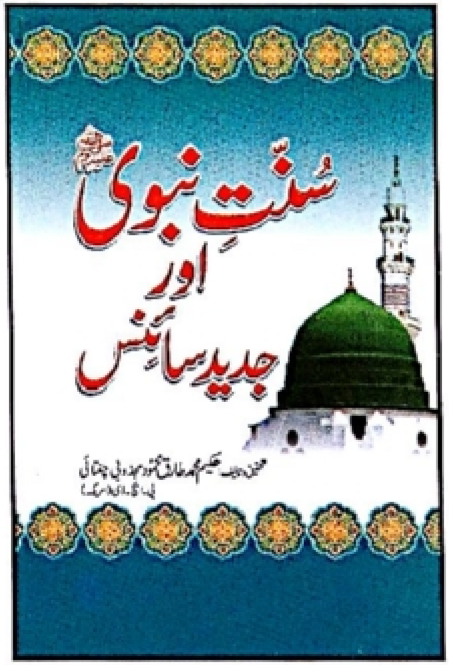
سُنّتِ نبوی ﷺ
اور
جدید سائنس
تحقیق و تالیف حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
(پی ایچ ڈی امریکہ)

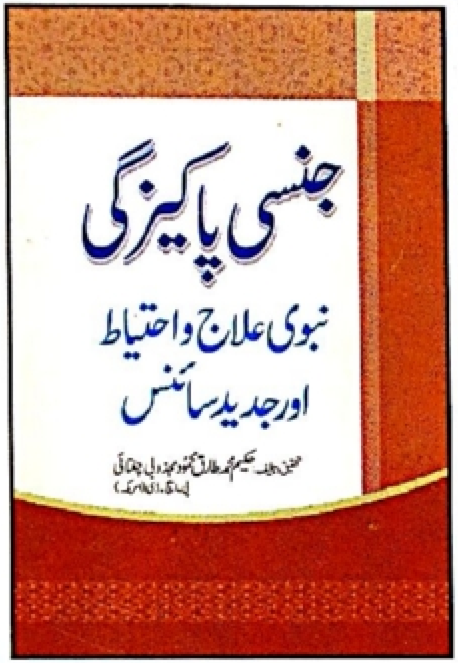
جنسی پاکیزگی
نبوی علاج و احتیاط
اور جدید سائنس
تحقیق و تالیف حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
(پی ایچ ڈی امریکہ)